بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا (القرآن)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

# سُنَنِ ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

## جلد سوم

تصنیف

## امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ـــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ـــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

## مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری ظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک)


تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اُردو بازار - لاہور ۲ پاکستان

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : سننِ ابُوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ العزیز

اہتمام وتزئین : سیّد اعجاز احمد (بانیِ اِدارہ)

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعتِ دوئم : ذوالقعدۃ ۱۴۲۲ھ/فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



# فہرست سنن ابوداؤد مترجم جلد سوم


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| x | فہرست | |
| | **پارہ — ۲۲** | |
| ۱ | مزارعت کی ممانعت | ۱۷ |
| ۲ | مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں زراعت کرنا | ۲۱ |
| ۳ | بٹائی کا بیان | 〃 |
| ۴ | پھلوں کی بٹائی | ۲۲ |
| ۵ | پیداوار کا اندازہ کرنا | ۲۴ |
| ۶ | معلّم کا اجرت لینا | ۲۵ |
| ۷ | معالج کا اجرت لینا | ۲۶ |
| ۸ | حجام کا اجرت لینا | ۲۷ |
| ۹ | لونڈیوں کی کمائی کا بیان | ۲۸ |
| ۱۰ | نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت | ۲۹ |
| ۱۱ | سنار کا بیان | 〃 |
| ۱۲ | جو غلام بیچا جائے اور اس کا مال ہو | ۳۰ |
| ۱۳ | تاجروں سے پہلے ملنا | ۳۱ |
| ۱۴ | نجش کی ممانعت | 〃 |
| ۱۵ | دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت | ۳۲ |
| ۱۶ | جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے ناپسند کیا۔ | ۳۳ |
| ۱۷ | ذخیرہ اندوزی کی ممانعت | ۳۴ |
| ۱۸ | درہموں کو توڑنے کا بیان | ۳۵ |
| ۱۹ | نرخ مقرر کرنا | 〃 |
| ۲۰ | ملاوٹ کرنے کی ممانعت | ۳۷ |
| ۲۱ | بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان | 〃 |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۲ | اقالہ کی فضیلت | ۳۹ |
| ۲۳ | ایک سودے میں دو سودے کرنا | 〃 |
| ۲۴ | بیع عینہ کی ممانعت | ۴۰ |
| ۲۵ | بیع سلف کا بیان | 〃 |
| ۲۶ | کسی خاص درخت کے پھل میں سلم کرنا | ۴۱ |
| ۲۷ | جس میں سلف کیا اسے نہ بدلے | ۴۲ |
| ۲۸ | قدرتی نقصان کو وضع کرنا | 〃 |
| ۲۹ | قدرتی آفت کا بیان | ۴۳ |
| ۳۰ | پانی روکنے کا بیان | 〃 |
| ۳۱ | زائد پانی فروخت کرنا | ۴۴ |
| ۳۲ | بلی کی قیمت کا بیان | 〃 |
| ۳۳ | کتوں کی قیمت کا بیان | ۴۵ |
| ۳۴ | شراب اور مردار کی قیمت کا بیان | ۴۶ |
| ۳۵ | قبضے سے پہلے غلے کو فروخت کرنے کا بیان | ۴۸ |
| ۳۶ | سودے کے وقت کہنا کہ دھوکا نہ دینا | ۵۰ |
| ۳۷ | عربان کا بیان | 〃 |
| ۳۸ | ایسی چیز بیچنا جو پاس نہ ہو | ۵۱ |
| ۳۹ | بیع میں شرط کرنا | ۵۲ |
| ۴۰ | لونڈی غلام کی ذمہ داری | 〃 |
| ۴۱ | کسی نے غلام خریدا، اس سے کام لیا پھر اس میں عیب پایا۔ | 〃 |
| ۴۲ | جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور سودا قائم ہو۔ | ۵۳ |
| ۴۳ | شفعہ کا بیان | ۵۴ |
| ۴۴ | مفلس ہو جانے کی صورت میں مال والا اپنے | ۵۵ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | مال کا زیادہ مستحق ہے | |
| ۴۵ | مجبور ہو جانے والے جانور کو زندگی بخشنا | ۵۷ |
| ۴۶ | رہن کا بیان | 〃 |
| ۴۷ | اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا | ۵۸ |
| ۴۸ | جو اپنے مال کو اسی طرح دوسرے کے پاس پائے | ۵۹ |
| ۴۹ | اس مال میں سے اپنا حق لینا جو اپنی ہی تحویل میں ہو۔ | 〃 |
| ۵۰ | تحفے قبول کرنا | ۶۰ |
| ۵۱ | ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹانا | ۶۱ |
| ۵۲ | کام کرنے کا ہدیہ لینا | ۶۲ |
| ۵۳ | اولاد میں سے کسی بیٹے کو دوسروں سے زیادہ دینا۔ | 〃 |
| ۵۴ | خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا کسی کو مال دینا | ۶۴ |
| ۵۵ | عمریٰ کا بیان | 〃 |
| ۵۶ | جس نے عمریٰ میں وارثوں کا ذکر بھی کر دیا | ۶۵ |
| ۵۷ | رقبیٰ کا بیان | ۶۷ |
| ۵۸ | ادھار لی ہوئی چیز کا تاوان | 〃 |
| ۵۹ | جس نے کوئی چیز تلف کر دی تو اسی کے برابر تاوان دے۔ | ۶۹ |
| ۶۰ | کسی کے جانوروں نے دوسرے کی کھیتی میں نقصان کیا۔ | ۷۰ |


## ۱۹۔ کتاب القضاء


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۱ | عہدہ قضا چاہنا | ۷۱ |
| ۶۲ | قاضی سے غلطی ہونے کا بیان | 〃 |
| ۶۳ | فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا | ۷۳ |
| ۶۴ | رشوت کی برائی کا بیان | ۷۴ |
| ۶۵ | عمال کے تحفے | ۷۴ |
| ۶۶ | قضاء کا طریقہ | 〃 |
| ۶۷ | جب قاضی سے غلط فیصلہ ہو جائے | ۷۵ |
| ۶۸ | فریقین قاضی کے سامنے کس طرح بیٹھیں | ۷۶ |
| ۶۹ | قاضی کا غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا | ۷۷ |
| ۷۰ | ذمیوں کا فیصلہ کرنا | 〃 |


## پارہ — ۲۳


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۷۱ | قضاء میں اجتہاد کرنا | ۷۸ |
| ۷۲ | صلح کا بیان | ۸۱ |
| ۷۳ | گواہیوں کا بیان | 〃 |
| ۷۴ | علم نہ ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی ایک کی مدد کرنا۔ | ۸۲ |
| ۷۵ | جھوٹی گواہی کا بیان | ۸۳ |
| ۷۶ | ناقابل قبول گواہی | 〃 |
| ۷۷ | دیہاتی کا شہری کی گواہی دینا | 〃 |
| ۷۸ | رضاعت کی گواہی | ۸۴ |
| ۷۹ | سفر میں وصیت کے متعلق ذمی کی گواہی | ۸۵ |
| ۸۰ | جب حاکم کو ایک گواہ کی سچائی معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے۔ | ۸۶ |
| ۸۱ | ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا | ۸۷ |
| ۸۲ | دو شخص ایک چیز پر دعویٰ کریں اور گواہ کسی کے پاس نہ ہو۔ | ۹۰ |
| ۸۳ | قسم مدعا علیہ پر ہے | ۹۱ |
| ۸۴ | قسم کس طرح لی جائے | 〃 |
| ۸۵ | مدعا علیہ ذمی ہو تو کیا اسے قسم دی جائے | 〃 |
| ۸۶ | کسی سے علم ہونے کے باعث قسم لینا جبکہ مدعا علیہ | ۹۲ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | غائب ہو۔ | |
| ۸۷ | ذمی سے کیسے قسم لی جائے | ۹۳ |
| ۸۸ | آدمی کا اپنے حق کے لیے قسم کھانا | 〃 |
| ۸۹ | کیا قرضے کے باعث کسی کو قید کیا جائے | ۹۴ |
| ۹۰ | وکالت کا بیان | ۹۵ |
| ۹۱ | قضا کے متعلقات | 〃 |


## ۲۰۔ کتاب العلم


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۹۲ | علم کی فضیلت | ۹۹ |
| ۹۳ | اہل کتاب کی باتوں کا روایت کرنا | ۱۰۰ |
| ۹۴ | علمی باتوں کو لکھنا | ۱۰۱ |
| ۹۵ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی برائی۔ | ۱۰۲ |
| ۹۶ | علم کے بغیر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا | 〃 |
| ۹۷ | ایک بات کو کئی بار کہنا | ۱۰۳ |
| ۹۸ | گفتگو میں جلدی کرنا | 〃 |
| ۹۹ | فتویٰ دینے میں محتاط رہنا | ۱۰۴ |
| ۱۰۰ | علم کو چھپانے کی برائی | ۱۰۵ |
| ۱۰۱ | علم پھیلانے کی فضیلت | 〃 |
| ۱۰۲ | بنی اسرائیل سے کوئی بات روایت کرنا | ۱۰۶ |
| ۱۰۳ | علم حاصل کرنا جبکہ مقصود رضائے الٰہی نہ ہو | 〃 |
| ۱۰۴ | قصوں کا بیان | 〃 |


## ۲۱۔ کتاب الاشربہ


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۵ | شراب کا حرام ہونا | ۱۰۹ |
| ۱۰۶ | شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑنا | ۱۱۰ |
| ۱۰۷ | شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق حکم | ۱۱۱ |
| ۱۰۸ | شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے | 〃 |
| ۱۰۹ | نشہ لانے والی چیزوں کا حکم | ۱۱۲ |
| ۱۱۰ | داذی شراب کا حکم | ۱۱۴ |
| ۱۱۱ | شراب کے برتنوں کا بیان | ۱۱۵ |
| ۱۱۲ | ملائی ہوئی چیزوں کا بیان | ۱۱۹ |
| ۱۱۳ | کچی کھجوروں کی نبیذ کا حکم | ۱۲۰ |
| ۱۱۴ | نبیذ کی تعریف | ۱۲۱ |
| ۱۱۵ | شہد کے شربت کا حکم | ۱۲۲ |
| ۱۱۶ | نبیذ میں تیزی آجانے کا بیان | ۱۲۳ |
| ۱۱۷ | کھڑے ہو کر پانی پینا | 〃 |
| ۱۱۸ | مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کا بیان | ۱۲۴ |
| ۱۱۹ | مشک کا منہ موڑنا | 〃 |
| ۱۲۰ | پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینا | 〃 |
| ۱۲۱ | سونے چاندی کے برتن میں پینا | ۱۲۵ |
| ۱۲۲ | منہ لگا کر پانی پینے کا بیان | 〃 |
| ۱۲۳ | ساقی کب پیئے۔ | 〃 |
| ۱۲۴ | پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا | ۱۲۶ |
| ۱۲۵ | دودھ پیتے وقت کیا کہے؟ | 〃 |
| ۱۲۶ | برتنوں کو ڈھانپ دینے کا بیان | ۱۲۷ |


## ۲۲۔ کتاب الاطعمہ


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۷ | دعوت قبول کرنے کا بیان | ۱۲۹ |
| ۱۲۸ | نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مستحب ہے | ۱۳۰ |
| ۱۲۹ | سفر سے لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا | 〃 |
| ۱۳۰ | ضیافت کا بیان | ۱۳۱ |
| ۱۳۱ | ولیمہ کرنا کب مستحق ہے | 〃 |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱۳۲ | ضیافت کے متعلق مزید باتیں | ۱۳۲ |
| ۱۳۳ | دوسرے کے مال سے نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے۔ | ۱۳۳ |

## پارہ — ۲۴

| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱۳۴ | ناک بڑھانے کے لیے کھانا کھلانا | ۱۳۴ |
| ۱۳۵ | جس کی دعوت کی جائے اور وہ خلاف شرع کام کیے۔ | ״ |
| ۱۳۶ | جب دو آدمی دعوت کریں تو کس کا حق زیادہ ہے | ״ |
| ۱۳۷ | جب نماز کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا آجائے | ۱۳۵ |
| ۱۳۸ | کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا | ۱۳۶ |
| ۱۳۹ | کھانے سے پہلے ایک ہاتھ دھونا | ״ |
| ۱۴۰ | ہاتھ دھوئے بغیر کھانا | ״ |
| ۱۴۱ | کھانے کی برائی کرنے کی کراہیت | ۱۳۷ |
| ۱۴۲ | مل کر کھانے کا بیان | ״ |
| ۱۴۳ | کھانے پر بسم اللہ پڑھنا | ״ |
| ۱۴۴ | ٹیک لگا کر کھانے کا بیان | ۱۳۹ |
| ۱۴۵ | تھالی کے درمیان میں سے کھانا | ۱۴۰ |
| ۱۴۶ | اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلاف شرع چیزیں ہوں۔ | ״ |
| ۱۴۷ | داہنے ہاتھ سے کھانا | ۱۴۱ |
| ۱۴۸ | گوشت کھانے کا بیان | ۱۴۲ |
| ۱۴۹ | کدو کھانے کا بیان | ״ |
| ۱۵۰ | ثرید کھانے کا بیان | ۱۴۳ |
| ۱۵۱ | کسی کھانے سے گھن کھانے کی برائی | ״ |
| ۱۵۲ | فضلہ خور جانور کا گوشت کھانا اور دودھ پینا | ״ |
| ۱۵۳ | گھوڑے کے گوشت کو کھانے کا بیان | ۱۴۴ |

| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱۵۴ | خرگوش کا گوشت کھانا | ۱۴۵ |
| ۱۵۵ | گوہ کا گوشت کھانا | ״ |
| ۱۵۶ | حباری کا گوشت کھانا | ۱۴۷ |
| ۱۵۷ | کیڑے مکوڑوں کو کھانے کا بیان | ״ |
| ۱۵۸ | بجو کھانے کا بیان | ۱۴۸ |
| ۱۵۹ | درندوں کے گوشت کو کھانے کا بیان | ״ |
| ۱۶۰ | پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کا حکم | ۱۵۰ |
| ۱۶۱ | ٹڈی کھانے کا بیان | ۱۵۱ |
| ۱۶۲ | اس مچھلی کا حکم جو دریا میں مرکر تیرنے لگے | ۱۵۲ |
| ۱۶۳ | جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے | ״ |
| ۱۶۴ | دو کھانے جمع کرنا | ۱۵۳ |
| ۱۶۵ | پنیر کھانے کا حکم | ״ |
| ۱۶۶ | سرکے کا بیان | ״ |
| ۱۶۷ | لہسن کھانے کا بیان | ۱۵۴ |
| ۱۶۸ | کھجور کا بیان | ۱۵۶ |
| ۱۶۹ | کھاتے وقت کھجوروں کو صاف کرنا | ۱۵۷ |
| ۱۷۰ | دو تین کھجوروں کو جمع کرکے کھانا | ״ |
| ۱۷۱ | دو قسم کے کھانے ملا کر کھانا | ״ |
| ۱۷۲ | اہل کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا بیان | ۱۵۸ |
| ۱۷۳ | سمندری جانوروں کا بیان | ״ |
| ۱۷۴ | گھی میں چوہا گرنے کا بیان | ۱۵۹ |
| ۱۷۵ | کھانے میں مکھی گرنے کا بیان | ۱۶۰ |
| ۱۷۶ | نوالہ گرنے کا بیان | ۱۶۱ |
| ۱۷۷ | خادم کا آقا کے ساتھ کھانا | ״ |
| ۱۷۸ | رومال کا بیان | ״ |
| ۱۷۹ | کھانا کھا کر کیا کہے | ۱۶۶ |
| ۱۸۰ | کھانا کھا کر ہاتھ دھونا | ۱۶۳ |
| ۱۸۱ | میزبان کے لیے دعا کرنا | ״ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۸۲ | جن کا حرام ہونا مذکور نہیں | ۱۶۴ |

## ۲۳۔ کتاب الطّب

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۸۳ | آدمی کا علاج کروانا | ۱۶۶ |
| ۱۸۴ | پرہیز کا بیان | 〃 |
| ۱۸۵ | پچھنے لگوانا | 〃 |
| ۱۸۶ | پچھنے لگوانے کی جگہ | ۱۶۷ |
| ۱۸۷ | کب پچھنے لگوانا بہتر ہے؟ | 〃 |
| ۱۸۸ | فصد کھولنا اور پچھنے لگوانے کی جگہ | ۱۶۸ |
| ۱۸۹ | داغ لگوانے کا بیان۔ | 〃 |
| ۱۹۰ | ناک میں دوائی چڑھانا | ۱۶۹ |
| ۱۹۱ | نشرہ کا بیان | 〃 |
| ۱۹۲ | تریاق کا بیان | 〃 |
| ۱۹۳ | مکروہ روایات | 〃 |
| ۱۹۴ | عجوہ کھجور کا بیان | ۱۷۰ |
| ۱۹۵ | حلق دبانے کا بیان | ۱۷۱ |
| ۱۹۶ | سرمے کا بیان | ۱۷۲ |
| ۱۹۷ | نظر بد کا بیان | 〃 |
| ۱۹۸ | غیل کا بیان | 〃 |
| ۱۹۹ | تعویذ لٹکانے کا بیان | ۱۷۳ |
| ۲۰۰ | دم کرنے کا بیان | ۱۷۴ |
| ۲۰۱ | دم کس طرح کرے | ۱۷۶ |
| ۲۰۲ | موٹا کرنے کا بیان | ۱۸۰ |

## ۲۴۔ کتاب الکہانۃ والتطیر

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۰۳ | کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت | ۱۸۲ |
| ۲۰۴ | علم نجوم کا بیان | ۱۸۲ |
| ۲۰۵ | خط اور جانوروں کے بولنے کا بیان | ۱۸۳ |
| ۲۰۶ | شگون لینے اور خط کھینچنے کا بیان | 〃 |

## پارہ ——— ۲۵

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۰۷ | مکاتب اپنی کچھ کتابت ادا کر کے عاجز ہو جائے یا مر جائے۔ | ۱۸۸ |
| ۲۰۸ | مکاتب کو بیچنا جبکہ کتابت فسخ ہو جائے | ۱۸۹ |
| ۲۰۹ | شرط پر آزاد کرنے کا بیان | ۱۹۱ |
| ۲۱۰ | جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا | ۱۹۲ |
| ۲۱۱ | جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا | 〃 |
| ۲۱۲ | جس نے اس بارے میں محنت کا ذکر کیا | ۱۹۳ |
| ۲۱۳ | جس کے نزدیک یہ ہے کہ مال نہ ہو تو محنت نہ کروائی جائے۔ | ۱۹۴ |
| ۲۱۴ | رشتہ دار محرم کا مالک ہونا | ۱۹۶ |
| ۲۱۵ | ام ولد کی آزادی کا بیان | 〃 |
| ۲۱۶ | مدبر کی بیع کا بیان | ۱۹۸ |
| ۲۱۷ | جس نے اپنے غلاموں کو آزاد کیا جو تہائی مال تک نہیں پہنچتے۔ | 〃 |
| ۲۱۸ | جس نے غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو | ۱۹۹ |
| ۲۱۹ | ولد الزنا کی آزادی کا بیان | ۲۰۰ |
| ۲۲۰ | غلام آزاد کرنے کا ثواب | 〃 |
| ۲۲۱ | کونسا غلام افضل ہے | 〃 |
| ۲۲۲ | تندرستی میں آزاد کرنے کی فضیلت | |

## ۲۵۔ کتاب الحروف والقراءت

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | ابواب سے خالی | ۲۰۳ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | **۲۶۔ کتاب الحمام** | |
| ۲۲۳ | برہنہ ہونے کی ممانعت | ۲۱۴ |
| ۲۲۴ | ننگے رہنے کا بیان | ۲۱۵ |
| | **۲۷۔ کتاب اللباس** | |
| ۲۲۵ | جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کیا دعا کی جائے | ۲۱۸ |
| ۲۲۶ | قمیص کا بیان | ۲۱۹ |
| ۲۲۷ | قبا کا بیان | 〃 |
| ۲۲۸ | شہرت کے لیے لباس پہننا | ۲۲۰ |
| ۲۲۹ | صوف اور بالوں کا لباس پہننا | 〃 |
| ۲۳۰ | خز کا بیان | ۲۲۳ |
| ۲۳۱ | ریشمی کپڑا پہننے کا بیان | ۲۲۴ |
| ۲۳۲ | جس نے اسے ناپسند کیا | ۲۲۵ |
| ۲۳۳ | ریشمی نقش ونگار اور ریشمی دھاگے کی اجازت | ۲۲۸ |
| ۲۳۴ | عذر کے باعث ریشمی کپڑا پہننا | 〃 |
| ۲۳۵ | عورتوں کے لیے ریشم کا حکم | 〃 |
| ۲۳۶ | حبرہ پہننے کا بیان | ۲۲۹ |
| ۲۳۷ | سفید کپڑوں کا بیان | 〃 |
| ۲۳۸ | میل کچیل نکالنا اور کپڑے کا دھونا | ۲۳۰ |
| ۲۳۹ | زرد رنگنے کا بیان | 〃 |
| ۲۴۰ | سبز رنگ کا بیان | ۲۳۱ |
| ۲۴۱ | سرخ رنگ کا بیان | 〃 |
| ۲۴۲ | اس کی اجازت | ۲۳۲ |
| ۲۴۳ | سیاہ رنگ کا بیان | 〃 |
| ۲۴۴ | کناری کا بیان | 〃 |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۴۵ | عمامہ کا بیان | ۲۳۴ |
| ۲۴۶ | صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنا | ۲۳۵ |
| ۲۴۷ | گریبان کھلا رکھنے کا بیان | 〃 |
| ۲۴۸ | منہ اور سر کو چھپانا | 〃 |
| ۲۴۹ | چادر کو لٹکانے کا بیان | ۲۳۶ |
| ۲۵۰ | تکبر کا بیان | ۲۳۸ |
| ۲۵۱ | چادر کتنی نیچی رکھے | ۲۴۰ |
| | **پارہ —— ۲۶** | |
| ۲۵۲ | عورتوں کے لباس کا بیان | ۲۴۲ |
| ۲۵۳ | اس ارشاد خداوندی کا بیان کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں ڈال لیا کریں۔ | ۲۴۳ |
| ۲۵۴ | ارشاد خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبان پر ڈال لیا کریں | 〃 |
| ۲۵۵ | عورت اپنے جسم سے کیا کھلا رکھ سکتی ہے | 〃 |
| ۲۵۶ | غلام کا اپنی مولاۃ کے سر کو دیکھنا | ۲۴۴ |
| ۲۵۷ | ارشاد خداوندی کہ خدمت گاروں کے سوا | 〃 |
| ۲۵۸ | ارشاد خداوندی کہ مسلمان عورتوں سے فرمادو وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں | ۲۴۵ |
| ۲۵۹ | دوپٹہ کیسے اوڑھے | ۲۴۶ |
| ۲۶۰ | عورتوں کا باریک کپڑے پہننا | ۲۴۷ |
| ۲۶۱ | ازار لٹکانے کا بیان | 〃 |
| ۲۶۲ | مردہ جانوروں کی کھالوں کا بیان | ۲۴۸ |
| ۲۶۳ | جس کے نزدیک مردہ جانور کی کھال سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ | ۲۵۰ |
| ۲۶۴ | چیتے کی کھال کا بیان | 〃 |
| ۲۶۵ | جوتے پہننے کا بیان | ۲۵۲ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۶۶ | بستروں کا بیان | ۲۵۴ |
| ۲۶۷ | پردے لٹکانے کا بیان | ۲۵۵ |
| ۲۶۸ | کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا | ۲۵۶ |
| ۲۶۹ | تصویروں کا بیان | 〃 |

## ۲۸۔ کتاب الترجل

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۷۰ | خوشبو کا استحباب | ۲۶۱ |
| ۲۷۱ | بالوں کو درست رکھنے کا بیان | 〃 |
| ۲۷۲ | عورتوں کے لیے خضاب کا بیان | 〃 |
| ۲۷۳ | بالوں کو جوڑنے کا بیان | ۲۶۲ |
| ۲۷۴ | خوشبو کو پھیرنے کا بیان | ۲۶۴ |
| ۲۷۵ | باہر نکلنے کے لیے عورت کا خوشبو لگانا | 〃 |
| ۲۷۶ | مردوں کے لیے خلوق کا استعمال | ۲۶۵ |
| ۲۷۷ | بالوں کا بیان | ۲۶۷ |
| ۲۷۸ | مانگ نکالنے کا بیان | ۲۶۸ |
| ۲۷۹ | سر کے بال بہت بڑھانا | ۲۶۹ |
| ۲۸۰ | مرد کا سر کے بالوں کو گوندھنا | 〃 |
| ۲۸۱ | سر منڈانے کا بیان | 〃 |
| ۲۸۲ | بچوں کی زلفیں | ۲۷۰ |
| ۲۸۳ | اس کی اجازت کا بیان | 〃 |
| ۲۸۴ | مونچھیں پست کرنا | ۲۷۱ |
| ۲۸۵ | سفید بالوں کو اکھاڑنے کا بیان | 〃 |
| ۲۸۶ | خضاب کا بیان | ۲۷۲ |
| ۲۸۷ | زرد خضاب کا بیان | ۲۷۳ |
| ۲۸۸ | سیاہ خضاب کا بیان | ۲۷۴ |
| ۲۸۹ | ہاتھی دانت سے نفع حاصل کرنا | 〃 |

## ۲۹۔ کتاب الخاتم

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۹۰ | انگوٹھی پہننے کا بیان | ۲۷۵ |
| ۲۹۱ | انگوٹھی نہ پہننے کا بیان | ۲۷۶ |
| ۲۹۲ | سونے کی انگوٹھی کا بیان | ۲۷۷ |
| ۲۹۳ | لوہے کی انگوٹھی کا بیان | 〃 |
| ۲۹۴ | انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے یا بائیں میں | ۲۷۸ |
| ۲۹۵ | گھنگرو کا حکم | ۲۷۹ |
| ۲۹۶ | سونے سے دانت بندھوانے کا بیان | ۲۸۰ |
| ۲۹۷ | عورتوں کے لیے سونے کا حکم | ۲۸۱ |

## ۳۰۔ کتاب الفتن

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | ابواب سے خالی | ۲۸۳ |

## پارہ ——— ۲۷

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۹۸ | فساد کی کوشش نہ کرے | ۲۹۴ |
| ۲۹۹ | زبان کو روک کے رکھنے کا بیان | ۲۹۸ |
| ۳۰۰ | فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت | ۲۹۹ |
| ۳۰۱ | فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت | 〃 |
| ۳۰۲ | مومن کو قتل کرنے کا گناہ | ۳۰۰ |
| ۳۰۳ | قتل ہو جانے کے بعد امید مغفرت | ۳۰۲ |

## ۳۱۔ کتاب المہدی

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | ابواب سے خالی | ۳۰۳ |

# ۳۲۔ کتاب الملاحم


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۰۴ | سو سالہ عرصے کا بیان | ۳۰۸ |
| ۳۰۵ | رومی معرکوں کا بیان | ۳۱۰ |
| ۳۰۶ | لڑائی جھگڑوں کی نشانیاں | ۳۱۱ |
| ۳۰۷ | لڑائی جھگڑوں کا تواتر | 〃 |
| ۳۰۸ | مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ | ۳۱۲ |
| ۳۰۹ | جھگڑوں کے وقت قیام گاہ | 〃 |
| ۳۱۰ | جنگوں سے فتنے پیدا ہونا | ۳۱۳ |
| ۳۱۱ | ترکوں اور حبشہ والوں کو چھیڑنے کی ممانعت | 〃 |
| ۳۱۲ | ترکوں سے لڑنا | 〃 |
| ۳۱۳ | بصرہ کا ذکر | ۳۱۴ |
| ۳۱۴ | حبشیوں کا ذکر | ۳۱۶ |
| ۳۱۵ | قیامت کی نشانیاں | 〃 |
| ۳۱۶ | فرات سے خزانہ نکلنا | ۳۱۷ |
| ۳۱۷ | دجال کا نکلنا | ۳۱۸ |
| ۳۱۸ | جاسوسی کا بیان | ۳۲۱ |
| ۳۱۹ | ابن صیاد کا بیان | ۳۲۲ |
| ۳۲۰ | امر و نہی کا بیان | ۳۲۴ |
| ۳۲۱ | قیامت کا دن | ۳۳۰ |


# ۳۳۔ کتاب الحدود


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۲۲ | مرتد کا حکم | ۳۳۳ |
| ۳۲۳ | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کا حکم | ۳۳۶ |
| ۳۲۴ | رہزنی کا بیان | ۳۳۸ |
| ۳۲۵ | حد کے متعلق سفارش کرنا | ۳۴۱ |
| ۳۲۶ | حاکم تک پہنچنے سے پہلے حد کی معافی | ۳۴۲ |
| ۳۲۷ | حد والے کی بات کو چھپانا | 〃 |
| ۳۲۸ | حد والے کا آکر اقرار جرم کرنا | 〃 |
| ۳۲۹ | حد کے متعلق تلقین کرنا | ۳۴۴ |
| ۳۳۰ | حد کا اعتراف کرنا لیکن اس کا نام نہ بتانا | ۳۴۵ |
| ۳۳۱ | مار پیٹ کر اقبال جرم کروانا | 〃 |
| ۳۳۲ | کتنے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے | ۳۴۶ |
| ۳۳۳ | جتنے مال پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا | ۳۴۷ |


## پارہ ــــ ۲۸


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۳۴ | مال چھیننے اور خیانت کرنے پر ہاتھ کاٹنا | ۳۴۹ |
| ۳۳۵ | جس نے محفوظ مقام سے مال چرایا | 〃 |
| ۳۳۶ | ادھار لے کر مکر جانے پر ہاتھ کاٹنا | ۳۵۰ |
| ۳۳۷ | دیوانہ چوری یا حد کا کام کرے | ۳۵۱ |
| ۳۳۸ | نابالغ اگر حد کا کام کرے | ۳۵۲ |
| ۳۳۹ | کیا سفر جہاد میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے | ۳۵۴ |
| ۳۴۰ | کفن چور کا ہاتھ کاٹنا | 〃 |
| ۳۴۱ | بار بار چوری کرنے والا | ۳۵۵ |
| ۳۴۲ | چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا | ۳۵۶ |
| ۳۴۳ | سنگسار کرنے کا بیان | ۳۵۷ |
| ۳۴۴ | جہینہ کی وہ عورت جس کو رجم کرنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ | ۳۶۱ |
| ۳۴۵ | یہودیوں کو رجم کرنا | ۳۶۹ |
| ۳۴۶ | آدمی کا اپنی محرم عورت سے زنا کرنا | ۳۷۴ |
| ۳۴۷ | جو اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے | 〃 |
| ۳۴۸ | جس نے قوم لوط والا عمل کیا | ۳۷۶ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۴۹ | جس نے جانور سے جماع کیا | ۳۷۶ |
| ۳۵۰ | جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے۔ | ۳۷۷ |
| ۳۵۱ | جو جماع کے سوا عورت سے سب کچھ کرے اور امام تک پہنچنے سے پہلے توبہ کرلے۔ | ۳۷۸ |
| ۳۵۲ | غیر محصنہ لونڈی اگر زنا کرے؟ | ″ |
| ۳۵۳ | مریض پر حد قائم کرنا | ۳۷۹ |
| ۳۵۴ | زنا کی تہمت لگانے والے کی حد | ۳۸۰ |
| ۳۵۵ | شراب کی حد کا بیان | ۳۸۱ |
| ۳۵۶ | جبکہ بار بار شراب پیئے | ۳۸۳ |
| ۳۵۷ | مسجد میں حد قائم کرنا | ۳۸۷ |
| ۳۵۸ | حد میں چہرے پر مارنے کا بیان | ″ |
| ۳۵۹ | تعزیر کا بیان | ″ |


## ۳۴۔کتاب الدیات


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۶۰ | جان کے بدلے جان | ۳۸۹ |
| ۳۶۱ | بھائی یا باپ کے جرم میں کسی کا مواخذہ نہ ہوگا | ″ |
| ۳۶۲ | جبکہ امام خون معاف کر دینے کا حکم دے | ۳۹۰ |
| ۳۶۳ | مقتول کا وارث اگر دیت لے | ۳۹۳ |
| ۳۶۴ | جو دیت لینے کے بعد قتل کر دے | ۳۹۴ |
| ۳۶۵ | جو کسی کے زہر پلانے یا کھلانے سے مرجائے کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ | ۳۹۵ |
| ۳۶۶ | جس نے اپنے غلام کو قتل کیا یا اس کا عضو کاٹا کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ | ۳۹۷ |


## پارہ ــــ ۲۹


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۶۷ | قسامت کا بیان | ۳۹۹ |
| ۳۶۸ | قسامت میں قصاص نہ لینے کا بیان | ۴۰۱ |
| ۳۶۹ | کیا پتھر سے قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائے یا جیسے قتل کیا اسی طرح قتل کیا جائے گا | ۴۰۳ |
| ۳۷۰ | کیا کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا؟ | |
| ۳۷۱ | جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اس کو قتل کر دے | ۴۰۴،۴۰۵ |
| ۳۷۲ | عامل کے ہاتھوں نادانستہ کوئی زخمی ہو جائے | ″ |
| ۳۷۳ | ضرب کا قصاص اور حاکم کا خود قصاص دینا | ۴۰۶ |
| ۳۷۴ | عورتوں کا خون معاف کرنا | ۴۰۷ |
| ۳۷۵ | دیت کی کیا مقدار ہے؟ | ۴۰۸ |
| ۳۷۶ | قتل خطا کی دیت جو قتل عمد سے مشابہ ہو | ۴۰۹ |
| ۳۷۷ | اعضاء کی دیت | ۴۱۳ |
| ۳۷۸ | پیٹ کے بچے کی دیت | ۴۱۷ |
| ۳۷۹ | مکاتب کی دیت کا بیان | ۴۲۱ |
| ۳۸۰ | ذمی کی دیت کا بیان | ۴۲۲ |
| ۳۸۱ | ایک شخص دوسرے سے لڑے دوسرا مدافعت کرے | ″ |
| ۳۸۲ | طبیب نہ ہو مگر علاج کرے تو کیا حکم ہے | ۴۲۳ |
| ۳۸۳ | دانت کا قصاص | ″ |
| ۳۸۴ | جب کسی کو جانور لات مار دے | ۴۲۴ |
| ۳۸۵ | اس آگ کا بیان جو پھیل جائے | ۴۲۵ |
| ۳۸۶ | غلام کی جنایت فقراء کے لیے ہے | ″ |
| ۳۸۷ | جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا جائے | ″ |


## ۳۵۔کتاب السنۃ


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۸۸ | سنت کا مطلب | ۴۲۷ |
| ۳۸۹ | جھگڑے کی ممانعت اور قرآنی متشابہات | ۴۳۰ |
| ۳۹۰ | خواہش پرستوں سے بچنا اور نفرت کرنا | ۴۳۱ |
| ۳۹۱ | نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا | ″ |

| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۳۹۲ | قرآن مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت | ۴۳۲ |
| ۳۹۳ | سنت کو لازم پکڑنا | 〃 |
| ۳۹۴ | جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے | ۴۴۰ |
| ۳۹۵ | فضیلت کا بیان | ۴۴۱ |
| ۳۹۶ | خلافت کا بیان | ۴۴۲ |
| ۳۹۷ | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت۔ | ۴۵۱ |
| ۳۹۸ | اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برائی کرنے کی ممانعت۔ | 〃 |
| ۳۹۹ | حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت | ۴۵۳ |
| ۴۰۰ | بوقت فتنہ خاموش رہنے کی دلیل | ۴۵۴ |
| ۴۰۱ | انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا۔ | ۴۵۵ |
| ۴۰۲ | مرجیہ فرقے کا رد | ۴۵۷ |
| ۴۰۳ | ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کی دلیل | ۴۵۹ |


## پارہ — ۳۰


| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۴۰۴ | تقدیر کا بیان | ۴۶۲ |
| ۴۰۵ | مشرکین کے بچوں کا بیان | ۴۷۲ |
| ۴۰۶ | جہمیہ فرقے کا بیان | ۴۷۶ |
| ۴۰۷ | دیدار الٰہی کا بیان | ۴۸۸ |
| ۴۰۸ | قرآن مجید کا بیان | ۴۸۲ |
| ۴۰۹ | دوبارہ زندہ ہونے اور صور پھونکنے کا ذکر | ۴۸۴ |
| ۴۱۰ | شفاعت کا بیان | ۴۸۵ |
| ۴۱۱ | جنت اور دوزخ کی پیدائش | ۴۸۸ |
| ۴۱۲ | حوض کوثر کا بیان | ۴۸۹ |
| ۴۱۳ | قبر کے سوالات اور عذاب قبر | ۴۹۰ |
| ۴۱۴ | میزان کا ذکر | ۴۹۴ |
| ۴۱۵ | دجال کا بیان | 〃 |
| ۴۱۶ | خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان | ۴۹۵ |
| ۴۱۷ | چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان | ۵۰۰ |


## ۳۶۔ کتاب الادب


| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۴۱۸ | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلم اور اخلاق کا بیان۔ | ۵۰۲ |
| ۴۱۹ | وقار کا بیان | ۵۰۳ |
| ۴۲۰ | جو غصہ پی جائے | 〃 |
| ۴۲۱ | غصے کے وقت کیا کہے | ۵۰۴ |
| ۴۲۲ | معاف کر دینا اور درگزر کرنا | ۵۰۶ |
| ۴۲۳ | حسن معاشرت کا بیان | 〃 |
| ۴۲۴ | حیا کا بیان | ۵۰۸ |
| ۴۲۵ | حسن اخلاق کا بیان | ۵۰۹ |
| ۴۲۶ | ڈینگیں مارنے کی برائی | ۵۱۰ |
| ۴۲۷ | خوشامد کی برائی | ۵۱۱ |
| ۴۲۸ | نرمی کا بیان | 〃 |
| ۴۲۹ | احسان کا شکریہ ادا کرنا | ۵۱۳ |
| ۴۳۰ | راستوں میں بیٹھنے کا بیان | 〃 |
| ۴۳۱ | کھلی جگہ بیٹھنے کا بیان | ۵۱۵ |
| ۴۳۲ | دھوپ چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان | 〃 |
| ۴۳۳ | حلقہ بنانے کا بیان | 〃 |
| ۴۳۴ | حلقے کے درمیان بیٹھنا | ۵۱۶ |
| ۴۳۵ | ایک شخص کا دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھنا | 〃 |
| ۴۳۶ | کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے | ۵۱۷ |
| ۴۳۷ | جھگڑنے کی ممانعت | ۵۱۸ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۳۸ | انداز گفتگو | ۵۱۹ |
| ۴۳۹ | خطبے کا بیان | ″ |
| ۴۴۰ | لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھنا | ۵۲۰ |
| ۴۴۱ | دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا ۔ | ″ |
| ۴۴۲ | آدمی کس طرح بیٹھے | ۵۲۱ |
| ۴۴۳ | بیٹھنے کا بُرا طریقہ | ″ |
| ۴۴۴ | عشاء کے بعد باتیں کرنا | ۵۲۲ |
| ۴۴۵ | چار زانو ہو کر بیٹھنا | ″ |
| ۴۴۶ | سرگوشی کرنے کا بیان | ″ |
| ۴۴۷ | جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر پھر واپس آئے | ″ |
| ۴۴۸ | برائی اس بات کی کہ آدمی مجلس سے اٹھ جائے اور خدا کا ذکر نہ کرے ۔ | ۵۲۳ |
| ۴۴۹ | مجلس کے کفارے کا بیان | ۵۲۴ |
| ۴۵۰ | پاس بیٹھنے کے بعد باتیں لگانا | ۵۲۵ |


## پارہ ـــــ ۳۱


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۵۱ | لوگوں سے محتاط رہنا | ۵۲۶ |
| ۴۵۲ | آدمی کی چال کا بیان | ۵۲۷ |
| ۴۵۳ | ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنے کا بیان | ″ |
| ۴۵۴ | باتیں اڑانے کا بیان | ۵۲۸ |
| ۴۵۵ | چغل خوری کا بیان | ۵۲۹ |
| ۴۵۶ | دوغلے پن کا بیان | ″ |
| ۴۵۷ | غیبت کا بیان | ″ |
| ۴۵۸ | مسلمان بھائی کی عزت بچانے کے لیے لوٹنا | ۵۳۱ |
| ۴۵۹ | جس کا کہنا غیبت نہیں ہے | ۵۳۲ |
| ۴۶۰ | ٹوہ لگانے کا بیان | ۵۳۳ |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۶۱ | مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان | ۵۳۴ |
| ۴۶۲ | اخوت | ″ |
| ۴۶۳ | گالی گلوچ | ۵۳۵ |
| ۴۶۴ | تواضع کا بیان | ″ |
| ۴۶۵ | بدلہ لینے کا بیان | ″ |
| ۴۶۶ | مردوں کو برا کہنے کی ممانعت | ۵۳۷ |
| ۴۶۷ | تکبر کی ممانعت | ″ |
| ۴۶۸ | حسد کا بیان | ۵۳۸ |
| ۴۶۹ | لعنت کرنے کا بیان | ″ |
| ۴۷۰ | ظالم کے لیے بددعا کرنے کا بیان | ۵۳۹ |
| ۴۷۱ | آدمی کا اپنے بھائی کو چھوڑ دینا | ۵۴۰ |
| ۴۷۲ | بدگمانی کا بیان | ۵۴۲ |
| ۴۷۳ | خیر خواہی کا بیان | ″ |
| ۴۷۴ | آپس میں میل جول کروانے کا بیان | ″ |
| ۴۷۵ | گانے کا بیان | ۵۴۳ |
| ۴۷۶ | گانے بجانے کی بُرائی | ۵۴۴ |
| ۴۷۷ | ہیجڑوں کا حکم | ″ |
| ۴۷۸ | گڑیوں سے کھیلنے کا بیان | ۵۴۵ |
| ۴۷۹ | جھول کا بیان | ۵۴۶ |
| ۴۸۰ | چوپڑ کھیلنے کی ممانعت | ۵۴۷ |
| ۴۸۱ | کبوتر بازی کا بیان | ″ |
| ۴۸۲ | مہربانی کا بیان | ″ |
| ۴۸۳ | نصیحت کا بیان | ۵۴۸ |
| ۴۸۴ | مسلمان کی مدد کرنے کا بیان | ۵۴۹ |
| ۴۸۵ | نام بدلنے کا بیان | ۵۵۰ |
| ۴۸۶ | بُرے نام کو بدلنے کا بیان | ۵۵۱ |
| ۴۸۷ | القاب کا بیان | ۵۵۳ |
| ۴۸۸ | جو اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھے | ۵۵۴ |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۸۹ | جو دوسرے کے بیٹے کو بیٹا کہے | ۵۵۵ |
| ۴۹۰ | جو ابو القاسم کنیت رکھے | ۵۵۶ |
| ۴۹۱ | جس کے نزدیک ان دونوں کو جمع نہ کیا جائے | |
| ۴۹۲ | ان دونوں کو جمع کرنے کی اجازت | |
| ۴۹۳ | جو کنیت رکھے اور اس کا بیٹا کوئی نہ ہو | ″ |
| ۴۹۴ | عورت کا کنیت رکھنا | ۵۵۷ |
| ۴۹۵ | پہلو دار بات کرنے کا بیان | ″ |
| ۴۹۶ | جو زعموا کہے | ″ |
| ۴۹۷ | جو اپنے خطبے میں اما بعد کہے | ۵۵۸ |
| ۴۹۸ | کرم کہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کا بیان | ″ |
| ۴۹۹ | مملوک اپنے آقا کو ربی اور ربتی نہ کہے | ″ |
| ۵۰۰ | میرا نفس بگڑ گیا نہیں کہنا چاہیے | ۵۵۹ |
| ۵۰۱ | اسی سلسلے میں | ″ |
| ۵۰۲ | عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان | ۵۶۱ |
| ۵۰۳ | جھوٹ بولنے کی برائی | ۵۶۲ |
| ۵۰۴ | جو اس کی اجازت کے بارے میں مروی ہے | ۵۶۳ |
| ۵۰۵ | حسن ظن کا بیان | ۵۶۴ |
| ۵۰۶ | وعدے کا بیان | ۵۶۵ |
| ۵۰۷ | اس چیز کے ملنے کا دعویٰ کرنا جو پائی نہ ہو | ″ |
| ۵۰۸ | خوش مزاجی کا بیان | ۵۶۷ |
| ۵۰۹ | جو مذاق کے طور پر کوئی چیز لے | ۵۶۸ |
| ۵۱۰ | چرب زبانی کا بیان | ″ |
| ۵۱۱ | شاعری کا بیان | ۵۷۱ |
| ۵۱۲ | خوابوں کا بیان | ۵۷۲ |
| ۵۱۳ | جمائی کا بیان | ۵۷۴ |
| ۵۱۴ | چھینک کا بیان | ″ |
| ۵۱۵ | چھینکنے والے کو کیسے جواب دے؟ | ۵۷۵ |
| ۵۱۶ | چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دے؟ | ۵۷۶ |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۱۷ | آدمی کی چھینک کا جواب کیسے دے۔ | ۵۷۷ |
| ۵۱۸ | جو چھینکے اور الحمد للہ نہ کہے | |
| | **۳۷۔ ابواب النوم** | |
| ۵۱۹ | جو اپنے پیٹ کے بل لیٹے | ۵۷۸ |
| ۵۲۰ | جو بغیر رکاوٹ والی چھت پر سوئے | ″ |
| ۵۲۱ | باوضو سونے کا بیان | ۵۷۹ |
| ۵۲۲ | آدمی سوتے وقت کس طرف منہ کرے؟ | ″ |
| ۵۲۳ | سوتے وقت کیا کہے؟ | ″ |
| | **پارہ ــــ ۳۲** | |
| ۵۲۴ | جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا کہے | ۵۸۶ |
| ۵۲۵ | سوتے وقت کی تسبیح کا بیان | ″ |
| ۵۲۶ | صبح کے وقت کیا کہے | ۵۸۹ |
| ۵۲۷ | جب نیا چاند دیکھے تو کیا کہے | ۵۹۹ |
| ۵۲۸ | آدمی جب اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے | ″ |
| ۵۲۹ | آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے | ۶۰۰ |
| ۵۳۰ | جب آندھی چلنے لگے تو کیا کہے | ″ |
| ۵۳۱ | بارش کا بیان | ۶۰۱ |
| ۵۳۲ | مرغ اور چوپایوں کا بیان | ۶۰۲ |
| ۵۳۳ | بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان | ۶۰۳ |
| ۵۳۴ | جو شخص دوسرے آدمی سے پناہ مانگے | ۶۰۴ |
| ۵۳۵ | وسوسہ دور کرنے کا بیان | ″ |
| ۵۳۶ | جو دوسرے کے مالکوں کی جانب خود کو منسوب کرے۔ | ۶۰۶ |
| ۵۳۷ | حسب ونسب پر فخر کرنا | ۶۰۷ |
| ۵۳۸ | تعصب کا بیان | ۶۰۸ |


www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۳۹ | جس شخص سے محبت رکھتا ہو اسے بتادے | ۶۰۹ |
| ۵۴۰ | آدمی کا کسی میں بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا | ۶۱۰ |
| ۵۴۱ | مشورے کا بیان | ۶۱۱ |
| ۵۴۲ | نیکی کی طرف بلانے کا بیان | // |
| ۵۴۳ | نفسانی خواہش کا بیان | ۶۱۲ |
| ۵۴۴ | سفارش کا بیان | // |
| ۵۴۵ | جو خط کو اپنے نام سے شروع کرے | // |
| ۵۴۶ | ذمی کے لیے خط کیسے لکھا جائے | ۶۱۳ |
| ۵۴۷ | والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان | // |
| ۵۴۸ | یتیموں کی پرورش کرنے کی فضیلت | ۶۱۴ |
| ۵۴۹ | یتیم کو اپنے ساتھ ملا لینے والے کا بیان | ۶۱۷ |
| ۵۵۰ | ہمسائے کے حقوق کا بیان | ۶۱۸ |
| ۵۵۱ | مملوک کے حقوق کا بیان | ۶۱۹ |
| ۵۵۲ | مملوک کے خیر خواہی کرنے کا بیان | ۶۲۳ |
| ۵۵۳ | جو مملوک کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے | // |
| ۵۵۴ | اجازت طلب کرنے کا بیان | // |
| ۵۵۵ | اجازت طلب کرتے وقت کتنی دفعہ سلام کرے | ۶۲۶ |
| ۵۵۶ | اجازت طلب کرتے وقت دروازہ کھٹکھٹانا | ۶۲۹ |
| ۵۵۷ | جو بلایا جائے گیا یہی اس کے لیے اجازت ہے | ۶۳۰ |
| ۵۵۸ | پردے کے تین وقتوں میں اجازت لینا | // |


## ۳۸۔ ابواب السلام


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۵۹ | سلام کو عام کرنا | ۶۳۲ |
| ۵۶۰ | سلام کیسے کرنا چاہیے | ۶۳۳ |
| ۵۶۱ | پہلے سلام کرنے کی فضیلت | // |
| ۵۶۲ | کس کو سلام کرنا چاہیے | // |
| ۵۶۳ | جو دوسرے سے جدا ہو کر ملے تو پھر سلام کرے | ۶۳۴ |

| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۶۴ | لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان | ۶۳۴ |
| ۵۶۵ | عورتوں کو سلام کرنے کا بیان | ۶۳۵ |
| ۵۶۶ | ذمیوں کو سلام کرنے کا بیان | // |
| ۵۶۷ | مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنے کا بیان | ۶۳۶ |
| ۵۶۸ | علیک السلام کہنے میں کراہیت ہے | // |
| ۵۶۹ | جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان | // |
| ۵۷۰ | مصافحہ کرنے کا بیان | ۶۳۷ |
| ۵۷۱ | معانقہ کرنے کا بیان | // |
| ۵۷۲ | تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان | ۶۳۸ |
| ۵۷۳ | آدمی کا اپنے بیٹے کو چومنا | ۶۳۹ |
| ۵۷۴ | دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا | ۶۴۰ |
| ۵۷۵ | رخسار پر بوسہ دینا | // |
| ۵۷۶ | ہاتھ چومنے کا بیان | // |
| ۵۷۷ | جسم چومنے کا بیان | // |
| ۵۷۸ | پیر چومنے کا بیان | ۶۴۱ |
| ۵۷۹ | جو کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے | // |
| ۵۸۰ | جو کہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے | ۶۴۲ |
| ۵۸۱ | جو دوسرے سے کہے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے | // |
| ۵۸۲ | ایک شخص کا دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا | // |
| ۵۸۳ | ایک کا دوسرے سے کہنا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔ | ۶۴۳ |
| ۵۸۴ | ایک آدمی دوسرے کو پکارے تو وہ لبیک کہے | ۶۴۴ |
| ۵۸۵ | ایک کا دوسرے سے کہنا کہ اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے۔ | // |
| ۵۸۶ | مکان بنانے کا بیان | // |
| ۵۸۷ | بالاخانے بنانے کا بیان | ۶۴۶ |
| ۵۸۸ | بیری کے درخت کو کاٹنے کا بیان | // |
| ۵۸۹ | تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا | ۶۴۷ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۵۹۰ | رات کے وقت آگ بجھادینا | ۶۴۸ |
| ۵۹۱ | سانپوں کو مارنے کا بیان | ۶۴۹ |
| ۵۹۲ | گرگٹ کو مارنے کا بیان | ۶۵۲ |
| ۵۹۳ | چیونٹی کو مارنے کا بیان | ۶۵۳ |
| ۵۹۴ | مینڈک کو مارنے کا بیان | ۶۵۴ |
| ۵۹۵ | کنکریاں مارنے کا بیان | // |
| ۵۹۶ | فتنے کا بیان | ۶۵۵ |
| ۵۹۷ | عورتیں راستے میں کیسے چلیں | // |
| ۵۹۸ | آدمی کا زمانے کو برا کہنا | // |
| x | جدول (پاروں کے لحاظ سے) | ۶۵۸ |
| x | جدول (کتابوں کے لحاظ سے) | ۶۵۹ |
| x | قطعہ تاریخ طباعت | ۶۶۱ |

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ — ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

## باب فِي التَّشْدِيدِ فِي ذٰلِكَ — مزارعت کی ممانعت

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت عبد اللہ ان سے ملے اور کہا کہ اے ابن خدیج! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ پس حضرت رافع نے حضرت عبد اللہ سے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبد اللہ ڈرے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی ایسا حکم فرمایا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو لہٰذا انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ایوب اور عبید اللہ اور کثیر بن فرقد اور مالک، نافع، حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے اوزاعی حفص بن عنان، نافع، حضرت رافع کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور روایت کی ابو بردہ، حکم، نافع سے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَكَذٰلِكَ رَوٰى زَيْدُ ابْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقَالَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتٰى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَذَا رَوَاهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر نے حضرت رافع کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا ہاں اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عکرمہ بن عمار نے ابوالنجاشی سے کہ حضرت رافع نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے اور روایت کیا ہے اسے اوزاعی ابوالنجاشی حضرت رافع بن خدیج ان کے چچا حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف۔ زید کے پاس اتنی زیادہ زمین ہے کہ ساری میں خود کاشت نہیں کرسکتا اور زائد زمین بکر کو کاشتکاری کے لیے دیتا ہے یا زمین تو زیادہ نہیں لیکن خود دور رہتا یا اور کوئی کاروبار کرتا ہے بایں وجہ اپنی زمین کاشتکاری کے لیے بکر کو دیتا ہے اور اس سے نصف یا تہائی چوتھائی وغیرہ پیداوار کا حصہ لینا مقرر کرلیتا ہے۔ اسے مزارعت کہتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اس طرح مزارعت پر زمین دینا جائز نہیں ہے جبکہ اہل حق کے باقی تینوں آئمہ مجتہدین یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جواز کے قائل ہیں اس مسئلے میں دلائل کی کثرت اور تقویٰ و طہارت کی عظمت جانب امام اعظم ہے لیکن سہولت عام اور ضرورت عوام کا لحاظ آئمہ ثلاثہ کے موقف میں ہے۔ قاضی شرق و غرب امام ابویوسف اور ناشر مذہب احناف امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہما بھی جانب جواز ہیں۔ ضرورت عوام کے باعث فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيْدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهِ اَتَاهُ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا وَاَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكَارِيْهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مزارعت کیا کرتے تھے پس ذکر کیا کہ میرے ایک چچا نے ہمارے پاس آکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے روکا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت زیادہ نفع دینے والی ہے لہٰذا یہ نفع حاصل کرو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس زمین ہو تو خود کاشت کرے یا کاشتکاری کے لیے اپنے بھائی کے سپرد کردے لیکن اسے تہائی چوتھائی بٹائی یا اناج مقرر کرکے کرائے پر نہ دے۔

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَعْلَى بْنُ

محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ یعلیٰ بن حکیم نے میرے لیے لکھا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا ہے معناً

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ۔

عبید اللہ کی اسناد والی حدیث کے مطابق۔

۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ۔

ابن رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے لیکن اللہ کا حکم ماننا اور اس کے رسول کا حکم ماننا ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے آپ نے ہمیں کاشتکاری سے منع فرمایا ہے مگر اپنی زمین میں جس کا وہ خود مالک ہو یا جو اسے کسی نے دی ہو۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ أُسَيْدُ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ۔

اسید بن ظہیر کا بیان ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں اس کام سے منع کیا ہے جو تمہارے لیے مفید ہے جبکہ اللہ کا حکم ماننا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ماننا تمہارے لیے زیادہ نفع بخش ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں مزارعت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو تو اپنے بھائی کو عاریتاً دے دیا یا چھوڑ دے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے۔ شعبہ نے کہا کہ اسید حضرت رافع بن خدیج کے بھتیجے تھے۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ

ابو جعفر خطمی کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیب کی خدمت میں بھیجا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ مزارعت کے بارے میں آپ کی طرف سے ہمیں ایک بات پہنچی ہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج کی حدیث پہنچی۔ ان کے پاس گئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ظہیر کی زمین

www.sirat-e-mustaqeem.com



ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلٰكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ۔

میں زراعت دیکھی۔ فرمایا کہ ظہیر کی زراعت کیا خوب ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ ظہیر کی نہیں ہے۔ فرمایا کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں لیکن زراعت فلاں کی ہے۔ فرمایا کہ اپنی زراعت لے لو اور خرچ انہیں ادا کر دو۔ حضرت رافع کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی زراعت لے لی اور خرچ اسے ادا کر دیا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی تنگدستی دور کر دیا اسے ٹھیکے پر دے دو۔

---

۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرٰى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا اور فرمایا کہ زراعت تین طرح ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کی اپنی زمین ہو اور اس میں کھیتی کرے۔ دوسرے یہ کہ زمین کسی سے مستعار لے کر اس میں کھیتی کرے۔ تیسرے یہ کہ سونے یا چاندی کے بدلے کرائے پر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے کہ آپ سے حدیث بیان کی ابن المبارک، سعید ابی شجاع، عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ یتیمی کے باعث میں حضرت رافع بن خدیج کے یہاں زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم نے فلاں کو اپنی زمین دو سو درہموں کے بدلے کرائے پر دی ہے۔ فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

---

۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زمین میں کھیتی کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اسے پانی دے رہے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جوتنا بونا بیج اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأَرْضَ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ قَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ إِلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ۔

محنت میری طرف سے نصیب پیداوار پر اور نصف فلاں (مالک زمین) کا فرمایا کہ تم دونوں نے سودی کاروبار کیا۔ زمین اس کے مالک کو دے دو اور اپنا خرچ لے لو۔

ف۔ مندرجہ بالا حدیثیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید کر رہی ہیں اگرچہ ایسی حدیثیں بھی موجود ہیں جن سے دیگر آئمہ اور صاحبین کے مذہب کی تائید ہوتی اور جواز کی صورت نکلتی ہے لیکن ترجیح مذہب امام ہی کو حاصل ہے جبکہ دیگر بزرگوں نے ضرورت عوام اور سہولت عام کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۲۔ فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا۔

## مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں زراعت کرنا

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کی تو زراعت سے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور اسے اس کا خرچ (مزدوری سمیت) ملے گا۔

## باب ۳۔ فِي الْمُخَابَرَةِ۔

## بٹائی کا بیان

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا إِسْمٰعِيلُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

احمد بن حنبل، اسمٰعیل۔ مسدد حماد اور عبدالوارث ایوب، ابوالزبیر، حماد اور سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ حماد کی روایت ہے اور دونوں میں سے ایک نے معاومہ کہا جبکہ دوسرے نے کہا کہ کئی سالوں تک کی بیع سے پھر سب متفق ہو گئے کہ استثناء کرنے سے اور بیع عرایا (ان سب کا ذکر کتاب البیوع میں ہو چکا ہے) کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ أَبُو حَفْصٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ۔

عمر بن یزید سیاری ابوحفص، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، یونس بن عبید، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ و محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور استثناء کرنے سے مگر جبکہ مقدار معلوم ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذِنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو بٹائی پر زمین دینا نہ چھوڑے وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ۔

ثابت بن حجاج سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مخابرہ کیا ہے فرمایا کہ تم نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین لو۔

ف۔ مذکورہ بالا حدیثوں سے بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جبکہ بعض حضرات کے نزدیک یہ ممانعت فتح خیبر کے وقت منسوخ ہوگئی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی مفتوحہ زمین کاشتکاری کے لیے یہودیوں کے پاس ہی رکھی اور ان سے نصف حصہ پیداوار کا وصول کیا جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خیبر والی حدیثیں ان کی ناسخ نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہودیوں کو بٹائی پر زمین کاشتکاری کے لیے دے کر نصف حصہ پیداوار کا وصول کرنا خراج کی ایک صورت تھی۔ بہر حال امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بھی مزارعت کو جائز قرار دیتے ہیں اور فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے کیونکہ یہ ضرورتِ عوام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ۔

## پھلوں کی بٹائی

۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر والوں (یہودیوں) سے نصف حصے پر معاملہ طے فرمایا تھا جو بھی پھلوں اور زراعت کی صورت میں حاصل ہو۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے کھجوروں کے باغات اور ان کی زرعی زمین اس شرط پر دے دی کہ اس میں محنت کریں اور مالی اخراجات برداشت کریں اور اس کے نصف پھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔ ... گے۔

ف اپنے چند درختوں یا باغ کی دیکھ بھال زید خود نہیں کرتا بلکہ محنت یا ضرورت کے تحت بکر کو دے دیتا ہے کہ آب پاشی وغیرہ کی محنت وہ کرے اور جتنا پھل حاصل ہو اس میں سے نصف یا تہائی یا چوتھائی زید کا ہوگا۔ اسے مساقاۃ کہا جاتا ہے۔ اس حدیث سے مساقاۃ اور مزارعت کا جواز نکل رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦- حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ نَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ اَنَّ لَهُ الْاَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ وَقَالَ اَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِالْاَرْضِ مِنْكُمْ فَاَعْطِنَاهَا عَلَى اَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ اَنَّهُ اَعْطَاهُمْ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِيْ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِيْ ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوْا اَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ فَاَنَا اَلِيْ جَزَازَ النَّخْلِ وَاُعْطِيْكُمْ نِصْفَ الَّذِيْ قُلْتُ قَالُوْا هٰذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ قَدْ رَضِيْنَا اَنْ نَاْخُذَهُ بِالَّذِيْ قُلْتَ۔

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہ شرط رکھی کہ زمین آپ کی ملکیت ہو گی اور جو سونا یا چاندی نکلے وہ بھی حضور کی ہو گی۔ خیبر والوں نے کہا کہ کاشتکاری کو ہم آپ حضرات سے زیادہ جانتے ہیں۔ لہٰذا یہ ہمیں اس شرط پر دے دیجیے کہ نصف پھل آپ کے ہوں اور نصف ہمارے پس آپ نے اس شرط پر زمین انہیں دے دی۔ جب کھجوروں کے پکنے کا وقت آتا تو آپ ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو بھیج دیا کرتے۔ وہ کھجوروں کا اندازہ لگا دیا کرتے اور اندازہ لگانے کو اہل مدینہ خرص کہا کرتے تھے۔ جب وہ (حضرت عبد اللہ) کہتے کہ اس باغ میں اتنی کھجوریں ہوں گی تو وہ (یہودی) کہتے کہ ابن رواحہ! آپ نے زیادہ بتائی ہیں۔ یہ فرماتے کہ کھجوریں میں توڑوں گا اور جو میں نے کہا ہے اس کا نصف تمہیں دے دوں گا پس انہوں نے کہا کہ یہی وہ ہے جس کے سہارے آسمان و زمین قائم ہیں۔ ہم وہی لینے پر راضی ہیں جو آپ نے فرمایا ہے۔

١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ

زید بن ابو زرقاء نے جعفر بن برقان سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے فَحَزَرَ کہا اور وَكُلُّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ سونا اور چاندی جو نکلے وہ حضور کا ہوگا۔

١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا كَثِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ نَا مَيْمُوْنٌ عَنْ مِقْسَمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَاَنَا اَلِيْ جِذَاذِ

میمون نے مقسم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا۔ آگے حدیث زید کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ پس انہوں (حضرت عبد اللہ نے) اندازہ کیا اور فرمایا کہ کھجوروں کو میں کاٹوں گا اور جو میں نے کہا ہے تمہیں اس کا نصف دے دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّخْلِ وَاُعْطِیْکُمْ نِصْفَ الَّذِیْ قُلْتُ۔

## بَابٌ فِی الْخَرْصِ۔

## پیداوار کا اندازہ کرنا

۱۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَیَخْرِصُ النَّخْلَ حِیْنَ یَطِیْبُ قَبْلَ اَنْ یُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ یُخَیِّرُ الْیَهُوْدَ یَاْخُذُوْنَهٗ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَمْ یَدْفَعُوْنَهٗ اِلَیْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ لِكَیْ تُحْصَی الزَّكٰوةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تو وہ کھجوروں کا پکنے کے وقت اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ ان میں سے کھائی جائیں پھر یہودیوں کو اختیار دیا جاتا تھا کہ اس اندازے کے مطابق لیں یا اندازے کے مطابق انہیں (مسلمانوں کو) دے دیں تاکہ زکوٰۃ کا حساب ہو سکے پھلوں کے کھانے اور متفرق کرنے سے پہلے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَیْبَرَ فَاَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَیْهِمْ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خیبر مرحمت فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (یہودیوں کو) حسب سابق برقرار رکھا اور اسے اپنے اور ان کے درمیان رکھ لیا پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا جاتا جو ان کے لیے اندازہ کر دیتے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ اَنَّ الْیَهُوْدَ لَمَّا خَیَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ اَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَیْهِمْ عِشْرُوْنَ اَلْفَ وَسْقٍ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن رواحہ نے چالیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا۔ یہودیوں کو جب حضرت ابن رواحہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے کہ بیس ہزار وسق ادا کر دیں گے (اگر یہ اندازہ زائد ہوتا تو وہ پھلوں کو حضرت ابن رواحہ کے سپرد کر کے بیس ہزار وسق کھجوریں لینا قبول کرتے)

ف۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے باغات کی کھجوروں کا اندازہ چالیس ہزار وسق کیا جبکہ ابھی وہ درختوں ہی پر تھیں۔ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے پر بیس ہزار وسق کھجوریں آئیں ایک وسق ساڑھے صاع کا ہوتا ہے اگر دس صاع کا ایک من شمار کیا جائے تو اس طرح ایک وسق میں چھ من کھجوریں ہوئیں اور بیس ہزار وسق کھجوروں کی مقدار ایک لاکھ بیس ہزار من ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کرنے کے لیے جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا وہ بہت ہی مناسب تھا۔ جب یہودیوں نے ان کی مہارت

www.sirat-e-mustaqeem.com



اور انصاف کو چیلنج کرتے ہوئے چالیس ہزار وسق کھجوروں کے اندازے کو رد کر دیا تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے ان کے سامنے دوسری صورت رکھی کہ تم باغات سے ایک طرف ہو جاؤ۔ پھل میں تو د کاٹوں گا اور تمہارے حصے کی بیس ہزار وسق کھجوریں میں تمہیں ادا کر دوں گا۔ اگر بقول تمہارے میرا اندازہ زیادہ ہے تو اس صورت میں ہمارے لیے بیس ہزار وسق سے کم کھجوریں بچیں گی لیکن تم مجھ سے اپنی پوری کھجوریں وصول کر لینا۔ یہودی اگرچہ اندازے کو زائد بتاتے تھے لیکن جانتے تھے کہ اندازہ مناسب کیا گیا ہے لہٰذا وہ باغات کو چھوڑنے اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ سے بیس ہزار وسق کھجوریں لینے پر آمادہ نہیں ہوئے بلکہ باغات کو اپنی ہی تحویل میں رکھا خود پھل کاٹے اور پھلوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ ادا کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ

## معلم کا اجرت لینا

۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، حمید بن عبد الرحمٰن رواسی، مغیرہ بن زیادہ، عبادہ بن نسی، اسود بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ حضرات کو قرآن مجید اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان کا تحفہ دیا۔ میں نے کہا یہ کوئی مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں اللہ کی راہ میں تیر چلاؤں گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ضرور دریافت کروں گا۔ پس میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی نے مجھے کمان بطور تحفہ دی ہے جس کو میں نے لکھنا اور قرآن مجید سکھایا ہے یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا۔ فرمایا اگر تم آگ کا طوق پہننا چاہتے ہو تو اسے قبول کر لو۔

۲۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔

عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید، بقیہ، بشر بن عبد اللہ بن یسار، عمرو، عبادہ بن نسی، جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی حدیث کے مطابق روایت کی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کا ارشاد گرامی اس کے متعلق کیا ہے؟ فرمایا کہ چنگاری ہے جو تم اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پہنو گے یا اسے لٹکاؤ گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ف۔ ایسی ہی بکثرت احادیث مطہرہ کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم قرآن مجید کی اجرت لینا جائز نہیں ہے اکثر متقدمین بھی اسی کے قائل تھے لیکن قرون اولیٰ جیسی حالت نہ رہنے کے باعث متاخرین علماء نے اس کی اجازت دی ہے بہرحال تقویٰ وہ ہے اور فتویٰ یہ ہے لہٰذا عمل کرنے والا اپنے حوصلے کے مطابق جس پر چاہے عمل کرسکتا ہے نہ وہ راستہ بند ہے اور نہ یہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ۔

## بَابٌ فِيْ كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ

۲۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا فَنَزَلُوْا بِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا بِكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَّنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ يَعْنِيْ رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِنِّيْ لَأَرْقِيْ وَلٰكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُوْنَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لِيْ جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهٗ قَطِيْعًا مِّنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتّٰى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوْا اقْتَسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهٗ فَغَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

## معالج کا اجرت لینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے لیے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے آکر کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن فائدہ نہیں ہوا کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کر دوں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لیے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ میرے لیے کوئی انعام مقرر کر دو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔ ف

ف:۔ اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیات قرآنیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مسلم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلام الٰہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حصہ کا مطالبہ کر کے اور وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تاکہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ نہ رہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَخِيْهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حسین بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ان کے بھائی معبد بن سیرین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۲۶ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

خارجہ بن صلت نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ بھلائی والے شخص (رحمتِ دو عالم) کے پاس سے تشریف لا رہے ہیں لہٰذا ہمارے اس آدمی پر دم کر دیجیے۔ پس وہ ایک دیوانے کو لے کر آئے جسے رسیوں سے باندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے صبح و شام تین روز تک سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جب ختم کرتے تو منہ میں تھوک جمع کر کے تھوک دیتے۔ پس وہ ایسا ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہے پس انہوں نے انعام کے طور پر کوئی چیز دی یہ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ سے ذکر کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھالو مجھے اپنی عمر کی قسم لوگ جھوٹی جھاڑ پھونک سے کھاتے ہیں اور تم نے

## بَابٌ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ۔

## حجام کا اجرت لینا

۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن ... قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ۔

کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ۔

ابن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے کی اجازت مانگتے رہے لیکن آپ نے انہیں اس سے منع فرما دیا وہ برابر سوال کرتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دینا اور اپنے غلام کو۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اگر آپ اسے پلید جانتے تو اسے عطا نہ فرماتے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تو اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں۔

اس باب کی چاروں حدیثوں میں سے پہلی دو حدیثوں سے پچھنے یعنی سینگی لگوانے کی اجرت ناجائز ثابت ہو رہی ہے اور اگلی دونوں حدیثوں سے جواز ثابت ہو رہا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو خود اجرت دی۔ لہٰذا پچھلی حدیثوں کو ناسخ سمجھنے کے بغیر چارہ کار نہیں اور فتویٰ اس کی اجرت کے جواز پر ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں جبکہ سینگی لگوانے سے ہزاروں منزل آگے معاملہ پہنچ گیا یعنی اب تو بات اپریشن تک آ پہنچی ہے لہٰذا حالات حاضرہ کے تحت معالجہ کی اجرت کے بغیر گزارہ نہیں ہے اس لیے اہل علم حضرات کا فتویٰ اس کے جواز کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

## لونڈیوں کی کمائی کا بیان

۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ ابْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَانَا عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هٰكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخُبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ۔

طارق بن عبدالرحمٰن قرشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی مجلس کی طرف آئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج ہمیں منع فرمایا ہے پس کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے مگر جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرے اور اپنی انگلیوں کے اشارے سے کہا جیسے روٹی پکانا، چرخہ کاتنا اور روئی دھنتا وغیرہ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتّٰى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ۔

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، عبیداللہ بن ہریران کے والد ماجد، ان کے والد محترم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے حاصل کی ہے۔

## بَابٌ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ۔

## نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اگر نر والا دوسرے کی مادہ پر اپنا جانور چھوڑنے کی اجرت لے تو از روئے احادیث یہ جائز نہیں ہے۔ اس مرحلے پر ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور احسان کا مالی صلہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ اس فعل کا معاوضہ لینے کی ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي الصَّائِغِ۔

## سُنار کا بیان

۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا

علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوماجدہ نے فرمایا۔ میں نے ایک لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کسی نے کان کاٹ دیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے ہم ان کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بات تو قصاص تک پہنچ گئی کسی حجام

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ اُدْعُوْا لِيْ حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ وَهَبْتُ لِخَالَتِيْ غُلَامًا وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ يُّبَارَكَ لَهَا فِيْهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيْهِ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا۔

کو میرے پاس بلا کر لاؤ تاکہ اس سے قصاص لے۔ جب حجام کو بلا لیا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید ہے کہ انہیں اس میں برکت ہوگی۔ پس میں نے ان سے کہا کہ اسے کسی حجام، سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيُّ عَنْ اَبِيْ مَاجِدَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمَعْنَاهُ۔

علاء بن عبد الرحمٰن حرقی نے بنی سہم کے فرد ابو ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے پھر معناً پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، علاء بن عبد الرحمٰن، ابو ماجدہ سہمی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

## بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ۔

## جو غلام بیچا جائے اور اس کا مال ہو

۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُّؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا غلام بیچا جس کا مال بھی ہو تو مال بیچنے والے کا ہوگا مگر جبکہ خریدار شرط کرلے اور جس نے کھجور کا درخت بیچا جس میں پیوند لگا ہوا ہو تو پھل بیچنے والے کا ہوگا مگر جب کہ خریدار شرط کرلے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ النَّخْلِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلام کے متعلق روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھجور کے درخت کے متعلق روایت کی ہے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنا غلام فروخت کیا اور اس کے پاس مال ہو تو وہ بیچنے والے کا ہے مگر جبکہ خریدار شرط کرلے۔

## بَابٌ ۱۳ فِي التَّلَقِّي۔

## تاجروں سے پہلے ملنا

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے اور مال کے لیے آگے جا کر نہ ملے بلکہ اسے منڈیوں میں پہنچنے دے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ۔

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر مال خریدنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی آگے جا کر مال کا سودا کرلے تو مال والے کو بازار میں پہنچ جانے پر اختیار ہو گا (کہ بیع قائم رکھے یا توڑ دے) امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ سفیان نے فرمایا کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے جیسے یہ کہنا کہ دس روپے کی میرے پاس اس سے بہتر چیز ہے۔

## بَابٌ ۱۴ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ۔

## نجش کی ممانعت

۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نرخ بڑھانے کے لیے مل بھگت کے ساتھ بولی نہ لگاؤ۔

ف۔ ایک آدمی کو چیز خریدنا تو منظور نہیں لیکن اس کے مالک سے مل کر یا بغیر ملے دوسرے خریدار کو دھوکا دینے کی خاطر قیمت لگا دیتا ہے تاکہ دوسرا خریدار اس سے بڑھ کر قیمت دے کر خرید لے۔ یہ اپنے مسلمان بھائی کو دھوکا دینا اور بدخواہی کا مظاہرہ کرنا ہے جو اسلامی اخوت و محبت کے سراسر منافی ہے۔ مسلمانوں کا چونکہ اس وعدۂ الٰہی پر یقین ہوتا ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہِ ھُوَخَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا (۷۳: ۲۰) بہتر اور بڑے ثواب کی صورت میں پاؤ گے۔

لہٰذا وہ اپنے لیے ایسے اعمال آگے بھیجے کا جن کا اچھا صلہ ملے۔ اپنے لیے ایسے درخت بوئے گا جن کے پھل میٹھے اور لذیذ ہوں۔ وہ ہرگز اپنے لیے کانٹے دار درخت بونا پسند نہیں کرتا اور نہ ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹ کر لے جائیں۔ وہ خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے تاکہ خالق و مالک اس پر رحم فرمائے۔ وہ خدا کے بندوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تاکہ ابدی زندگی میں اسے نقصان نہ پہنچے اگر وہ مسلمان کو دھوکا دینا اور ظلم و ستم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا تو اس کا سبب یہی ہے کہ آخرت اور وہاں کی سزا و جزا پر اس کا ایمان لانا محض رسمی ہے وہ خوف خدا اور خطرۂ روز جزا سے عاری ہو چکا ہے ورنہ ایسے اعمال و افعال کے نزدیک جانے کی وہ ہرگز جرأت نہ کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۱۵ فِی النَّھْیِ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

## دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت

۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا اَبُوْ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقُلْتُ مَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا یَکُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کے مال کا سودا نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ دیہاتی کے مال کا سودا کرنا کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی کوئی دلالی نہ ہو۔

۴۵- حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ الزِّبْرِقَانِ اَبَا ھَمَّامٍ حَدَّثَھُمْ قَالَ زُھَیْرٌ وَکَانَ ثِقَةً عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَا اَبُوْ ھِلَالٍ نَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ یُقَالُ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَھِیَ کَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا یَبِیْعُ لَهٗ شَیْئًا وَّلَا یَبْتَاعُ لَهٗ شَیْئًا۔

حسن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کا سودا نہ کرے خواہ وہ اس کا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے حفص بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوہلال، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے، یہ جامع کلمہ ہے یعنی اس کی کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ اس کے لیے کوئی چیز خریدے۔

۴۶- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمِ الْمَکِّیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ بِحَلُوْبَةٍ لَهٗ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ

سالم مکی سے ایک اعرابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وہ ایک دودھ والی اونٹنی لے کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ٹھہرا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری کسی دیہاتی کا سودا کرے لہٰذا تم

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اِلَى السُّوْقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِيْ حَتّٰى اٰمُرَكَ وَاَنْهَاكَ۔

بازار جا کر دیکھو کہ تم سے کون سودا کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشورہ کر لینا تو میں تمہیں فروخت کرنے کے لیے کہہ دوں گا یا اس سے بیچنے سے روک دوں گا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو روزی دیتا ہے۔

## باب مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا۔

## جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے ناپسند کیا

۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلِبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قافلے والوں سے آگے جا کر سودا نہ کرو اور ایک کے سودے پر کوئی دوسرا سودا نہ کرے اور اونٹنی یا بکری کا دودھ نہ روکا کرو جو ایسا جانور خریدے تو دوہنے کے بعد اسے دونوں میں سے بہتر صورت کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو واپس کر دے نیز ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خرید لی تو تین دن تک اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اسے واپس کر دے نیز گندم کے علاوہ ایک صاع کوئی سا اناج بھی دے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيْمِيُّ نَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

عبد اللہ بن مخلد تمیمی، ابن ابراہیم مکی، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبد الرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خرید کر اس کا دودھ دوہ لیا تو پسند کرتا ہو تو اسے رکھ لے اور ناپسند کرتا ہو تو دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں ادا کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٥١- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

جمیع بن عمیر تیمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والا جانور خریدا تو تین دن تک اسے اختیار ہے۔ اگر اسے واپس کرے تو ساتھ ہی اس کے دودھ کے برابر یا اس سے دو چند گندم ادا کرے۔

ف۔ جانور کا دودھ کئی روز تک اس کے تھنوں میں روک کر فروخت کرنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ گاہک سے زیادہ قیمت وصول ہو سکے گی۔ وہ بے خبری میں یہی سمجھے گا کہ یہ جانور تو بہت دودھ دیتا ہے اور واقعی قیمت سے زیادہ دے کر اسے خرید لے گا۔ جانور کے مالک کی یہ حرکت صریح دھوکا ہے جو ایک مسلمان کی شان کے ہرگز شایاں نہیں کیونکہ دھوکا دے کر جتنی زائد رقم وصول کرنے میں کامیاب ہوا وہ محض دھوکے سے حاصل کی ہے جو اس کے لیے قطعاً جائز نہیں بھلا مسلمان ایسے حربوں سے اپنی پاک روزی کو کب پلید کرنے لگا ہے جبکہ ان کے خالق و مالک نے صاف صاف فرما دیا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (٢: ١٨٨) اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

## بَابٌ ١٧ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ۔

## ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

٥٢- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو بنی عدی بن کعب کے ایک فرد تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا مگر خطار کار۔ میں (محمد بن عمر بن عطار) نے سعید بن مسیب سے عرض کی کہ آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ فرمایا کہ حضرت معمر بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جن چیزوں پر لوگوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوز وہ ہے جو مال کو بازار میں نہ پہنچنے دے۔

٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ نَا أَبِي ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ

محمد بن یحییٰ بن فیاض ان کے والد ماجد ابن المثنیٰ یحییٰ بن فیاض، ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ نے فرمایا۔ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ نے کہا کہ یہ امام حسن بصری سے مروی ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اسے امام حسن بصری سے روایت نہ کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمارے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبَزْرَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ.

باب ۱۸ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ.

۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ.

باب ۱۹ فِي التَّسْعِيرِ.

۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلِمَةٌ.

۵۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ

نزدیک یہ حدیث باطل محض ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جید بن مسیب ذخیرہ کیا کرتے تھے کھجور کی گٹھلیوں، جانوروں کے چارے اور بیجوں کا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے احمد بن یونس سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارے کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ اسلاف اس کے ذخیرے کو ناپسند فرماتے تھے اور میں نے ابوبکر بن عیاش سے پوچھا تو فرمایا کہ روک سکتے ہو۔

## درہموں کو توڑنے کا بیان

احمد بن حنبل، معتمر، محمد بن فضاء ان کے والد ماجد علقمہ بن عبد اللہ کے والد محترم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سکہ رائج الوقت کو توڑنے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ کسی ضرورت کے تحت ہو۔

## نرخ مقرر کرنا

محمد بن عثمان دمشقی، سلیمان بن بلال، علاء بن عبد الرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ نرخ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ دعا کروں گا، پھر ایک شخص نے آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! بھاؤ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ گھٹاتا بڑھاتا ہے اور میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں کہ میں نے کسی پر بھی زیادتی نہ کی ہو۔

انس، قتادہ اور حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں لہٰذا ہمارے لیے نرخ مقرر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے وہی رزق کی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُطَالِبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ۔ ملوں کہ تم میں سے کسی کا مجھ سے مطالبہ نہ ہو، جانی یا مالی زیادتی کا۔

ف۔ حکومت کا کسی چیز پر کنٹرول کرنا یعنی اس کا نرخ مقرر کرنا اس حالت میں ظلم ہے جبکہ ایسا کرنے سے کتنے ہی آدمیوں کا واقعی نقصان ہو۔ اگر سرمایہ دار اپنے مال کی منہ مانگی قیمت وصول کریں اور آپس کی ملی بھگت اور ذخیرہ اندوزی سے غریب عوام کو لوٹ رہے ہوں تو ایسے حالات میں حکومت کا نرخ مقرر کر دینا اور ذخیرہ اندوزوں کو مال کھلی مارکیٹ میں لانے پر مجبور کر دینا غریب عوام کے ساتھ ہمدردی ہے۔ راشن بندی یا زرمبادلہ کمانے کے باعث بعض اجناس کو حکومت خود خریدتی ہے جس کے باعث حکومت جس جنس کو خریدتی ہے اس کی مقدار اور قیمت کا قبل از وقت اعلان کر دیتی ہے۔ مثلاً پچھلے سال حکومت نے پچاس من گندم خریدی۔ اس سال گندم کی فصل مارکیٹ میں آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان کر دیا جاتا ہے کہ امسال حکومت اتنے لاکھ ٹن گندم خریدے گی اور ساٹھ روپے من خریدی جائے گی جب تک حکومت کی معینہ مقدار حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی شخص کھلی مارکیٹ میں اپنی زائد گندم برائے فروخت لے جانے کا مجاز نہیں ہوگا۔ ایسی خریداری تین وجہ سے غیر شرعی اور ظلم قرار پاتی ہے۔

۱۔ نرخ وہ ہوتا ہے جو فریقین یعنی بائع اور مشتری کی رضامندی سے قرار پائے لیکن یہاں حکومت خود بھاؤ مقرر کر کے اعلان کر دیتی ہے خواہ اجناس فروخت کرنے والوں کو وہ منظور ہو یا نہ ہو۔ یہ بیع کا شرعی طریقہ کہاں ہوا اور بالخیار والی گنجائش بھی سرے سے مفقود کہ مشتری نے بائع کو مجبور محض بنا دیا کہ اس تجارت میں اس کی مرضی کو سرے سے دخل ہی نہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہوتا ہے کہ جب حکومت اپنی معینہ مقدار خرید لیتی ہے اور باقی کاشتکاروں کو اپنی اجناس کھلی مارکیٹ میں لانے کی اجازت مل جاتی ہے تو منڈی کا بھاؤ عموماً اس بھاؤ سے اونچا ہوتا ہے جس پر گورنمنٹ نے خریداری کی ہوتی ہے۔ حکومت نے مثلاً ساٹھ روپے من فی گندم خریدی تو اب منڈی میں تقریباً ستر روپے من بکے گی۔ یوں ایک جانب دیہات کے کاشتکاروں کو منڈی کی نسبت دس روپے من کم وصول ہوئے اور دوسری جانب دیہات کا غیر کاشتکار طبقہ اپنی ضروریات کے لیے ستر روپے من گندم خریدے گا۔ حکومت اپنے اس طریقۂ خریداری کا یہ عذر پیش کیا کرتی ہے کہ ہم جس بھاؤ خریدتے ہیں راشن میں اسی بھاؤ پبلک کو کھلا دیتے ہیں بلکہ خزانۂ عامرہ پر بوجھ ڈال کر راشن میں پبلک کو پچپن روپے فی من دیتے ہیں لہٰذا ہم تے پبلک کے ساتھ کسی حد تک ہمدردی کا اظہار ہی کیا ہے اور ظلم یا ناانصافی کا تو ہمارے اس فعل میں ذرا بھی داخل نہیں ہے۔ یہ وضاحت حکمران طبقے کے مطمئن ہو جانے کے لیے ممکن ہے کافی ہو لیکن ہماری سمجھ بوجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ کاشتکاروں کو حکومت کے ہاتھوں مثلاً ساٹھ روپے من گندم فروخت کر کے منڈی کی نسبت دس روپے فی من کم ملے اور ان کے کاشتکار دیہاتی بھائی منڈی سے ستر روپے فی من گندم خرید کر کھائیں جبکہ اسی گندم کو شہر میں بسنے والے ملازم مزدور اور تاجر لوگ حکومت کی بدولت پچپن روپے من اڑائیں تو انصاف کی ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہی نظر آئیں گے یا کافی اونچے نیچے؟ حضور والا! اس کا صرف یہی حل ہے کہ قیمت مقرر کیے بغیر حکومت اپنی معینہ مقدار کے مطابق تمام اجناس کھلی منڈی سے مقابلے پر خریدے اور زائد از ضرورت اجناس کا کاشتکاروں کو ذخیرہ نہ کرنے دے۔ اس کے علاوہ باقی تمام حدود و قیود ہمیں تو غیر شرعی نظر آتی ہیں اور ہمیں اس میں جانب داری کی لو آ رہی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲- پچھلے سال مثلاً حکومت نے پچاس روپے من گندم خریدی اور امسال ساٹھ روپے من خریدنے کا ارادہ ہے تو حکومت اس قیمت کا گندم کی فصل آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان فرما دیتی ہے تاکہ بڑے بڑے سرمایہ دار جن کے پاس گندم کے وافر سٹور ہیں وہ پچھلی قیمت کے باعث نقصان نہ اٹھائیں بلکہ اگلی قیمت کو مدِنظر رکھتے ہوئے آج سے ہی دس روپے من نرخ اور بڑھا دیں۔ معلوم نہیں یہ ملک کے غریب عوام کی ہمدردی میں کیا جاتا ہے یا بیچارے سرمایہ داروں کے مسکین طبقے پر رحم و کرم کی بارش برسائی جاتی ہے؟

۳- نرخ وہ ہوتا ہے جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت جس روز چاہے منڈی سے خریدے یا اس منڈی کے ملحقہ کاشتکاروں سے لیکن نرخ وہی ہو جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت کا ایک طرفہ نرخ مقرر کر دینا کسی طرح بھی شرعی نہیں ہو سکتا اور اس میں کاشتکاروں کے ساتھ زیادتی بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۲۰- فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ۔

## ملاوٹ کرنے کی ممانعت

۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کس طرح بیچتے ہو۔ اس نے آپ کو بتا دیا۔ پس آپ پر وحی کی گئی کہ اپنا ہاتھ تو اس میں داخل کیجئے آپ نے اس میں اپنا دستِ مبارک داخل کیا تو وہ (اناج) گیلا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا۔

حسن بن صباح نے یحییٰ سے روایت کی ہے کہ سفیان لَيْسَ مِنَّا کی لَيْسَ مِثْلَنَا تفسیر کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

## باب ۲۱- فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ۔

## بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان

۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار رہتا ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ماسوائے بیع خیار کے۔

۶۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اسے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه أو يقول أحدهما لصاحبه اختر.

کیا یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تمہیں اختیار ہے۔

٦١- حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک ایک، دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر جبکہ اختیار باقی رکھنا بیان کر دیں اور اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ چیز واپس کرنے کے خدشے کی وجہ سے اپنے ساتھی سے جدا ہو۔

٦٢- حدثنا مسدد نا حماد عن جميل بن مرة عن أبي الوضيء قال غزونا غزوة لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم أقاما بقية يومهما وليلتهما فلما أصبحا من الغد حضر الرحيل قام إلى فرسه يسرجه فندم فأتى الرجل وأخذه بالبيع فأبى الرجل أن يدفعه إليه فقال بيني وبينك أبو برزة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم فأتيا أبا برزة في ناحية العسكر فقالا له هذه القصة فقال أترضيان أن أقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال هشام بن حسان حدث جميل أنه قال ما أراكما افترقتما.

ابو الوضی کا بیان ہے کہ ہم نے ایک جہاد کیا جس کے دوران ایک منزل پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے غلام کے بدلے گھوڑا فروخت کیا۔ پھر اس روز باقی وقت اور رات کو دونوں (بائع و مشتری) اکٹھے رہے۔ اگلی صبح کو جب کوچ کرنے لگے تو گھوڑے والا اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا نادم ہو کر پس دوسرے کے پاس آیا اور بیع فسخ کرنے کو کہا۔ دوسرے نے اسے گھوڑا دینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ کریں گے پس، دونوں حضرت ابو برزہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو لشکر کے ایک جانب تھے۔ دونوں نے آپ سے واقعہ عرض کر دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم دونوں راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دوں؛ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ ہشام بن حسان نے کہا کہ جمیل کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میری نظر میں تم دونوں جدا نہیں ہوئے۔

٦٣- حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي قال مروان الفزاري أخبرنا عن يحيى بن أيوب قال كان أبو زرعة إذا بايع رجلا خيره قال

ایوب کا بیان ہے کہ ابو زرعہ جب کسی سے سودا کرتے تو اسے اختیار دیتے پھر کہتے کہ آپ مجھے اختیار دیں اور کہتے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي فَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ عَنْ تَرَاضٍ۔

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں جدا نہ ہوں مگر رضامندی کے ساتھ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر انہوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف ظاہر کر دی تو دونوں کو اللہ تعالیٰ اس سودے میں برکت دے گا۔ اگر انہوں نے کچھ چھپایا اور غلط بیانی سے کام لیا تو ان کے سودے سے برکت جاتی رہے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور حماد اور ہمام نے ہمام کی روایت میں یہ بھی فرمایا۔ یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں یا تین دفعہ کا اختیار دے دیں۔

## بَابٌ ۲۲ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ۔

## اقالہ کی فضیلت

۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے درگزر فرمائے گا۔

ف۔ زید غریب ہے اور بکر مالدار۔ بکر اگر سودے میں زید کی غربت کو مدنظر رکھے اور زید اگر سودے کو پھیرنا چاہے تو واپس کرنے اور اس کی غربت کے پیش نظر بیع کو فسخ کر دے سودے میں غریب بھائی کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا بہت بڑی نیکی اور اعلیٰ درجے کی خیرات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ ۲۳ فِي مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

## ایک سودے میں دو سودے کرنا

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک سودے میں دو سودے کیے تو اس کا سودا وہی ہے جو کم قیمت والا ہو ورنہ سود شمار ہو گا۔

ف۔ دو قیمتوں سے مراد یہ ہے کہ زید مثلاً بجلی کے پنکھوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے پنکھوں کی دو قیمتیں رکھی ہوں کہ اگر کوئی نقد خریدے تو پانچ سو روپے میں مل جائے گا اور ادھار یا قسطوں پر لے تو چھ سو روپے میں ملے گا۔ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



حالت میں اصل قیمت پانچ سو روپے قرار پائے گی اور جتنے پنکھے ادھار یا قسطوں پر فروخت کر کے چھ سو روپے فی پنکھا وصول کرے گا تو ایسے ہر پنکھے کی شرعی قیمت بھی پانچ سو روپے ہی ہوگی اور سو روپیہ فی پنکھا جو زائد وصول کیا وہ سود شمار ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۲۴ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ۔

### بیع عینہ کی ممانعت

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحٰقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوا إِلٰى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، حیوۃ بن شریح جعفر بن مسافر تنیسی، عبداللہ بن یحییٰ برلسی، حیوۃ بن شریح اسحٰق ابو عبدالرحمٰن، سلیمان، ابو عبدالرحمٰن خراسانی، عطا خراسانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے اور بیل گایوں کی دمیں پکڑنے لگو گے اور کاشتکاری میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی کو تم پر مسلط کر دے گا جب تک اپنے دین کی طرف نہیں لوٹ گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث کے یہ الفاظ جعفر بن مسافر تنیسی کے ہیں۔

---

ف۔ ایک ہی چیز کی نقد قیمت کچھ ہو اور ادھار قیمت کچھ۔ اسے بیع عینہ کہتے ہیں۔ نقد قیمت سے ادھار والی قیمت جتنی زیادہ ہو وہ اضافہ شرعاً سود شمار ہوتا ہے۔ یہ تجارت کے پردے میں سود کھانے کی ترکیب ہے جس سے ذلت و رسوائی پوری قوم کا مقدر ہو جاتی ہے کیونکہ ہمدردی اور ایثار کے جذبات اس کے باعث مفقود ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۲۵ فِي السَّلَفِ۔

### بیع سلف کا بیان

۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

عبداللہ بن کثیر نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ پھلوں میں سال، دو سال یا تین سال کا سلف کیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو پھلوں کا سلف کرے تو پیشگی قیمت دیتے وقت تول مقرر ہو، وزن مقرر ہو اور مدت مقرر ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٦٩ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

٧٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ۔

٧١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ۔

## بَابٌ ٢٦ فِي السَّلَمِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا۔

٧٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، محمد یا عبد الرحمٰن بن مجالد کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ کا سلف میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ پس میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے دور میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی، شعبہ، عبد اللہ بن ابو مجالد اور عبد الرحمٰن نے ابن مجالد سے اس حدیث سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مجالد نے درست کہا اور شعبہ سے اس روایت میں غلطی واقع ہو گئی ہے۔

ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں علاقہ شام میں جہاد کیا۔ پس شام کے کسانوں میں سے ہمارے پاس کسان آتے تو ہم نے ان سے گندم اور تیل میں سلف کیا جس کا نرخ اور مدت مقرر کر لیتے ان سے کہا گیا کہ یہ اس سے کرتے ہو گے جس کے پاس یہ چیزیں ہوں گی؟ فرمایا کہ ہم ان سے پوچھا نہیں کرتے تھے۔

## کسی خاص درخت کے پھل میں سلف کرنا

ایک نجرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کھجوروں میں سلف کیا اس سال کھجوروں میں بالکل پھل نہ آیا۔ پس وہ اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ فرمایا کہ تم کس چیز کے بدلے اس کا مال لے رہے ہو؟ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

## باب ۲۷ السَّلَفُ لَا يُحَوَّلُ۔

۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

## باب ۲۸ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

۷۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

کا مال اسے واپس دو پھر فرمایا کہ کھجوروں میں سلف نہ کیا کرو مگر جب ان کی پختگی ظاہر ہو جائے۔

## جس میں سلف کیا اسے نہ بدلے۔

محمد بن عیسیٰ، ابو بدر، زیاد بن خیثمہ، سعد طائی، عطیہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز کی پیشگی قیمت دے تو اسے دوسری چیز کی طرف نہ پھیرے۔

## قدرتی نقصان کو وضع کرنا

عیاض بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص کے پھلوں کو قدرتی آفت آگئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو اس نے خریدے تھے۔ لہٰذا اس پر قرض بہت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے صدقہ دو پس لوگوں نے اسے خیرات دی لیکن وہ اتنا مال نہ ہوا جس سے اس کا قرضہ ادا ہو جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہ سے فرمایا کہ جو کچھ موجود ہے اسے لے لو اور اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

سلیمان بن داؤد مہری اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن جریج، محمد بن معمر، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پھل خرید و اپنے بھائی سے پھر اسے قدرتی آفت آ جائے تو تمہیں اپنے بھائی سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ہے۔ تم کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال ناحق لو گے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۹ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ۔

## قدرتی آفت کا بیان

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عثمان بن حکم، ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا۔ قدرتی آفت سے ہر وہ ظاہری نقصان ہے جو فصل کو تباہ کر دے جیسے بارش، پالا، ٹڈی، آندھی اور جھلسنا وغیرہ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ۔

عثمان بن حکم سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ قدرتی آفت اسے شمار نہیں کیا جائے گا جس کے باعث تہائی سے کم مال کا نقصان ہو۔ یحییٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں یہی دستور چلا آتا ہے۔

باب ۳۰ فِي مَنْعِ الْمَاءِ۔

## پانی روکنے کا بیان

۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے کوئی کسی کو نہ روکے تاکہ گھاس بھی بچی رہے۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور مسافر کو اس سے روکے۔ دوسرا وہ جو اپنا مال بیچنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی امام نے اسے کچھ دیا تو وعدہ پورا کرے اور نہ دے تو وہ پورا نہ کرے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ وَأَخَذَهَا۔

جریر نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً حدیث مذکورہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور مال بیچتے ہوئے کہے کہ خدا کی قسم مجھے اتنی قیمت ملتی تھی تاکہ دوسرا اسے سچا سمجھ کر چیز خرید لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

بہیسہ نامی عورت نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی پس اپنا منہ آپ کے کرتہ مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا پانی۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ چیز کونسی ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ اگر تم نیکی کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

---

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ نَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبُو خِدَاشٍ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ۔

علی بن جعد لؤلوی، حریز بن عثمان، حبان ابن زید شرعبی قرن کا ایک آدمی مسدد بن یونس، حریز بن عثمان، ابوخداش نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تین دفعہ جہاد کرنے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزوں میں مسلمان شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں۔ حدیث کے یہ الفاظ علی بن جعد لؤلوی کے ہیں۔

## بَابٌ ۳۱ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

## زائد پانی فروخت کرنا

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار، عمرو بن دینار، ابوالمنہال نے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جو ضرورت سے بچ رہے۔

## بَابٌ ۳۲ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ۔

## بلی کی قیمت کا بیان

۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ

ابراہیم بن موسیٰ رازی اور ربیع بن نافع ابوتوبہ اور علی بن بحر، عیسیٰ، اعمش، سفیان نے حضرت جابر بن عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَا ثَنَا عِيْسٰى وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ أَخْبَرَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمرو بن زید صنعانی، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

## باب ۳۳ فِيْ أَثْمَانِ الْكِلَابِ۔

## کتوں کی قیمت کا بیان

۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمٰن حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کے نذرانوں سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اس زمانے میں جبکہ انسان کو انسان سے ہمدردی کم عداوت زیادہ ہو گئی ہے اور ایک علاقے یا ملک کے انسان دوسرے علاقے یا ملک کے انسانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور مہلک سے مہلک ہتھیار دوسرے انسانوں کو ختم کرنے کے لیے ایجاد کیے جا رہے ہیں تو پلید جانوروں کی محبت بھی زوروں پر ہے بعض انسانوں کو کتوں سے تو دیوانہ وار پیار ہے۔ بعض کتے سرمایہ داروں کے یہاں ہزاروں میں بیچے اور خریدے جا رہے ہیں حالانکہ کتے کی قیمت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں اور پھر کتوں کی اتنی خدمت کرتے ہیں جتنی اس طبقے میں والدین کی خدمت بھی نہیں کی جاتی۔ یہ قیامت کی ایک نشانی اور انسانیت کا جنازہ نکالنے کے سوا اور کیا ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُوْ تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِيْ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا۔

ربیع بن نافع ابوتوبہ، عبیداللہ بن عمرو، عبدالکریم، قیس بن حبتر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ اگر کتے کا مالک قیمت طلب کرنے آئے تو اس کے ہاتھوں میں مٹی بھر دینا۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

ابوالولید طیالسی، شعبہ، عون بن ابوجحیفہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، معروف بن سوید جذامی علی بن اباح لخمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال نہیں ہے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور زانیہ کی کمائی۔

## بَابٌ ۳۷ فِيْ ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

## شراب اور مردار کی قیمت کا بیان

۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهُ۔

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح عبد الوہاب بن بخت، ابو الزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو، مردار کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو خنزیر کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا أَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جبکہ اس سے کشتیوں کو چکنی اور کھالوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اسے چراغوں میں جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا لیکن انہوں نے اسے پگھلایا پھر فروخت کرکے اس کی قیمت کھائی۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

محمد بن بشار، ابو عاصم، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابو حبیب، عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ حرام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ۔

۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ۔

خالد بن عبد اللہ نے برکہ ابوالولید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکن (حجر اسود یا رکن یمانی) کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا پس آپ نے نگاہ مبارک آسمانوں کی طرف اٹھائی اور ہنسے۔ پس تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا تھا پس انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام فرماتا ہے تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا۔ خالد بن عبد اللہ کی حدیث میں رَأَيْتُ کا لفظ نہیں کہا ہے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے۔

۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابن ادریس اور وکیع، طعمہ بن عمرو جعفری، عمرو بن بیان تغلبی، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شراب فروخت کی تو گویا اس نے خنزیر کے گوشت کو صاف کیا۔

۹۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہمیں پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا ہے۔

۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابومعاویہ نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سود کے متعلق آخری آیتیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۳۵ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى۔

## قبضے سے پہلے غلے کو فروخت کرنے کا بیان

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اناج خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کرلے۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اناج خریدتے تو ہمارے پاس آدمی بھیجا جاتا جو ہم سے کہتا کہ جس مکان سے ہم نے اناج خریدا ہے اس سے کسی دوسرے مکان میں منتقل کرلیں اس سے پہلے کہ ہم اسے فروخت کریں۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ بازار کے بلندی والے حصے سے اناج کے ڈھیر خریدا کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منتقل کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، منذر بن عبید مدنی، قاسم بن محمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ تول کر خریدے ہوئے غلے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَاعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًى۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلہ خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک اسے تول نہ لیا جائے۔ ابوبکر نے یہ بھی کہا۔ میں (طاؤس) حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یہ کیوں؟ فرمایا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ میعاد مقرر کرکے سونے کے بدلے اناج خرید لیتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٠٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ۔

مسدد اور سلیمان بن حرب، حماد.... مسدد، ابو عوانہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو جب تک قبضہ نہ کرلے اُسے فروخت نہ کرے۔ سلیمان بن حرب نے حتیٰ یستوفیہ کہا ہے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا، میرے خیال میں ہر چیز کا حکم اناج کی طرح ہے۔

١٠٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُبْلِغَهُ إِلَى رَحْلِهِ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں مار پڑتی تھی جب کہ وہ اناج خریدتے اور اپنے گھر لے جانے سے پہلے اُسے فروخت کر دیا کرتے۔

١٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

ابوالزناد نے عبید اللہ بن حنین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے بازار سے تیل خریدا۔ جب میں نے اُسے قیمت ادا کر دی تو مجھے ایک آدمی ملا جو مجھے اچھا خاصا نفع دینے لگا۔ میں نے چاہا کہ اس کے ہاتھوں فروخت کر دوں کہ ایک آدمی نے پیچھے سے میری کلائی پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت تھے۔ فرمایا کہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کیجئے جب تک آپ اپنے گھر نہ لے جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی جگہ چیز کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جہاں سے خریدی ہو، یہاں تک کہ خریدار اُسے اپنے گھر لے جائے۔

ف۔ دریں ایام تاجر حضرات اس شرعی اصول کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں۔ ایک منڈی سے مال خریدتے ہیں اور دوسرے سے سودا کر کے اسی منڈی سے مال دوسرے کو فروخت کر دیتے ہیں اور پہلا خریدار اس جگہ سے مال کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



اٹھاتا ہی نہیں جہاں سے خریدا تھا۔ بعض اوقات کئی روز تک اسی منڈی میں مال کو رکھوا دیا جاتا ہے اور نفع ملنے پر اسی جگہ سے دوسرے کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ شرعی اصول تجارت کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۳۶ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ۔

## سودے کے وقت کہنا کہ دھوکا نہ دینا

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ بیع میں دھوکا کھا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ پس وہ آدمی جب بھی سودا کرتا تو کہہ دیا کرتا کہ دھوکا نہ دینا۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا جبکہ اُس کی عقل میں کمزوری تھی۔ اس کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! فلاں کو خرید و فروخت سے روک دیجئے کیونکہ ان کی عقل میں کمی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بُلایا اور خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بیع سے رک نہیں سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم تجارت کو چھوڑ نہیں سکتے تو سودے کے وقت کہہ دیا کرو: ہا رہا و دھوکا نہ دینا۔۔۔۔ ابو ثور نے سعید سے بھی روایت کی ہے۔

## باب ۳۷ فِي الْعُرْبَانِ۔

## عربان کا بیان

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ۔

ہمارے خیال میں یہ اس طرح ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جیسے ایک آدمی غلام خریدے یا کرائے پر جانور لے تو کہے کہ میں آپ کو ایک دینار دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں سامان نہ لوں یا کرائے پر نہ رکھوں تو جو میں نے آپ کو دیا ہے وہ آپ کا ہوگا۔

ف۔ قیمت ادا کرنے اور چیز لینے سے پہلے خریدار کا بطور سائی یا بیعانہ کچھ دینا ایک قسم کا پیشگی معاہدہ ہے اور بیع اُسی وقت واقع ہوگی جب قیمت ادا کی جائے اور مشتری اس چیز پر قبضہ کرے۔ پیشگی ایسا معاہدہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک سفر سے واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ لیکن مدینہ منورہ پہنچنے پر حضرت جابر نے اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیمت ادا کی۔ بطور بیعانہ یا سائی کچھ رقم دی ہے لیکن گاہک کسی وجہ سے اب خریدنے سے عاجز ہوجائے تو بیعانہ ضبط کرنا حرام ہے اور ایسی ہی بیع کو بیع عربان کہتے ہیں۔ اگر معاہدے کے وقت بائع نے ایسی شرط کی ہو تو شرعاً ایسی شرط کرنا محض باطل اور لغو ہے۔ دوسرے کا مال ایسی شرط کرکے ہڑپ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اگر وہ خریدنے سے عاجز ہوگیا تو اس کا بیعانہ واپس کردینا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۳۸ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ۔ ایسی چیز بیچنا جو پاس نہ ہو

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ کیا میں اس کے لیے بازار سے خرید کرلے آؤں؟ فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اُسے فروخت نہ کرو۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں حلال وہ سلف اور بیع اور نہ بیع میں دو شرطیں اور نہ منافع جس کا آدمی ذمہ دار نہ بنے اور نہ اس چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔

ف۔ بائع یا مشتری کی جانب سے کسی سودے میں دو شرطوں کا رکھنا جائز نہیں ہے، ہاں ایک شرط میں مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے کہ ایک سفر سے لوٹتے ہوئے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ انہوں نے شرط رکھی کہ مدینہ منورہ تک اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور فرمائی تھی جس سے ایک شرط کے جواز میں جائے کلام نہ رہی۔ علامہ وحید الزماں خاں صاحب کا اسی حدیث کے تحت حاشیے میں ایک شرط کو ناجائز بتانا (صفحہ ۴۶) خلافِ حدیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بابٌ ۳۹ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ۔ — بیع میں شرط کرنا

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا نَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تَرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ۔

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک اونٹ بیچا اور یہ شرط رکھی کہ اپنے گھر پہنچنے تک اسی پر سواری کروں گا۔ اس کے آخر میں حضور نے فرمایا: تم خیال کرتے ہو گے کہ تمہارے اونٹ کو لے کر تمہارے لیے دشواری پیدا کر دوں گا۔ اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی وصول کر لو۔ دونوں چیزیں تمہارے

## بابٌ ۴۰ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ۔ — لونڈی غلام کی ذمہ داری

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

حسن نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی غلام کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا: اگر تین دنوں کے اندر کوئی عیب پائے تو گواہوں کے بغیر واپس کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد عیب پائے تو گواہ پیش کرنے ہوں گے کہ خریدتے وقت یہ عیب اس میں موجود تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے۔

## بابٌ ۴۱ فِي مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا۔ — کسی نے غلام خریدا، اس سے کام لیا پھر اس میں عیب پایا

۱۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مخلد بن خفاف، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ضامن ہو وہی محاصل کا مستحق ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۴- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَخْلَدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ نَا أَبِي نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ۔

## باب ۴۲ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ

مخلد غفاری کا بیان ہے کہ میرے اور کچھ لوگوں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا۔ میں نے غلام کو ایک کام پر لگایا اور ساجھیوں میں سے ایک موجود نہ تھا۔ اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور مقدمہ ایک قاضی کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس نے مجھے حصہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے حضرت عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے ماجرا عرض کیا۔ عروہ نے ان کے پاس تشریف لا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام خریدا اور وہ اس کے پاس رہا جتنے دن اللہ نے چاہا۔ پھر اس میں عیب معلوم ہوا۔ پس اس نے یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ نے اسے واپس کروا دیا۔ سابقہ مالک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرے غلام سے کمائی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ

## جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور سودا قائم ہو

عبدالرحمان بن قیس بن محمد بن اشعث کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت اشعث نے چند غلام خمس کے غلاموں میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیس ہزار میں خریدے۔ پس حضرت عبداللہ نے قیمت مانگنے کے لیے ان کی طرف آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دس ہزار میں لیے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ ہم دونوں کسی آدمی کو تجویز کر لیتے ہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ حضرت اشعث نے کہا کہ ہم دونوں کا فیصلہ آپ خود کر دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ۔

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ بات مانی جائے گی جو مال والا کہے یا دونوں اس سودے کو چھوڑ دیں۔

ف۔ قربان جائیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیانت و فقاہت اور تقویٰ و طہارت پر کہ ایک غلام کی خرید و فروخت سے متعلق قیمت کے بارے میں حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلاف ہو گیا تو حضرت اشعث نے کسی تیسرے سے فیصلہ کروانے کے بجائے فیصلہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہی کے سپرد کر دیا۔ سبحان اللہ ہمارے امام اعظم کے امام اعظم کی دیانت و فقاہت صحابہ کرام میں بھی اس درجہ مسلمہ تھی کہ ایک فریق ہونے کے باوجود خود دوسرے فریق نے فیصلہ حضرت ابن مسعود کے سپرد کر دیا۔ جس ہستی کی فقاہت و دیانت اور تقویٰ و طہارت پر فریق ہونے کے باوجود صحابہ کرام کو اس درجہ اعتماد ہو اس پر اگر آج کے نیم ملاں چند حدیثیں پڑھ کر اعتماد نہ کریں تو کشور فقاہت کے اس فرماں روا کی جلالت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے!
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا هُشَيْمٌ اَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ بَاعَ مِنَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيْقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ۔

قاسم بن عبدالرحمان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود نے حضرت اشعث بن قیس کے ہاتھوں چند غلام فروخت کیے۔ آگے معناً یہی حدیث بیان کی اور اس میں الفاظ کچھ کم و بیش ہیں۔

## بَابٌ ۴۳ فِي الشُّفْعَةِ۔

## شفعہ کا بیان

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مشترک چیز میں شفعہ ہے خواہ وہ گھر ہو یا باغ۔ شریک کی اجازت کے بغیر اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ اگر فروخت کر دی (بغیر اجازت) تو وہی زیادہ حقدار ہے۔ جب تک اجازت نہ دے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ

سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ مقرر فرمایا ہے جو تقسیم نہ کر لیا گیا ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے نکل جائیں تو شفعہ ختم ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، حسن بن ربیع، ابن ادریس، ابن جریج، زہری، ابوسلمہ یا سعید بن مسیب یا دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمین تقسیم کر لی جائے اور اس کی حد بندی ہو گئی تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی نزدیکی کے باعث ہمسایہ زیادہ حقدار ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکان کے شفعہ کا ہمسائے کو بھی حق حاصل ہے اور اس حدیث کے مطابق دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ وَالْأَرْضِ۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر کا ہمسایہ دوسرے ہمسائے کے گھر کا زیادہ حقدار ہے اور زمین کا

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمسایہ اپنے ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ اس کا انتظار کرے جب کہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

## بَابٌ ۴۴ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ۔

## مفلس ہو جانے کی صورت میں مال والا اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عبداللہ بن مسلمہ، مالک۔ نفیلی، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل افلس فادرك الرجل متاعه بعينه فهو احق به من غيره۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی اس کے پاس اپنا ہو بہو مال پائے تو دوسرے (قرض خواہ) کی نسبت اپنے مال کا وہی زیادہ حقدار ہے۔

۱۲۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل باع متاعا فافلس الذي ابتاعه ولم يقبض الذي باعه من ثمنه شيئا فوجد متاعه بعينه فهو احق به وان مات المشتري فصاحب المتاع اسوة الغرماء۔

ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جس نے اپنا مال فروخت کیا۔ پھر خریدار مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو پھر وہ اپنا مال ہو بہو دیکھے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر مشتری مرگیا ہو تو مال والا بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

۱۲۶۔ حدثنا محمد بن عوف نا عبد الله بن عبد الجبار يعني الخبائري نا اسمعيل يعني ابن عياش عن الزبيدي عن الزهري عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال فان كان قضاه من ثمنها شيئا فما بقي فهو اسوة الغرماء وايما امرئ هلك وعنده متاع امرئ بعينه اقتضى منه شيئا او لم يقتض فهو اسوة الغرماء۔

ابوبکر بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مانند فرمایا کہ اگر وہ اس کی قیمت سے کچھ ادا کر چکا ہو تو حق باقی نہ رہا اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے اور جو مشتری فوت ہو جائے اور اس کے پاس کسی بائع کی چیز اسی طرح موجود ہو، جس کی قیمت سے کچھ ادا کیا یا نہ کیا ہو، وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

۱۲۷۔ حدثنا سليمان بن داود نا عبد الله يعني ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني ابوبكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معنى حديث مالك زاد وان كان قد قضى من ثمنها شيئا فهو اسوة الغرماء فيها قال ابوداود

سلیمان بن داؤد، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب کو ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ آگے حدیث، مالک کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا :۔ اگر اس کی قیمت سے کچھ ادا کر دیا تو وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے .....
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

عمر بن خلدہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے متعلق حاضر ہوئے جو مفلس ہوگیا تھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کرتا ہوں کہ جو مفلس ہوگیا یا مر گیا، پھر کوئی شخص اپنی ہو بہو چیز پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

## بَابٌ ۲۵ فِي مَنْ أَحْيَى حَسِيرًا۔

## مجبور ہو جانے والے جانور کو زندگی بخشنا

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى نَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ عَنْ مَنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، موسیٰ، ابان، عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمٰن حمیری، شعبی، ابان نے کہا کہ عامر شعبی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ایسا جانور پائے جس کو عاجز کر کے اس کے مالکوں نے منہ موڑ لیا ہو۔ پس یہ اُسے لے کر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اسی کا ہوگا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبید اللہ عرض گزار ہوئے:۔ آپ نے یہ کس سے روایت کی ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حماد کی حدیث ہے اور یہی سب سے واضح اور مکمل ہے۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا۔

عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمان نے شعبی سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنے جانور کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔ پھر دوسرا آدمی اُسے نئی زندگی بخش دے تو وہ اسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ کیا ہے۔ (یعنی پرورش کر کے اُسے دوبارہ زندوں میں شامل کیا ہے)۔

## بَابٌ ۲۶ فِي الرَّهْنِ۔

## رہن کا بیان

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَحْلِبُ وَيَرْكَبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جانور کا دودھ دوہا جائے گا اس کے خرچ خوراک کے بدلے میں جب کہ وہ رہن رکھا ہوا ہو اور بیٹھ پر سواری کی جائے گی خرچ کے باعث جب کہ رہن رکھا ہوا ہو اور جو دودھ دوہے اور سواری کرے خرچ اسی پر ہے ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے ۔

## باب ۴۷ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ۔

## اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا

۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ فِي حَجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

عمارہ بن عمیر نے اپنی پھوپھی جان سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ یتیم میرے زیر پرورش ہے ، کیا میں اس کے مال سے کھا سکتی ہوں ؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ، آدمی کے لیے سب سے پاک اپنی کمائی کھانا ہے اور بیٹا بھی اس کی کمائی ہے ۔

۱۳۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابو شیبہ ، محمد بن جعفر شعبہ ، حکم ، عمارہ بن عمیر ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : آدمی کا بیٹا اس کی کمائی سے ہے بلکہ اس کی بہترین کمائی ہے ، پس ان کے مالوں سے کھا سکتے ہو ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابوسلیمان راوی نے اس میں اذا احتجتم بھی کہا ہے جو منکر ہے ۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ، یا رسول اللہ ! میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے اور میرے والد محترم میرے مال کے محتاج ہیں ۔ فرمایا کہ تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کا ہے ۔ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے ۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ.

## بَابُ ۷۸ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ.

## جو اپنے مال کو اسی طرح دوسرے کے پاس پائے

۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعَ مَنْ بَاعَهُ.

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اپنے مال کو بجنسہٖ دوسرے آدمی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اس کا پیچھا کرے جس نے اُسے فروخت کیا۔

## بَابُ ۷۹ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ.

## اس مال میں سے اپنا حق لینا جو اپنی ہی تحویل میں ہو

۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ جُنَاحٍ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ.

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہندہ اُمّ معاویہ بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابو سفیان بخیل آدمی ہیں۔ اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میرے لیے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو جائے تو کیا میرے لیے کوئی مضائقہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو جائے۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت ہند نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بلاشبہ حضرت ابو سفیان کم خرچ آدمی ہیں تو کیا میرے لیے اس میں کچھ حرج ہے کہ ان کے مال میں سے اُن کی اجازت کے بغیر بچوں پر کچھ خرچ کر دیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ان پر دستور کے موافق خرچ کرو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ف۔ اگر خاوند بساط سے کم خرچ دے تو بیوی اتنا خرچ لے سکتی ہے جو بساط کے اندر ہو اور گھر میں جھگڑا فساد نہ ہو ورنہ خاوند کی مرضی کو فوقیت دے کر راضی برضا رہنا چاہیے۔ اس کے برعکس چادر سے باہر پیر پھیلانا اور بیوی بچوں کا فرمائشوں کی ایسی قطار لگاتے رکھنا کہ گھر کے آمد و خرچ کے انچارج کو قرض کے ختم نہ ہونے والے چکر میں پھنسنا

www.sirat-e-mustaqeem.com



پڑنے تو یہ بھی ظلم اندا احسان فراموشی ہے، بہرحال گھر کی خوشحالی کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ تمام افرادِ خانہ خرچ کے معاملے میں اپنی چادر کو دیکھ لیا کریں اور پیر اس سے باہر نکالنے کی بساط بھر کوشش نہ کریں ورنہ سب کو تنگ ہونا پڑے گا اور صاحبِ خانہ کو سب سے زیادہ سے

زندگانی آدمی کی اس سے ہوتی ہے تلخ تر
جو زمانے قرض کے پھندے میں پھنس کر دیکھ لے

۱۳۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ اَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوْهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَدَّاهَا اِلَيْهِمْ فَاَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ اَقْبِضِ الْاَلْفَ الَّذِيْ ذَهَبُوْا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

یوسف بن ماہک مکی کا بیان ہے کہ میں فلاں شخص کے زیرِ پرورش یتیموں کا خرچ لکھا کرتا تھا۔ انہوں نے اس شخص کو (بڑے ہو کر) ایک ہزار درہم کا مغالطہ دیا۔ جو اس نے انہیں ادا کر دیئے۔ پس میرے ہاتھ ان یتیموں کے مال سے دوگنا آگیا۔ میں نے اس شخص سے کہا تم اپنے ایک ہزار لے لو جو وہ تم سے لے گئے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ مجھ سے میرے والد محترم نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اُسے امانت ادا کر دو اور اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو جس جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَقَيْسٌ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

محمد بن علاء اور احمد بن ابراہیم، طلق بن غنام، شریک، ابن العلاء اور قیس، ابو حصین، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی اُسے امانت ادا کر دو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔

## بَابٌ فِيْ قُبُوْلِ الْهَدَايَا۔

## تحفے قبول کرنا

۱۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ مُطَرِّفٍ الرَّوَاسِيُّ قَالَا نَا عِيْسٰى هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

علی بن بحر اور عبدالرحیم بن مطرف رواسی، عیسیٰ ابن یونس بن ابو اسحاق سبیعی، ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما لیتے اور اس پر بدلہ دیا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۱ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي نا سلمة يعني ابن الفضل حدثني محمد ابن إسحق عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وايم الله لا أقبل بعد يومي هذا من أحد هدية إلا أن يكون مهاجرا قرشيا أو أنصاريا أو دوسيا أو ثقفيا.

سعید بن ابوسعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- خدا کی قسم! آج کے بعد میں کسی کا بھی ہدیہ (تحفہ) قبول نہیں کروں گا۔ ماسوائے اس کے کہ وہ مہاجر قرشی ہو یا انصاری ہو یا دوسی ہو یا ثقفی ہو۔

## باب الرجوع في الهبة.

## ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹانا

۱۴۲ - حدثنا مسلم بن إبراهيم نا أبان وهمام وشعبة قالوا نا قتادة عن سعيد ابن المسيب عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العائد في هبته كالعائد في قيئه قال همام وقال قتادة لا نعلم القيء إلا حراما.

مسلم بن ابراہیم، ابان اور ہمام اور شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے کرکے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام کا بیان ہے کہ قتادہ نے فرمایا:- نہیں جانتے ہم قے کو مگر حرام۔

۱۴۳ - حدثنا مسدد نا يزيد يعني ابن زريع نا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن طاؤس عن ابن عمر وابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل أن يعطي عطية أو يهب هبة فيرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده ومثل الذي يعطي العطية ثم يرجع فيها كمثل الكلب يأكل فإذا شبع قاء ثم عاد في قيئه.

طاؤس نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- حلال نہیں ہے کسی شخص کے لیے کہ وہ دوسرے کو عطیہ دے یا کوئی چیز ہبہ کرے پھر اُسے واپس لوٹائے ماسوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے اور مثال اس شخص کی جو عطیہ دے کر واپس لے کتے جیسی ہے جو کھاتا رہتا ہے۔ جب شکم سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے۔ پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۱۴۴ - حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أنا أسامة بن زيد أن عمرو ابن شعيب حدثه عن أبيه عن عبد الله ابن عمرو عن رسول الله صلى الله عليه و

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- مثال اس شخص کی جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹا لے کتے جیسی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



سلم قال مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقيء فيأكل قيئه فإذا استرد الواهب فليوقف فليعرف بما استرد ثم ليدفع إليه ما وهب.

## باب ۵۲ في الهدية لقضاء الحاجة.

۱۲۵ - حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح نا ابن وهب عن عمرو بن مالك عن عبيد الله ابن أبي جعفر عن خالد بن أبي عمران عن القاسم عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شفع لأخيه شفاعة فأهدى له هدية عليها فقبلها فقد أتى بابا عظيما من أبواب الربا.

## باب ۵۳ في الرجل يفضل بعض ولده في النحل.

۱۲۶ - حدثنا أحمد بن حنبل نا هشيم نا سيار وأنا مغيرة ونا داود عن الشعبي وأنا مجالد وإسمعيل بن سالم عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال أنحلني أبي نحلا قال إسمعيل بن سالم من بين القوم نحله غلاما له قال فقالت له أمي عمرة بنت رواحة ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشهده فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال إني نحلت ابني النعمان نحلا وإن عمرة سألتني أن أشهدك على ذلك قال فقال ألك ولد سواه قال قلت نعم قال فكلهم أعطيت مثل ما أعطيت النعمان قال لا قال فقال بعض هؤلاء المحدثين هذا جور وقال بعضهم

جو قے کرتا ہے اور اپنی قے کو کھالیتا ہے۔ جب ہبہ کرنے والا چیز کو واپس لینا چاہے تو موہوب لہٗ توقف کرے اور واپس لینے کی وجہ معلوم ہونے پر جو چیز دی تھی وہ اُسے واپس کردے۔

## کام کرنے کا ہدیہ لینا

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن مالک، عبید اللہ بن ابو جعفر، خالد بن ابو عمران، قاسم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی سفارش کرے اور وہ اس احسان کے باعث اس کے لیے تحفہ بھیجے اور یہ اُسے قبول کرلے تو سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے کے اندر داخل ہوگیا۔

## اولاد میں سے کسی بیٹے کو دوسروں سے زائد دینا

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے مجھے کچھ دیا۔ راویوں میں سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا کہ اپنا ایک غلام دیا۔ چنانچہ ان سے میری والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو گواہ بنا لیجیے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ دیا ہے اور عمرہ کہتی ہیں کہ میں اس بات پر آپ کو گواہ بنالوں۔ فرمایا کیا تمہارے اس کے سوا بھی بیٹے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے ہر ایک کو اتنی ہی چیز دی جتنی نعمان کو دی ہے؟ عرض کی، نہیں۔ بعض محدثین نے کہا کہ یہ ظلم ہے۔ بعض نے کہا کہ مجبوری کا فیصلہ ہے لہٰذا اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لو۔ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com



هذا تلجئة فاشهد على هذا غيري قال مغيرة في حديثه أليس يسرك أن يكونوا لك في البر واللطف سواء قال نعم قال فاشهد على هذا غيري وذكر مجالد في حديثه أن لهم عليك من الحق أن تعدل بينهم كما أن لك عليهم من الحق أن يبروك قال أبو داود في حديث الزهري قال بعضهم أكل بنيك وقال بعضهم ولدك وقال ابن أبي خالد عن الشعبي فيه ألك بنون سواه وقال أبو الضحى عن النعمان بن بشير ألك ولد غيره.

تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہارے ساتھ نیکی اور مہربانی کرنے میں سب برابر ہوں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس پر میرے سوا اور کو گواہ بناؤ۔ مجاہد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا کہ ان کا تمہارے اُوپر حق ہے کہ ان کے درمیان انصاف کرو جیسے تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی کا سلوک کریں.... امام ابوداؤد نے فرمایا حدیثِ زہری میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے اکل بنیک اور بعض نے ولدک کہا ہے۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے روایت کرتے ہوئے اس میں الک بنون سواہٗ کہا ہے اور ابوالضحیٰ نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہوئے الک ولد غیرہ کہا ہے۔

۱۴۷۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن هشام بن عروة عن أبيه قال حدثني النعمان بن بشير قال أعطاه أبوه غلاما فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الغلام قال غلامي أعطانيه أبي قال أفكل إخوتك أعطى كما أعطاك قال لا قال فاردده.

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُن کے والد ماجد نے انہیں ایک غلام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ یہ غلام کس کا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا غلام ہے، مجھے میرے والد محترم نے عطا فرمایا ہے فرمایا کہ کیا تمہارے سب بھائیوں کو دیئے جیسے تمہیں دیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کر دو۔

۱۴۸۔ حدثنا سليمان بن حرب نا حماد عن حاجب بن المفضل بن المهلب عن أبيه قال سمعت النعمان بن بشير يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعدلوا بين أبنائكم اعدلوا بين أبنائكم.

حاجب بن مفضل بن مہلب کے والد ماجد نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹوں میں انصاف کرو اپنے بیٹوں میں انصاف کرو۔

۱۴۹۔ حدثنا محمد بن رافع نا يحيى بن آدم نا زهير عن أبي الزبير عن جابر قال قالت امرأة بشير انحل ابني غلامك وأشهد لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن ابنة فلان سألتني أن أنحل ابنها

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت بشیر کی بیوی نے کہا کہ میرے بیٹے کو اپنا غلام دے دیجئے اور میری خاطر اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجئے۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی بیٹی مجھ سے سوال کرتی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دے دوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



غُلَامًا فَقَالَتْ لِي اَشْهِدْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ اَعْطَيْتَ مَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ۔

اور کہتی ہے کہ میری خاطر اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجئے۔ فرمایا کہ اس کے بھائی ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ کیا سب کو وہی دیا جو اُسے دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ یہ تو درست نہیں ہے اور میں گواہ نہیں بنتا مگر انصاف کی بات پر۔

ف۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے والد محترم نے دوسرے بیٹوں کو چھوڑ کر ایک غلام دیا اور اپنی اہلیہ محترمہ کی خواہش پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو آپ نے ان کے اس اقدام کو ناانصافی قرار دیا اور اس پر گواہ بننا منظور نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ والدین کو بھی اولاد کے درمیان انصاف ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۵۴ فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا۔

## خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا کسی کو مال دینا

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَاَةٍ اَمْرٌ فِي مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابو ہند اور حبیب معلم، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عورت کو اپنے خاوند کے مال میں تصرف جائز نہیں ہے جب کہ وہ اس کی عصمت کا مالک ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

ابو کامل، خالد ابن حارث، حسین، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عورت کا کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔

## بَابٌ ۵۵ فِي الْعُمْرٰى۔

## عمریٰ کا بیان

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

ابوالولید طیالسی، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی کو عمر بھر کے لیے چیز دینا جائز ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیثِ مذکورہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

کے مطابق فرمایا۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عمر بھر وہی اس چیز کا مالک ہے جس کو دی گئی ہو۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

مومل بن فضل حرانی، محمد بن شعیب، اوزاعی، زہری، عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی کو عمر کے لیے کوئی چیز دے دی تو وہ اس کے پاس رہے گی لیکن اس کے بعد اُنہیں ملے گی جو اس کی میراث پائیں گے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

احمد بن ابوحواری، ولید، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً وہی فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے لیث بن سعد، زہری، ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

## باب ۵۶ مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ۔

## جس نے عمریٰ میں وارثوں کا ذکر بھی کر دیا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس اور محمد بن مثنیٰ، بشر بن عمر، مالک بن انس ابن شہاب، ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے ایسا عمریٰ دیا جو اس کو اور اس کے وارثوں کو دیا ہو، تو وہ اسی کا ہوگا جس کو دے دیا اور دینے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گا کیونکہ اُس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہوگی۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ

حجاج بن ابویعقوب، یعقوب، ان کے والد ماجد، صالح نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عقيل ويزيد بن حبيب عن ابن شهاب واختلف على الاوزاعي عن ابن شهاب في لفظه ورواه فليح بن سليمان مثل ذلك.

عقیل اور یزید بن حبیب نے ابن شہاب سے اور امام اوزاعی نے ابن شہاب سے جو روایت کی ہے اس کے لفظوں میں اختلاف کیا گیا ہے اور اسے روایت کیا ہے فلیح بن سلیمان نے اسی کے مانند۔

١٥٩۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر ابن عبد الله قال انما العمرى التي اجازها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقول هي لك ولعقبك فاما اذا قال هي لك ما عشت فانها ترجع الى صاحبها۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس عمریٰ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی، یہ ہے کہ آدمی کہے کہ یہ چیز تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے۔ جب یہ کہا کہ یہ چیز تمہارے لیے ہے جب تک تم زندہ رہو تو وہ چیز اس کے مالک کی طرف لوٹے گی۔

١٦٠۔ حدثنا اسحق بن اسمعيل نا سفيان عن ابن جريج عن عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شيئا او اعمره فهو لورثته۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو۔ جس نے رقبیٰ یا عمریٰ کیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہوگا۔

١٦١۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا معاوية بن هشام نا سفيان عن حبيب يعني ابن ابي ثابت عن حميد الاعرج عن طارق المكي عن جابر بن عبد الله قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في امراة من الانصار اعطاها ابنها حديقة من نخل فماتت فقال ابنها انما اعطيتها اياها حياتها وله اخوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي لها حياتها وموتها قال كنت تصدقت بها عليها قال ذلك ابعد لك۔

عثمان بن ابو شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، حبیب بن ابو ثابت، حمید اعرج، طارق مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کے بیٹے نے کھجوروں کا باغ دیا تھا۔ وہ فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں نے صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا اور اس لڑکے کے بھائی بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ زندگی اور موت میں اُسی عورت کا ہے۔ بیٹا عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں صدقہ دیا تھا۔ فرمایا کہ اس کا واپس لینا تمہارے لیے اور بھی بعید ہے۔

ف۔ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں ہبہ کی قسمیں ہیں۔ اگر کسی کو کوئی چیز استعمال کرنے کو دی کہ جب تک تم رہو اسے استعمال کرو تو اس کے وارث اُسے لیں گے، اور رقبیٰ اس شرط پر کوئی چیز دینے کو کہتے ہیں کہ اگر تم مر گئے تو وہ چیز ہماری ہوگی اور میں پہلے مر گیا تو وہ تمہاری ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٥٧ فِي الرُّقْبٰى.

١٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا.

١٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ.

١٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْعُمْرٰى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبٰى هُوَ أَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ.

## رقبیٰ کا بیان

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ اس (معمرلہٗ) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے اور رقبیٰ اس (مرقب لہٗ) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، معقل، عمرو بن دینار، طاؤس، حجر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی تو وہ زندگی اور موت میں اُسی (معمرلہٗ) کی ہو جائے گی اور رقبیٰ نہ کیا کرو۔ جس نے کسی چیز کا رقبیٰ کیا تو وہ اسی (مرقب لہٗ) کی ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ مجاہد نے فرمایا: عمریٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ چیز تمہاری ہے جب تک تم زندہ رہو، جب ایسا کہا تو وہ چیز اس کی اور اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔ رقبیٰ یہ ہے کہ انسان کہے: یہ اس کی ہوگی جو آخر میں رہے یعنی میں تمہارے بعد زندہ رہا تو میری اور تم میرے بعد زندہ رہے تو تمہاری۔

## باب ٥٨ فِي تَضْمِينِ الْعَارِيَةِ.

١٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ.

١٦٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ ابْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

## ادھار لی ہوئی چیز کا تاوان

مسدد بن مسرہد، یحییٰ، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادھار لی ہوئی چیز کی ذمہ داری ہے، جب تک واپس نہ کر دے۔ پھر حسن بھول گئے اور کہا: وہ تمہارا امین ہے اور تاوان اس پر نہیں ہے۔

حسن بن محمد اور سلمہ بن شبیب، یزید بن ہارون، شریک، عبدالعزیز بن رفیع، امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز ان سے زرہیں مستعار لی تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرُعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطَ تَغَيُّرٌ عَلَى غَيْرِ هٰذَا۔

پس کہا تھا کہ اے محمد! کیا یہ زبردستی لے رہے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لے رہا ہوں ذمہ داری پر۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یزید کی یہ روایت بغداد میں تھی اور واسط میں جو روایت ہے اس میں اس کے علاوہ کچھ تغیّر ہے۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَارِيَةٌ أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفُقِدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

عبدالعزیز بن رفیع نے آلِ عبداللہ بن صفوان کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ کہا ادھار یا ہتھیا لے کے لیے؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لے رہا ہوں۔ پس انہوں نے تیس اور چالیس کے درمیان زرہیں ادھار دے دیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین فرمایا۔ جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں۔ جن میں سے چند زرہیں نہ رہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا:۔ تمہاری زرہوں میں سے چند زرہیں ہم گنوا بیٹھے ہیں، پس کیا ہم تمہیں تاوان دے دیں؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! نہیں۔ کیونکہ آج میرے دل میں وہ چیز نہیں ہے جو پہلے تھی۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء نے آلِ صفوان کے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستعار لیں۔ پھر معنًا وہی حدیث بیان کی۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے۔ پس وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اور نہ عورت اپنے گھر سے کچھ خرچ کرے گی مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ عرض کی گئی کہ کھانا بھی نہیں؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر فرمایا کہ ادھار لی ہوئی چیز واپس دی جائے

ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔

دودھ کا جانور مالک کو لوٹایا جائے، قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضامن کو تاوان دینا ہوگا۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَتْكَ رُسُلِيْ فَاَعْطِهِمْ ثَلٰثِيْنَ دِرْعًا وَثَلٰثِيْنَ بَعِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ اَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ۔

ابراہیم بن مستمر، حبان بن ہلال، ہمام، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسی عاریت پر جس کا تاوان دیا جاتا ہے یا ایسی عاریت پر جو اسی طرح مالک کو واپس لوٹائی جاتی ہے۔ فرمایا بلکہ واپس لوٹانے کے لیے۔

## بَابٌ فِيْ مَنْ اَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهٗ۔

## جس نے کوئی چیز تلف کردی تو اسی کے برابر تاوان دے

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدٰهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى كُلُوْا فَاَكَلُوْا حَتّٰى جَاءَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى لَفْظِ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِهٖ۔

مسدد، یحییٰ، محمد بن مثنیٰ، خالد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کے پاس تھے کہ کسی دوسری ام المومنین نے خادم کے ہاتھوں پیالے میں آپ کے لیے کھانا بھیجا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ ابن المثنیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑوں کو لیا اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر اس میں کھانا اکٹھا کرنے لگے اور فرماتے: تمہاری ماں کو غیرت آئی۔ ابن المثنیٰ نے یہ بھی کہا: کھاؤ، پس لوگوں نے کھایا، یہاں تک کہ اس گھر میں سے پیالہ آیا جس میں تھے، پھر ہم حدیث مسدد کی طرف لوٹے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ کھانا کھاؤ نیز قاصد اور پیالے کو روک رکھا۔ جب فارغ ہو گئے تو سالم پیالہ قاصد کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس گھر میں رکھ لیا جس میں جلوہ افروز تھے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ

جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُفْيَانُ حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کھانا پکانے والی کوئی نہیں دیکھی جیسا حضرت صفیہ پکاتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکا کر بھیجا۔ مجھے غصہ آیا تو میں نے برتن توڑ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو میں نے کیا اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ برتن کے بدلے اسی طرح کا برتن اور کھانے کے بدلے اسی طرح کا کھانا۔

## بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ۔

## کسی کے جانوروں نے دوسرے کی کھیتی میں نقصان کیا

۱۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ۔

احمد بن محمد ابن ثابت مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری، حرام بن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہو گئی اور ان لوگوں کا نقصان کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت حفاظت کرنا مال والوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت حفاظت کرنا مویشی والوں کا ذمہ ہے۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَنَا نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ۔

آخِرُ كِتَابِ الْبُيُوعِ۔

حرام بن محیصہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہماری ایک نقصان کرنے والی اونٹنی تھی جو ایک باغ میں داخل ہو گئی اور اس میں نقصان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کا کام ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشی جو نقصان کریں وہ ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا۔ کتاب البیوع ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# اَوَّلُ كِتَابِ الْقَضَاءِ

# فیصلوں کا بیان

## بَابٌ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ

## عہدۂ قضا چاہنا

۱۷۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وُلِّيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

نصر بن علی، فضیل بن سلیمان، عمرو بن ابی عمرو، سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے قاضی بنایا گیا تو وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

۱۷۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

نصر بن علی، بشر بن عمر، عبد اللہ بن جعفر، عثمان بن محمد اخنسی مقبری، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے قاضی بنا دیا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

ف: چونکہ قاضی بننے والے کے سر پر بڑی نازک ذمہ داری آجاتی ہے لہٰذا قاضی، مجسٹریٹ اور جج بننے سے بچنے میں ہی خیریت ہے کیونکہ فیصلے کے وقت کمی بیشی واقع ہونے کے بڑے امکانات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی بننا منظور نہیں فرمایا تھا اور اس کی پاداش میں بڑی تکلیف برداشت کر لی تھی۔ یہ ان کے تقویٰ و ورع کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باعث تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ

## قاضی سے غلطی ہونے کا بیان

۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

ابوبریدہ نے اپنے والد ماجد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک جنت میں اور دو قسم کے جہنم میں جائیں گے پس جنت میں وہ جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس قاضی نے حق کو پہچانا اور حکم دینے میں زیادتی کی وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کیے، وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن ہاد، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسی حاکم نے فیصلہ کیا اور بساط بھر سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا۔ اگر فیصلہ درست ہوا تو اس کے لیے دُوگنا اجر ہے اور جب خوب اجتہاد کر کے فیصلہ کیا لیکن غلط واقع ہوا تو اس کے لیے ایک گنا اجر ہے۔ جب میں نے ابوبکر بن حزم سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ اس طرح حدیث بیان کی ہے مجھ سے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے۔

ف۔ اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین نے جو آیاتِ محکمہ، سنتِ قائمہ اور فریضۂ عادلہ کی روشنی میں مسائل حل فرمائے انہیں بہر صورت بعض مسائل میں دوہرا اور بعض میں اکہرا ثواب ملا۔ اور آج تک جتنے حضرات ان کے فیصلوں پر یقین کر کے عمل کرتے آرہے ہیں ان سب کے مجموعی ثواب کے برابر بھی ان بزرگوں کو ثواب ملتا آرہا ہے۔ دریں حالات اُن حضرات کے اجر و ثواب کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس کے برعکس جن گمراہ گروں اور نام نہاد محققین نے مجتہدین حضرات کے خلاف فیصلے کیے اس پر انہیں سزا ملے گی اور آج تک جتنے ان کی نام نہاد تحقیق پر عمل کرتے آرہے ہیں۔ اُن کے مجموعی گناہوں کے برابر بھی ان محققین کے نامۂ اعمال میں گناہ درج ہو رہے ہوں گے۔ دریں حالات، ابن سبا، ابن حزم ظاہری المذہب، ابن تیمیہ حرانی، ابن قیم الجوزی، محمد بن عبدالوہاب نجدی، مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور انگریزوں کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے حضرات کے اعمال ناموں کے مندرجات کا اندازہ بھی بھلا کس سے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچی ہدایت اور دین متین پر استقامت عطا فرمائے، آمین

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔

عباس عنبری، عمر بن یونس، ملازم بن عمرو، موسیٰ بن نجدہ یزید بن عبدالرحمان ابوکثیر کی دادی جان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ طلب کیا۔ یہاں تک کہ اُسے پالیا۔ پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہے تو اس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہوا تو اس کے لیے جہنم ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ الثَّلَاثُ نَزَلَتْ فِي يَهُودَ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ۔

## بَابٌ ۳ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ أَنَا فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ مَهْ إِنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ إِلَى الْحُكْمِ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم ربانی :۔ "اور جو حکم نہ کرے جس طرح اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں.... الفاسقون تک (۵: ۴۴ تا ۴۷) کے بارے میں فرمایا کہ یہ تینوں آیتیں خاص طور پر بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئیں (مذکورہ تینوں آیتوں کا محل الگ الگ ہے)۔

## فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا

رجاء انصاری سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن بشر ازرق نے فرمایا:۔ ابواب کندہ کے دو آدمی اندر آئے اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے کہا:۔ کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے؟ حلقہ میں سے ایک آدمی نے کہا:۔ میں کرتا ہوں حضرت ابومسعود نے ایک مٹھی کنکریاں لے کر ماریں اور فرمایا ٹھہرو وہ فیصلے میں جلدی کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ جو عہدۂ قضا کا طلب گار ہو اور اس کے لیے لوگوں سے مدد حاصل کرے تو اُسے مخلوق کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو طلب نہ کرے اور نہ اس کے لیے کسی سے مدد لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو نازل فرماتا ہے جو اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہم ہرگز اُسے عامل نہیں بناتے یا اُسے عامل نہیں بنا سکتے جو عامل بننے کا ارادہ رکھتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۶۴ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّشْوَةِ۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ۔

## رشوت کی برائی کا بیان

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، حارث بن عبدالرحمان، ابوسلمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے ۔

## بَابٌ ۶۵ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

## عمال کے تحفے

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے جو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں تو وہ سوئی کے دھاگے کے برابر بھی کوئی چیز چھپائے یا اس سے بھی کم تو وہ خیانت ہے اور روز قیامت اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔ پس انصار میں سے ایک کالے رنگ کا آدمی کھڑا ہوگیا، گویا میں اُسے دیکھ رہا ہوں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اپنا عمل مجھ سے لے لیجئے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں ان سے کہہ رہا ہوں جس کو ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا ہو۔ پس وہ تھوڑا سا مال لے کر حاضر ہو یا زیادہ لیکن اس میں سے جو اُسے دیا جائے وہ لے اور جس سے منع کردیا جائے اس سے رُکے ۔

## بَابٌ ۶۶ كَيْفَ الْقَضَاءُ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ

## قضا کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا مجھے علم بھی نہیں ہے۔ فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اس کا راستہ دکھا دے گا اور تمہاری زبان کو اس پر قائم کردے گا۔ جب فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کردینا جب تک دوسرے کی باتیں نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی باتیں سنیں، یہ طریقہ کار

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا
زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ۔

تمہارے لیے فیصلے کو واضح کر دیگا حضرت علی کا بیان ہے کہ فیصلہ کرنے میں مجھ سے لغزش نہیں ہوئی اور اسکے بعد کسی فیصلے میں مجھے شک بھی

## بَابٌ ٦٧ فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ۔

## جب قاضی سے غلط فیصلہ ہو جائے

١٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ
بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ
يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ
عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ
مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا
فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

زینب بنت اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ہو سکتا ہے کہ بعض تم میں سے اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو تو سُننے کے مطابق میں اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ پس جس کے موافق میں نے فیصلہ کر دیا اور اس کے بھائی کے حق سے کچھ دلا دیا تو اس میں سے ذرا بھی نہ لے کیونکہ اس طرح میں اُسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

ف: یہ حدیث اصولِ قضا سے متعلق ہے کہ شرعی ضابطوں کے تحت مدّعی اور مدّعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ فیصلہ کرنے والے کی ذاتی معلومات کا اُس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بعض حضرات اس حدیث سے یہ ثابت کرنے میں خاص لطف ولذت محسوس کرتے ہیں کہ حبیبِ خدا اور اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم بھی بالکل دوسرے انسانوں جیسے تھے اور جس طرح دوسرے قاضیوں کو مدّعی اور مدّعا علیہ کے بیانات کے علاوہ قضیۂ واردہ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا بس یہی حالت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی۔ ایسا خیال کرنا ان قلوب واذہان کی کرشمہ کاری ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصبِ علیہ اور حالتِ خاصہ کو تسلیم کیا ہی نہیں ہوتا لیکن چونکہ قضا میں اُس حالت کا دخل نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اپنی ذاتی معلومات کے تحت فیصلے فرماتے تو قضا کا یہی قانون قرار پاتا اور قیامت تک قاضی اپنے علم کی آڑ لے کر من مانے فیصلے کرتے اور ایسا کرنے سے ظلم وستم کا وہ دروازہ کھلتا جو قیامت تک بند نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا آپ نے مدّعی اور مدّعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں ہی فیصلے فرمائے تاکہ انصاف کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم

١٨٨۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ
نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ
لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ

عبداللہ بن رافع مولیٰ اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص اپنی میراث کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان کے پاس گواہ نہ تھے۔ صرف اپنا اپنا دعویٰ ہی تھا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ پس دونوں آدمی رونے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اپنا حصّہ آپ کو دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِذَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا۔

فرمایا: جب تم ایسا کر رہے ہو تو اپنے حق کو تقسیم کر لو اور پھر حق کو تلاش کرو یعنی قرعہ اندازی کر کے دکمی بیشی پر ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ۔

عبداللہ بن رافع نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں ہے کہ دو آدمی میراث اور پرانی چیزوں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوتا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيبًا لِأَنَّ اللهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا: اے لوگو! بیشک رائے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درست تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں دکھاتا تھا جب کہ ہماری طرف سے تو گمان غالب اور محنت ہے۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ۔

احمد بن عبدہ ضبی، معاذ بن معاذ کا بیان ہے کہ اس حدیث کی مجھے ابو عثمان نے خبر دی اور میں نے حریز بن عثمان سے افضل کسی شامی کو نہیں دیکھا۔

## بَابٌ ۷۸ كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي۔

## فریقین قاضی کے سامنے کس طرح بیٹھیں

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ۔

احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھا کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۹ القاضی یقضی وھو غضبان۔

۱۹۳۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن عبد الملک بن عمیر قال نا عبد الرحمٰن ابن ابی بکرۃ عن ابیہ انہ کتب الی ابنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین وھو غضبان۔

## باب ۷۰ الحکم بین اھل الذمۃ۔

۱۹۴۔ حدثنا احمد بن محمد المروزی حدثنی علی بن الحسین عن ابیہ عن یزید النحوی عن عکرمۃ عن ابن عباس قال فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم فنسخت قال فاحکم بینھم بما انزل اللہ۔

۱۹۵۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی قال حدثنا محمد بن سلمۃ عن محمد ابن اسحٰق عن داؤد بن الحصین عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین قال کان بنو النضیر اذا قتلوا من بنی قریظۃ ادوا نصف الدیۃ واذا قتل بنو قریظۃ من بنی النضیر ادوا الیھم الدیۃ کاملۃ فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم۔

## قاضی کا غصّے کی حالت میں فیصلہ کرنا

عبدالرحمان بن ابوبکرہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: حاکم فیصلہ نہ کرے دو آدمیوں کے درمیان جب کہ وہ غصّے کی حالت میں ہو۔

## ذمیّوں کا فیصلہ کرنا

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین، ان کے والدِ ماجد، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حکمِ خداوندی: "اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان سے منہ پھیر لو" (۴۲:۵) دوسرے حکم: "پس ان کے درمیان فیصلہ کرو اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق" (۴۸:۵) نے منسوخ کر دیا ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے منہ پھیر لو۔ اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۴۲:۵)۔ راوی کا بیان ہے کہ بنو نضیر جب بنو قریظہ کے آدمی کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کیا کرتے اور جب بنو قریظہ کسی بنو نضیر کے آدمی کو قتل کر دیتے تو انہیں پوری دیت ادا کرنا پڑتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مساوات قائم کر دی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ ــــــ ۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

## باب: اِجْتِهَادُ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ ۔ قضا میں اجتہاد کرنا۔

۱۹۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو نے حضرت معاذ بن جبل کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کرونگا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں نہ پاؤ (اور اللہ کی کتاب میں) تب عرض کی کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سینے کو تھپکا اور فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ کے رسول کو خوش کرے۔

ف:- اس حدیث سے اولاً ادلۂ ثلاثہ کی ترتیب معلوم ہوئی کہ سب سے مقدم کلام الٰہی ہے، پھر سنتِ رسول اور اس کے بعد اجماع و قیاس کی باری ہے۔ ثانیاً یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کی تصریح ہمیں قرآن مجید میں نہیں مل سکے گی۔ ثالثاً یہ بھی معلوم ہوا کہ سنتِ رسول اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے لیکن تمام مسائل تصریحاً یہاں بھی نہیں مل سکیں گے بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی ہوئی بھی ملیں گی۔ ایسے مواقع پر اجماعِ صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ جو باتیں کتاب و سنت میں تصریحاً نہ ملیں ان میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کی جائے گی کیونکہ آیات و احادیث اور اجماعِ صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے وہ آج تک کوئی دوسرا کر نہیں سکا اور نہ یہ ممکن ہے کہ میدانِ اجتہاد میں کوئی ان بزرگوں کی ہمسری کر سکے۔ اس امت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمی معجزہ ہے۔ آئمہ مجتہدین صرف چار ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱- امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ/۷۶۷ء)

۲- امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ/۷۹۵ء)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۔ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء)
۴۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء)

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں جن کے اجتہادی مذاہب مدوّن و منضبط ہیں۔ لہٰذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث سے خود حل کرے وہ گمراہ، بدمذہب، بے دین اور اجماعِ امت کا مخالف ہے کیونکہ اہل حق کا راستہ وہی تقلید آئمہ مجتہدین والا ہے جیسا کہ پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے ۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔ (۴: ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستے پر چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے جو بُری جگہ ہے پلٹنے کی ۔

رسول کی مخالفت سے اُن مسائل میں خلاف مراد ہے جو قرآن و حدیث میں تصریحاً موجود ہیں اور مسلمانوں کے راستے کو چھوڑنے سے مراد اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید سے انحراف کرنا ہے۔ جائے غور ہے کہ ان بزرگوں کے بعد بھی امتِ محمدیہ میں ہزاروں ایسی ہستیاں ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک علم و عرفان کا بحرِ بیکراں تھا۔ اس کے باوجود وہ حضرات بھی ائمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ رہ سکے تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مدّعیانِ خام کس گنتی شمار میں ہیں؟ بعض گمراہ گر اس پُرفتن دور میں اجتہاد و تحقیق کے بڑے اونچے دعوے جماتے ہیں لیکن ہم برادرانِ اسلام کو اُن دعاوی کا طول و عرض دکھاتے ہیں۔ غیر مقلد حضرات کے شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (المتوفی ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء) نے معیار الحق نامی اپنی کتاب میں جمع بین الصلوٰتین کے مسئلے پر دل کھول کر اپنی شانِ اجتہاد و تحقیق اور حدیث دانی دکھائی تو چودھویں صدی کے مجدّدِ برحق نے اپنے رسالہ حاجز البحرین میں ان کی علمیت کے فلک بوس محل کو مسمار کر دیا۔ موصوف کی دیانت و علمیت کی جو عدیم المثال قلعی کھولی تو دوسرے مقام پر اس تفصیل کا اجمال و خلاصہ یوں پیش کیا ۔

(۱) حضرت کو ضعیف محض و متروک میں تمیز نہیں (۲) تشیع و رفض میں فرق نہیں (۳) فلاں یغرب و فلاں غریب الحدیث میں امتیاز نہیں (۴) غریب و منکر میں تفرقہ نہیں (۵) فلاں یہم کو وہمی کہنا جانیں (۶) لہ اوھام کا یہی مطلب مانیں۔ (۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول اور عنعنۂ مدلس ماخوذ و مقبول (۸) ستم جہالت کہ وصل متاخر تو تعلیق بنائیں۔ مثلاً محدّث کے رواۃ مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا بذٰلک فلاں عن فلاں عن مالک حضرت اسے معلق ٹھہرائیں اور حدثنا بذٰلک کو ہضم کر جائیں (۹) صحیح حدیثوں کو تری زبان زوریوں سے مردود و منکر و واہیات بنائیں (۱۰) حدیث ضعیف جس کے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر آئمہ نے تصریح کی محض بیگانہ تقریروں سے اُسے صحیح بنائیں (۱۱) ضعفِ حدیث کو ضعفِ رواۃ پر مقصور جانیں۔ ہنگام ثقۂ رواۃ علل قوادح کو لاشیٔ مانیں (۱۲) معرفتِ رجال میں وہ جوشِ تمیز کو امام اجل سلیمان اعمش عظیم القدر جلیل الفخر تابعی مشہور معروف کو سلیمان بن ارقم ضعیف سمجھیں۔ (۱۳) خالد بن الحارث ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں۔ (۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بنالیں۔ (۱۵) مسئلہ تقوٰی طرق سے نرے غافل۔ (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فرقِ بدیہی سے محض جاہل (۱۷) متابع و مدار میں تمیز دو بھر۔ صاف صاف متابعتِ ثقات وہ بھی باقرب وجوہ پیشِ نظر۔ مگر بعض ہیں بزعم شریف وفرعِ ضعیف سے حدیث سخیف۔ (۱۸) جا بجا طرق جلیلہ موضحۃ المعنیٰ امشہور و متداول کتابوں خود صحیحین و سنن اربعہ میں موجود، انہیں تک رسائی محال، باقی کتب سے جمع طرق و احاطۂ الفاظ اور سیاق و معانی کے محققانہ محافظ کی کیا مجال۔ (۱۹) تصحیح و تضعیف میں قول آئمہ جیسی منقول کہ خود اُن کی تصانیف میں مذکور و منقول، ورنہ نقلِ ثقات مردود و مخذول۔ (۲۰) اجلہ رواۃ بخاری و مسلم بے وجہ و جیہہ و دلیل ملزم کوئی مردود و تعلیث کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن بکر و محمد بن فضیل بن غزوان کوفی وخالد بن مخلد ابوالہیثم بجلی۔ بھلا یہ تو بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مساغ و مجال پر فقط منہ ہے، اس سے بڑھ کر سنیئے کہ حضرت کی حدیث دانی نے صحاح ستہ کے ردّ و ابطال کو قواعد سبعہ وضع فرمائے کہ جس راوی کو تقریب میں صدوق رمی بالتشیع یا صدوق یتشیع یا ثقۃ یغرب یا صدوق یخطی یا صدوق یہم یا صدوق لہ اوہام لکھا ہو وہ سب ضعیف و مردود الروایت و متروک الحدیث ہیں۔ حالانکہ باقی صحاح در کنار خود صحیحین میں ان اقسام کے راوی دو چار نہیں، دس بیس نہیں، سینکڑوں ہیں چھٹے قاعدے تو یہ ہوئے (۷) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلاً حدثنا خالد عن شعبہ عن سلیمان۔ اسے برعایت قرب طبقہ و روایات مخرّج جو ضعیف راوی اس نام کا ملے رجماً بالغیب و جزماً بالرّیب اس پر حمل کر لیجئے اور ضعفِ حدیث و سقوطِ روایت کا حکم کر دیجئے۔ مسلمانو! حضرت کے یہ قواعد سبعہ پیشِ نظر رکھ کر بخاری و مسلم سامنے لایئے اور جو حدیثیں ان مخترع محدثات بمردود ہوتی جائیں، کاٹتے جایئے، اگر دونوں کتابیں آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو میرا ذمہ۔ خدا نہ کرے کہ مقلدین آئمہ کا کوئی متوسط طالب علم بھی اتنا بوکھلایا ہو معاذ اللہ جب ایک مسئلہ میں یہ کوتک تو تمام لام کا کمال کہاں تک۔ العظمۃ للہ جب پرانے پرانے، جوٹی کے سیانے جنہیں طائفہ بھر اپنی ناک مانے، اونچے پائے کا مجتہد جانے، ان کی لیاقت کا یہ اندازہ کہ نری شیخی اور تین کالے تو نئی امت، چھٹ بھیوں کی جماعت، کس گنتی شمار میں! کس شمار قطار میں! کلا فی العیر ولا فی النفیر والعیاذ باللہ من

شرح الفضل الموہبی)

چودہویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء نے مذکورہ تمام امور کو ۱۳۱۳ھ میں حاجز البحرین کے اندر تمام و کمال ثابت کیا۔ پھر الفضل الموہبی کے اندر اسی سال مذکورہ امور کا خلاصہ پیش کیا جو مذکور ہوا۔ اگر مذکورہ امور میں ایک بات بھی محض زبان زوری اور الزام تراشی ہوتی تو مدعیانِ تحقیق کے شیخ الکل صاحب کبھی سات سال تک خاموش نہ پڑے رہتے جبکہ وہ ۱۳۲۰ھ میں ملکِ عدم کو سدھارے تھے۔ پوری جماعت میں سے کسی معتقد عالم کو جرأت نہیں ہوئی کہ پوری ایک صدی گزرنے والی ہے لیکن اپنے امام الکل و مجتہد دوران کے سر سے ایک الزام کا بوجھ ہی اتار دیتے۔ اتارتے کیسے؟

۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوعَوْنٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ بِمَعْنَاهُ۔

مسدد، یحیٰی، شعبہ، ابوعون بن حارث بن عمرو، حضرت معاذ کے کئی اصحاب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ آگے معناً وہی روایت کی۔

بَابٌ ۷۲ فِي الصُّلْحِ۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

بَابٌ ۷۳ فِي الشَّهَادَاتِ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

صلح کا بیان۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سلیمان بن بلال۔ احمد بن عبدالواحد دمشقی، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال یا عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ احمد بن عبدالواحد نے یہ بھی کہا:۔ ماسوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرے۔ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان اپنی شرطوں پر رہیں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مسجد کے اندر۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا جب کہ آپ اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلنے لگے یہاں تک کہ حجرے کا پردہ ہٹایا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ نصف قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے تعمیل ارشاد کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٹھو اور اسے ادا کرو۔

گواہیوں کا بیان۔

ابن السرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر، ان کے والد ماجد،

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمْدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

## بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں اچھے گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گواہی دینے آتا ہے یا اپنی گواہی کے متعلق بتاتا ہے پہلے اس سے کہ اس کے متعلق پوچھا جائے۔ ان دونوں باتوں میں عبداللہ بن ابو بکر کو شک ہے کہ کونسی فرمائی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا۔ جو اپنی گواہی کے متعلق بتادے اور یہ نہ جانے کہ وہ کس شخص کے حق میں ہے۔ ہمدانی نے کہا کہ اسے سلطان کے پاس لے جائے۔ ابن السرح نے کہا کہ اسے امام کے پاس لے جائے۔ اخبار کا لفظ حدیث ہمدانی میں ہے۔ ابن السرح نے ابن ابی عمرہ کہا ہے اور عبدالرحمٰن نہیں کہا۔

## علم نہ ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی ایک کی مدد کرنا۔

یحییٰ بن راشد کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے انتظار میں بیٹھے۔ وہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بیٹھے اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو روکنے کی سفارش کی تو اس نے اللہ سے ضد بازی کی اور جو جان بوجھ کر باطل کی حمایت میں جھگڑا وہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے اور جس نے کسی مومن کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہ ہو تو وہ دوزخیوں کی گندگی میں رہے گا یہاں تک کہ اپنی بات سے توبہ کرلے۔

علی بن حسین بن ابراہیم، عمر بن یونس، عاصم بن محمد بن زید عمری، مثنیٰ بن یزید، مطر وراق، نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی ارشاد کے بعد فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ.

جس نے ظلم کے کام میں ناحق مدد کی تو وہ اللہ کے غضب میں آگیا۔

## بَابٌ ۷۵ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ.

## جھوٹی گواہی کا بیان۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ.

حبیب بن نعمان اسدی سے روایت ہے کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھی جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ جھوٹی گواہی اللہ کے شریک ٹھہرانے کے برابر ہو گئی۔ تین مرتبہ یہی فرمایا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تو بتوں کی گندگی سے دور رہو اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔ (۲۲: ۳۰، ۳۱)۔

## بَابٌ ۷۶ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ.

## ناقابلِ قبول گواہی۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِمْرُ الْحِقْدُ وَالشَّحْنَاءُ.

عمرو بن شعیب کے والدِ محترم نے ان کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کی گواہی رد فرمائی اور اپنے گھر والوں کے لئے قناعت کرنے والوں کی ان کے متعلق گواہی رد فرمائی اور دوسروں کے لئے اسے جائز رکھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ الغمر سے مراد بغض و عداوت ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ.

محمد بن خلف بن طارق رازی، زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی، سعید بن عبد العزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، زانی، زانیہ اور اپنے بھائی سے کینہ و عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

## بَابٌ ۷۷ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ

## دیہاتی کا شہری کی گواہی دینا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأَمْصَارِ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور نافع بن یزید، ابن الہاد، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جنگلوں میں رہنے والے کی گواہی بستیوں میں رہنے والے کے لیے جائز نہیں ہے۔

## بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الرَّضَاعِ۔

## رضاعت کی گواہی۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ مجھ سے میرے ایک دوست نے حدیث بیان کی اور مجھے اپنے دوست کی حدیث خوب یاد ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ام یحییٰ بنت اہاب سے نکاح کیا۔ پس ہمارے پاس ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بیشک وہ جھوٹی ہے۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے تو تم اسے (اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

ف۔ جمہور علماء کے نزدیک مرضعہ کسی بھی ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے بھی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درکار ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عورت کے چھوڑ دینے کے متعلق فرمایا تو یہ ورع و تقویٰ کے باعث ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو عورتوں کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بعض چار عورتوں کی گواہی کو ثبوت رضاعت میں کافی مانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مرضعہ کی شہادت ثبوت رضاعت کے لئے کافی ہے جیسا کہ اس حدیث کا ظاہری مفاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

احمد بن شعیب حرانی، حارث بن عمیر بصری۔ عثمان بن ابو شیبہ، اسمٰعیل بن علیہ، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عبید بن مریم نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ہیں (ابن ابی ملیکہ) نے ایسے حضرت عقبہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

سے بھی سنا ہے لیکن عبید بن مریم کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے۔ پھر معناً وہی حدیث بیان کی۔

## باب ۹۷ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ۔

## سفر میں وصیّت کے متعلق ذِمّی کی گواہی۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ دقوقا کے مقام پر ایک مسلمان کا آخری وقت آگیا اور اسے کوئی مسلمان نہ ملا جو وصیت پر اس کی گواہی دے۔ پس اس نے اہل کتاب میں سے دو آدمیوں کو گواہ بنا لیا۔ دونوں کوفے میں آئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت اشعری نے فرمایا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا اور اس کے بعد نہیں ہوا۔ پس عصر کے بعد اُن دونوں سے خدا کی قسم لی کہ ہم نے نہ خیانت کی۔ نہ جھوٹ بولا، نہ بات تبدیل کی، نہ چھپائی اور نہ اس میں تغیر و تبدل کیا۔ اس آدمی کی یہ وصیت ہے اور یہ اس کا ترکہ ہے۔ پس ان دونوں کی گواہی پر حکم کر دیا گیا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ۔

عبدالملک بن سعید بن جبیر نے اپنے والد یا جد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر میں نکلا۔ سہمی نے ایسی جگہ وفات پائی جہاں کوئی مسلمان نہ تھا جب یہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو چاندی کا ایک گلاس نہ تھا جس پر سونے کا ایک پترا چڑھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے حلف لیا۔ پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وارثوں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور قسم دی کہ ہماری گواہی اُن دونوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور یہ گلاس ہمارے آدمی کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُن کے بارے

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔

## باب ۸۰ – إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ شَهَادَةِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ بِهِ۔

۲۱۱ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

ف :- اللہ جل مجدہ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں کسی کو موت آئے (۵-۱۰۶)۔

## جب حاکم کو ایک گواہ کی سچائی معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے۔

عمارہ بن خزیمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے ساتھ لے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ۔ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اُس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا کہ آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تو آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کیا۔ اچھا تو گواہ لے آؤ۔ حضرت خزیمہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ خریدا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کو سچا جانتے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔

(۲:۶۵)/ اور اپنے میں دو شخص کو گواہ کر لو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پروردگارِ عالم کے خلیفۂ اعظم و محبوبِ اکرم ہیں لہٰذا آپ کو یہ اختیار دیا گیا کہ تشریعی امور سے جس کو چاہیں مستثنیٰ کر دیں اور جس کے لئے چاہیں اختصاص فرمادیں۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۶ء) نے مواہب لدنیہ شریف میں فرمایا مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ ۔ امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء) نے اس کی شرح میں فرمایا۔ (مِنَ الْاَحْکَامِ وَغَیْرِھَا) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا۔ بَابُ اخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ ۔ چنانچہ امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ کے اندر اس اختصاص سے متعلق پانچ واقعے بیان کئے، جن کو خصائص کبریٰ میں امام سیوطی نے نقل کر کے پانچ کا اور اضافہ فرمایا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیادت سے تین واقعے ترک کر کے احادیثِ مطہرہ سے پندرہ واقعات کا مزید اضافہ فرمایا اور جملہ بائیس نظائر پیش فرمائے۔ اکیلے حضرت خزیمہ کی گواہی شہادت کا مکمل نصاب بناتے یعنی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دینے کا واقعہ سنن ابوداؤد، سنن نسائی، طحاوی، ابن ماجہ اور خزیمہ میں عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے چچا جان سے روایت کیا جو صحابی تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ، تاریخ بخاری، مسند ابو یعلی، صحیح ابن خزیمہ اور معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس حدیث کے آخری الفاظ۔ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہَادَۃَ خُزَیْمَۃَ بِشَہَادَۃِ رَجُلَیْنِ سے حق تعالیٰ کے محبوب اکرم، خلیفۂ اعظم کے خداداد اختیارات کی کیسی واضح اور ایمان افروز شہادت مل رہی ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور شیطنت سوز بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ وَالشَّاهِدِ۔

## ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور حسن بن علی، زید بن حباب، سیف مکی، عثمان نے سیف بن سلیمان کہا ہے، قیس بن سعد عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ۔

محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا ہے۔ سلمہ بن شبیب نے اپنی حدیث میں کہا۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ وہ فیصلہ حقوق سے متعلق تھا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَنَا الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ربیع بن سلیمان موذن نے اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ شافعی نے عبدالعزیز سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سہیل سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے خبر دی اور وہ میرے نزدیک قابلِ اعتبار ہیں اور میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تھی لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہی ۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ سہیل کو ایک مرض لاحق ہو گیا تھا جس کے باعث اُن کی عقل میں فتور آگیا تھا جس کے باعث وہ بعض حدیثوں کو بھول گئے تھے۔ پس اس کے بعد سہیل روایت کرتے تھے ربیعہ سے اُن کے والد ماجد کے واسطے سے۔

ف: آئمہ ثلاثہ کے نزدیک حقوق میں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ حدیثیں حجت ہیں جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان حدیثوں کو قرآن مجید کے اصولِ شہادت سے ٹکرانے کے باعث قابلِ استناد و اعتماد شمار نہیں کرتے اور ان کے نزدیک قرآن کریم کے مقرر فرمودہ اصول شہادت یعنے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی حقوق میں بھی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ نَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي۔

سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابو مصعب کی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ سلیمان نے کہا کہ میں سہیل سے ملا اور اس حدیث کے متعلق اُن سے پوچھا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ ربیعہ نے مجھ سے یہ آپ کے واسطے سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ اگر ربیعہ تمہیں میرے واسطے سے بتاتے ہیں تو اسے ربیعہ سے میرے واسطے کے ساتھ روایت کرتے رہو۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زبیب عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عنبر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا۔ پس انہوں نے طائف کی نواحی بستی رکبہ میں انہیں گرفتار کر لیا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لے چلے۔ پس میں ان سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر عرض گزار ہوا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قَالَ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ خَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمَيْنِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ

اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے پاس آپ کا لشکر پہنچا اور انہوں نے ہمیں گرفتار کر لیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان چیر دیئے تھے۔ جب لشکر بنی عنبر کو لے کر پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اس بات کی شہادت ہے کہ ان دنوں میں گرفتار ہونے سے پہلے تم مسلمان ہو چکے تھے؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ عرض کی کہ بنی عنبر سے سمرہ اور دوسرے آدمی کا بھی نام لیا۔ تو دوسرے آدمی نے گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے تمہاری گواہی دینے سے انکار کر دیا تو کیا تم اپنے دوسرے گواہ کے ساتھ قسم کھاؤ گے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ پس آپ نے مجھ سے حلف لیا تو میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم فلاں روز مسلمان ہوئے تھے اور پھر ہم نے اپنے جانوروں کے کان چیرے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکریوں سے فرمایا کہ ان کا نصف مال آپس میں بانٹ لو اور ان کے اہل و عیال کو ہاتھ نہ لگانا۔ اگر مسلمان کے عمل کا ضائع جانا اللہ تعالیٰ ناپسند نہ فرماتا تو ہم تمہارے مال سے اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی رسی بھی نہ لیتے۔ حضرت زبیب کا بیان ہے کہ میری والدۂ ماجدہ کو چھوڑ دیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ اس آدمی نے میری رضائی چھین لی ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا اسے بلا کر لاؤ۔ پس میں نے اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر آپ کی خدمت میں لا حاضر کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو کھڑے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کہ اس کی والدہ کی رضائی دے دو جو تم نے لی ہے۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ وہ میرے قبضے سے جاتی رہی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلوار لے کر مجھے عطا

www.sirat-e-mustaqeem.com



طَعَامٍ قَالَ فَنَادَى لِي أَصْوُعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

فریادی اور اس آدمی سے فرمایا کہ جا کر اسے کئی صاع اناج دیدو۔ ۴

## بَاب ۸۲ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ۔

## دو شخص ایک چیز پر دعویٰ کریں اور گواہ کسی کے پاس نہ ہو۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔

سعید بن ابو بردہ کے والدِ ماجد نے اُن کے جدِ امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک اونٹ یا کسی جانور کا دعویٰ کیا اور اُن میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبد الرحیم بن سلیمان نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا ہے۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دو گواہ پیش کئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اُن دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذٰلِكَ أَوْ كَرِهَا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چیز کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش کیا اور ان میں سے گواہ کسی ایک کے پاس بھی نہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم پر قرعہ ڈالا جائے خواہ تم اسے پسند کرو یا ناپسند۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

احمد بن حنبل اور سلمہ بن شبیب، عبد الرزاق، احمد، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۴۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھے کئی صاع جو دیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَرِهَ الْإِثْنَانِ الْيَمِينَ أَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الْإِثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ۔

فرمایا۔ جب دونوں فریق قسم کو ناپسند کریں یا اسے پسند کرتے ہوں پھر بھی دونوں اس پر قرعہ ڈالیں گے۔ سلمہ کا بیان ہے کہ معمر نے فرمایا جبکہ دونوں قسم کو ناپسند کرتے ہوں۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ۔

خالد بن حارث نے سعید بن ابوعروبہ سے ابن منہال کی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانور کے متعلق اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم پر دونوں کے لئے قرعہ ڈالنے کا حکم فرمایا۔

## بَابُ ۸۳ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

## قسم مدّعا علیہ پر ہے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

نافع بن عمر سے روایت ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لئے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

## بَابُ ۸۴ كَيْفَ الْيَمِينُ۔

## قسم کس طرح لی جائے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ أَحْلَفَهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي۔

ابو یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قسم کے لئے فرمایا کہ اس خدا کی قسم کھاؤ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ مدعی کی تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

## بَابُ ۸۵ إِذَا كَانَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا أَيَحْلِفُ۔

## مدّعا علیہ ذمّی ہو تو کیا اُسے قسم دی جائے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترک تھی۔ پس اس نے میرے حصے سے انکار کیا تو میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

اس طرح تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ (الآیۃ)

## بَابُ ۸۶ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى عِلْمِهٖ فِيْمَا غَابَ عَنْهُ۔

## کسی سے علم ہونے کے باعث قسم لینا جبکہ مدّعا علیہ غائب ہو۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ كَرْدُوْسٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِيْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِيْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِيْ لِلْيَمِيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

کردوس نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کندہ کے ایک آدمی اور حضرموت کے ایک آدمی نے زمین کا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جو یمن میں تھی حضرمی عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میری زمین کو اس کے باپ نے غصب کر لیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی، نہیں لیکن میں اسے قسم دیتا ہوں کہ خدا کی قسم، وہ نہیں جانتا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے باپ نے مجھ سے چھینی تھی۔ پس کندی اُسے قسم دینے کے لئے تیار ہو گیا اور باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِيْ مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ۔

علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پس حضرمی عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کر رکھا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ کندی نے کہا کہ وہ میری زمین ہے کیونکہ میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں۔ اُس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اُس نے عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم ملے گی۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! یہ تو فاجر ہے قسم کھانے کی اسے کیا پرواہ جو کسی برائی سے نہیں بچتا۔ فرمایا کہ نہیں ہے تمہارے لئے مگر یہی چیز۔

ف:۔ قرآنی اصولِ قضا یہی ہے کہ مدعی گواہ پیش کرے۔ اگر اُس کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ مدعا علیہ کی قسم سچی ہو یا جھوٹی لیکن ایسی صورت میں اس کے سوا اور چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۸۷ الذمي كيف يستحلف۔

۲۲۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري قال نا رجل من مزينة ونحن عند سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني لليهود انشدكم بالله الذي انزل التوراة على موسى تجدون في التوراة على من زنى۔

### ذمی سے کیسے قسم لی جائے؟

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کہ تم توریت میں اس کے متعلق کیا حکم پاتے ہو جس نے زنا کیا ہو؟

۲۲۹۔ حدثنا عبد العزيز بن يحيى ابو الاصبغ حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد ابن اسحق عن الزهري بهذا الحديث وباسناده قال حدثني رجل من مزينة ممن كان يتبع العلم ويعيه وساق الحديث۔

عبدالعزیز بن یحییٰ ابو الاصبغ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ مجھ سے مزینہ کے اس شخص نے حدیث بیان کی جو عالم باعمل اور علم کا خزانہ تھا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

۲۳۰۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الاعلى نا سعيد عن قتادة عن عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يعني لابن صوريا اذكركم بالله الذي نجاكم من آل فرعون واقطعكم البحر وظلل عليكم الغمام وانزل عليكم المن والسلوى وانزل التوراة على موسى اتجدون في كتابكم الرجم قال ذكرتني بعظيم ولا يسعني ان اكذبك وساق الحديث۔

قتادہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں جس نے تمہیں فرعون کے ساتھیوں سے نجات دی اور دریا کو تمہارے لئے پھاڑا اور ابر کا تمہارے اوپر سایہ کیا اور تمہارے اوپر من و سلویٰ نازل کیا اور حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی کہ تم اپنی کتاب میں رجم کے متعلق کیا حکم پاتے ہو؟ کہا کہ آپ نے اتنا بڑا واسطہ دیا ہے کہ میں آپ سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

## باب ۸۸ الرجل يحلف على حقه۔

۲۳۱۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة وموسى بن مروان الرقي قالا نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن سيف عن عوف بن مالك انه حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى بين

### آدمی کا اپنے حق کے لئے قسم کھانا۔

سیف نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا تو اس نے کہا۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ کافی ہے کام بنانے والا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجبور بن بیٹھنے والے کو ملامت فرماتا ہے کیونکہ تمہارے لئے ہوشیاری لازم ہے جب کسی معاملے میں بے بس ہو جاؤ تو کہو۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

## باب ۸۹ فِي الدَّيْنِ هَلْ يُحْبَسُ بِهِ۔

## کیا قرضے کے باعث کسی کو قید کیا جائے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ عَلَيْهِ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔

عمرو بن شرید نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار آدمی کا قرض ادا کرنے میں لیت و لعل کرنا اس کی آبرو ریزی اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ ابن المبارک نے فرمایا۔ آبرو ریزی حلال کرنے سے مراد ہے اس کے ساتھ تلخ کلامی ہوتی ہے اور سزا سے اسے قید کرنا مراد ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ نَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ نَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِيَ الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ۔

جنگل کے رہنے والے ایک شخص نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ اُس کے جدِّ امجد نے فرمایا۔ میں اپنے ایک مقروض کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اسے پکڑے رکھو۔ مجھ سے پھر فرمایا۔ اے بنی تمیم کے بھائی! تم اپنے قیدی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عبدالرزاق، معمر، بہز بن حکیم کے والدِ ماجد نے ان کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت میں قید فرمایا۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ ابْنُ هِشَامٍ بْنِ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ أَنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ أَنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخَذُوا فَأَعْرَضَ لَهُ

ابن قدامہ نے فرمایا کہ اُن کے بھائی صاحب یا چچا جان۔ مؤمل نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے ہمسائے نے فلاں چیز لے لی ہے حضور نے اُن سے دو دفعہ اعراض فرمایا۔ پھر کسی چیز کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسے اپنے ہمسائے

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ۔

کے لیے چھوڑ دو۔ مؤمل نے وَهُوَ يَخْطُبُ کا ذکر نہیں کیا۔

## بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ۔

## وکالت کا بیان۔

وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، سلام کیا اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم ہمارے وکیل کے پاس پہنچو تو اُس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا۔ اگر وہ تم سے نشانی کا مطالبہ کرے تو اس کے گلے پر ہاتھ رکھ دینا۔

## بَابٌ مِنَ الْقَضَاءِ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْمُثَنَّى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

## قضا کے متعلقات۔

بشیر بن کعب عدوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا جھگڑا ہو تو اُسے سات ذراع رکھو۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ أَخُوهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَّسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا بھائی تم سے تمہاری دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو اُسے منع نہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے سر جھکا لئے۔ فرمایا (حضرت ابو ہریرہ نے) بات کیا ہے؟ میں اس حکم سے آپ کو منہ موڑتے دیکھتا ہوں۔ میں یہ آپ حضرات کو سنا کر چھوڑوں گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن ابی خلف کی حدیث ہے اور زیادہ مکمل ہے۔

ف: یہ حکم استحبابی ہے کہ ہمسائے کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی ضرورت کو مدنظر رکھا جائے۔ اس امر کو واجب سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ اگر کسی خاص ضرورت کے بغیر ہمسایہ اس کی دیوار میں کیل گاڑنا چاہے تو خواہ دیوار کا نقصان ہو اور خواہ ہمسائے

www.sirat-e-mustaqeem.com



کر چنداں ضرورت نہ ہو تب بھی اجازت دینی پڑے گی۔ دریں حالات اسے وجوب پر محمول کرنا محلِ نظر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، لؤلؤہ نے حضرت ابو صرمہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی کو نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اُسے نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی سے دشمنی رکھی تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ۔

ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری کے باغ میں اُن کے کھجور کے چند درخت تھے اور اس کے اہل و عیال اس کے ساتھ رہتے تھے۔ پس حضرت سمرہ اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی اور یہ بات اس پر گراں گزرتی۔ پس اس نے ان سے درختوں کو بیچنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے تبدیل کرنے کے لیے کہا تب بھی انکار کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے تبدیل کر لینے کا مطالبہ کیا تب بھی انہوں نے انکار ہی کیا۔ فرمایا تو اُسے ہبہ کر دو اور بار بار اس بات کی ترغیب دی لیکن انہوں نے انکار ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ جاؤ اور ان کے درختوں کو اکھاڑ کر پھینک دو۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ

عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر سے ایک آدمی نے سنگستان کی نالی کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا کہ نالی کا پانی بہنے دو مگر حضرت زبیر نے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا:۔ اے زبیر! اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا۔ یا رسول اللہ! اس لیے کہ وہ آپ

يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ الْآيَةَ۔

کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے پُر نور چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا۔ کھیت کو پانی دو اور روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، میرے خیال میں یہ آیت اس بارے میں نازل فرمائی گئی:۔ تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں .... (۴ : ۶۵)

۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَاءَهُمْ يَذْكُرُونَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْزُورٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِي يَقْتَسِمُونَ مَاءَهُ فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

ابو مالک بن ثعلبہ نے اپنے والدِ ماجد ثعلبہ بن ابو مالک سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے بڑوں کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ قریش کے ایک آدمی کا بنی قریظہ کے پانی میں حصّہ تھا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں نالے کا جھگڑا پیش کیا جس کا پانی وہ تقسیم کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ان کے درمیان ٹخنوں تک پانی کا فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا اتنا ہونے پر نیچے والے کا پانی اُس کی طرف جانے سے نہ روکے۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

عمرو بن شعیب کے والدِ محترم نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مہزور کی ایک نالی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ کھیت کو سیراب کرتے ہوئے پانی روکا جائے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔ اس کے بعد اوپر کے کھیت والا نیچے کے کھیت والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ وَعَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ

ابو طوالہ اور عمرو بن یحیٰی نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے حضور دو شخصوں نے کھجور کے ایک درخت کے نیچے جھگڑا پیش کیا۔ دونوں میں سے ایک حدیث میں ہے:۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُس کی پیمائش کی گئی۔ پس وہ سات ذراع نکلا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ذراع نکلا۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ۔

آخِرُ كِتَابِ الْأَقْضِيَةِ۔

پس آپ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ عبد العزیز کا بیان ہے کہ اُس کی ایک ٹہنی کے ساتھ آپ نے ناپنے کا حکم فرمایا تو اُس کی پیمائش کی گئی۔

کتاب الاقضیہ ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# اَوَّلُ كِتَابِ الْعِلْمِ علم کا بیان

## بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ - علم کی فضیلت کا بیان

۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے داؤد بن جمیل سے روایت کی ہے کہ کثیر بن قیس نے فرمایا:- میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا:- اے ابو درداء! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک شہر سے ایک حدیث کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور حاجت سے حاضر نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے راستے پر چلائے گا اور علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اور عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں کیونکہ انبیائے کرام کی میراث دینار یا درہم نہیں ہوتے ان حضرات کی میراث علم دین ہے جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔

ف:- یہ حدیث علمائے دین کی قدر و منزلت پر روشن دلالت کر رہی ہے۔ جب بارگاہ خداوندی میں اس کی یہ عزت کہ فرشتے تک اس کے لیے اپنے پروں کو فرش راہ کرتے اور دریا کی مچھلیاں تک اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ تو انسانوں پر اس کی تعظیم و توقیر کرنا اور اس کی خدمت میں کوشاں رہنا ضروری اور سعادت مندی ہے۔ علماء ہی لوگوں کو دین کی دولت سے مالامال

www.sirat-e-mustaqeem.com



کر کے فکرِ آخرت میں لگاتے اور ان کے خالق و مالک سے ملاتے ہیں۔ جس عالم کی کاوشوں کا مرکز و محور فکرِ آخرت ہے وہی عالمِ دین ہے اور اس کی صحبت و خدمت اکسیرِ اعظم۔ جس عالمِ دین کی کوششیں دنیا کمانے کے لیے ہیں وہ علم دین حاصل کرنے کے باوجود عالمِ دنیا اور گمراہ ہے۔ اس کی صحبت سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے۔ ایسے عالم کا علم اسے کوئی نفع نہیں دے گا بلکہ اُلٹا اس پر حجت ہو گا۔ عالم اگر واصل باللہ ہے اور لوگوں کو قعرِ جہنم سے بچانے اور ان کے پروردگار کا مقبول بنانے میں کوشاں ہے تو ایسا عالم یقیناً حضرت انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث ہے لیکن جو عالم دنیا کمانے میں مصروف ہے اور علمِ دین سے اس کی غرض چندروزہ زندگی کے راحت و آرام کا حصول ہے تو وہ انبیائے کرام کا وارث نہیں بلکہ سرمایہ داروں کا وارث ہے۔ جس عالم نے صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت میں پیوندکاری کر کے نئی صراطِ مستقیم بنائی، مسلمانوں سے الگ اپنی علیحدہ جماعت بنائی، اپنا فرقہ یا گروہ علیحدہ تشکیل دیا خواہ اسے فرقہ نہ کہے بلکہ سچے اور پکے مسلمانوں کا گروہ یا صالحین کی جماعت ہی کیوں نہ کہے، وہ عالم انبیائے کرام کا نہیں شیطان علیہ اللعنۃ کا وارث ہے خواہ رات دن اس کی زبان پر قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْل ہی کیوں نہ جاری رہے۔ اونچے پائے کا مولوی و مولانا کہلاتا ہو یا ولیِ کامل و قطبِ ربانی کہا جاتا ہو۔ وہ شریعتِ مطہرہ میں کاٹ چھانٹ کرنے اور علیحدہ جماعت بنانے کے باعث اسلام کا دشمن، ملّتِ اسلامیہ کا بدخواہ، عبداللہ بن اُبَی بن سلول کا جانشین اور شیطان کا وارث ہے۔ افسوس! برٹش گورنمنٹ کے عہدِ حکومت میں متحدہ ہندوستان کے اندر ایسے گندم نما جَو فروش رہنماؤں کی فوج اسلامیانِ ہند پر چھائی جو بڑے بڑے خوشنما لیبل لگا کر مسلمانوں کے سامنے آئی اور اسلام دشمنی کا ایسا انمٹ کارنامہ سرانجام دیا کہ ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا دیے۔ مختلف فرقے بنا کر مسلمان آپس میں بھڑا دیے۔ جو بھائی بھائی تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بنا دیے۔ غرضیکہ شیطنت کے ختم نہ ہونے والے چکر چلا دیے۔ کاش! اللہ تعالیٰ ان کے جانشینوں اور متبعین کو توفیق دے کہ اس چکر کو ختم کر کے اسی مرکز پر جمع ہونے کی کوشش کریں جس پر ان کے آباؤ اجداد تھے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِیْرِ الدِّمَشْقِیُّ نَا الْوَلِیْدُ قَالَ لَقِیْتُ شَبِیْبَ بْنَ شَیْبَةَ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ بِمَعْنَاهُ یَعْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن وزیر دمشقی، ولید، شبیب بن شیبہ، عثمان بن ابو شیبہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کیا ہے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَسْلُكُ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا اِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے کو طے کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت کے راستے کو آسان فرما دیتا ہے اور جس نے اس کے مطابق عمل کرنے میں سستی کی تو اس کا نسب کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے گا۔

## بَابٌ ۹۳ فِیْ رِوَایَةِ حَدِیْثِ اَهْلِ الْکِتَابِ۔

## اہلِ کتاب کی باتوں کا روایت کرنا،

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ

ابن ابی نملہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com



المروزي نا عبد الله نا معمر عن الزهري قال أخبرني ابن أبي نملة الأنصاري عن أبيه أنه بينما هو جالس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده رجل من اليهود ومر بجنازة فقال يا محمد هل تتكلم هذه الجنازة فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله أعلم قال اليهودي إنها تتكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثكم أهل الكتاب فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله ورسله فإن كان باطلا لم تصدقوه وإن كان حقا لم تكذبوه۔

کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک یہودی بھی تھا۔ تو ایک جنازہ گزرا۔ اس یہودی نے کہا، اے محمدؐ! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہودی نے کہا۔ یہ کلام کرتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل کتاب تم سے جو بات کہیں تو نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہو:۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں پر۔ اگر وہ بات جھوٹی ہے تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر وہ سچی ہے تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی۔

۲۴۹۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا ابن أبي الزناد عن أبيه عن خارجة بن زيد ابن ثابت قال قال زيد أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فتعلمت له كتاب يهود وقال إني والله ما آمن يهود على كتابي فتعلمته فلم يمر بي إلا نصف شهر حتى حذقته فكنت أكتب له إذا كتب وأقرأ له إذا كتب إليه۔

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے یہودیوں کی لکھائی سیکھ لی اور خدا کی قسم، مجھے یہود کا اعتبار نہیں کہ میرے لیے درست لکھتے۔ پس نصف ماہ گزرا تھا کہ مجھے مہارت حاصل ہو گئی پس جب حضور لکھوانا چاہتے تو میں لکھ دیتا اور جب وہ آپ کے لیے لکھتے تو میں اسے پڑھ دیتا۔

## باب ۹۴ كتابة العلم۔

## علمی باتوں کو لکھنا

۲۵۰۔ حدثنا مسدد وأبو بكر ابن أبي شيبة قالا نا يحيى عن عبيد الله بن الأخنس عن الوليد بن عبد الله عن يوسف ابن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال كنت أكتب كل شيء أسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم أريد حفظه فنهتني وقالوا أتكتب كل شيء تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب والرضا فأمسكت عن الكتاب فذكرت ذلك إلى

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنتا۔ پس لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضامندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ پس میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے انگشتِ مبارک سے دہنِ اقدس کی جانب

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ۔

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔

۲۵۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے ایک حدیث کے متعلق پوچھا اور اسے لکھنے کے لیے ایک آدمی کو حکم دیا۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کچھ نہ لکھا کریں۔ پس اُسے مٹا دیا گیا۔

## بَابٌ ۹۵ التَّشْدِيدُ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی برائی

۲۵۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُكَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

عمرو بن عون ۔ مسدد، خالد، بیان بن بشر، ابو بشر، وبرہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن عبداللہ بن زبیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں حدیثیں روایت نہیں کرتے جیسے آپ کے ساتھی حضور سے روایت کرتے ہیں؟ فرمایا۔ خدا کی قسم، معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے حضور کی بارگاہ میں خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

## بَابٌ ۹۶ الْكَلَامُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ۔

## علم کے بغیر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا

۲۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِئُ نَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ نَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

عبداللہ بن محمد بن یحییٰ، یعقوب بن اسحاق مقری، سہیل بن مہران، ابوعمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا، خواہ وہ ٹھیک ہو، پھر بھی اس نے غلطی کی۔

ف۱۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا اور یہ نصابِ ہدایت تھا مگر اپنے محبوب کو سکھا کر ساری دنیا کو ان کا محتاج بنایا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (۵۵ : ۱تا۴)

رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ انہیں ماکان وما یکون کا بیان سکھایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ۝ (۱۶ : ۴۴)

اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار (قرآن) اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر نازل کر کے ہر طرح محبوب ہی کو سکھایا۔ محبوب پروردگار نے اپنے اصحاب کو سمجھایا۔ انہوں نے تابعین کو بتایا۔ ان مطالب و معانی کو مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر کی زیب و زینت بنایا۔ دوسروں کے لیے اس نقل معانی کے سوا چارہ نہیں۔ کلام الٰہی کی منشا و مراد کو پانے کا ہرگز یارا نہیں۔ جو اس نقل کو چھوڑ کر عقل کو امام بناتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منصب رسالت سے ہٹا کر ان کی جگہ پر اپنی عقل خام کو بٹھاتا ہے۔ ایسے ہی گندم نما جو فروش حضرات نے اپنی تحقیق کا ڈھول بجاتے ہوئے ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا دئیے ہیں راقم الحروف نے ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں ایک مناجات کے اندر ایسے گمراہ گر مفسرین و محققین کا یوں ذکر کیا تھا:

کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے فکر و تدبر نما دام سے!،
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے جس سے مفہوم قرآن خطرے میں ہے،
مصطفیٰ کے فرامین ورد زباں، مصطفیٰ کی انہیں سے کریں کسر شان،
کس غضب کی ہیں یہ شوخیاں الاماں تیرے پیارے کا فرمان خطرے میں ہے

## بَابٌ ۹۷ تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ۔

## ایک بات کو کئی بار کہنا

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا اَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابو عقیل ہاشم بن بلال، سابق بن ناجیہ، ابو سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کچھ ارشاد فرماتے تو اسے تین دفعہ دہراتے۔

## بَابٌ ۹۸ فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ۔

## گفتگو میں جلدی کرنا

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ اَلَا تَعْجَبُ اِلَى هٰذَا وَحَدِيثِهِ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحَدِّثُ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے پہلو میں حضرت ابوہریرہ بیٹھے اور انہوں نے دو مرتبہ کہا جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ اے حجرے والی! میری بات سنیے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو فرمایا۔ کیا تمہیں ان پر اور ان کی بات پر تعجب نہیں آتا حالانکہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو شمار کرنے والا اگر چاہتا تو آپ کی گفتگو کے ایک ایک لفظ کو شمار کر سکتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ سَرْدَكُمْ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ۔کیا تمہیں ابوہریرہ پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آئے اور میرے حجرے کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگے۔ وہ مجھے سنا رہے تھے۔ حالانکہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ میرے نماز پوری کرنے سے پہلے وہ اُٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پاتی تو بتاتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات کی طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرمایا کرتے تھے۔"

## بَابٌ ۹۹ التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا۔

## فتویٰ دینے میں محتاط رہنا

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْغَلُوطَاتِ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، اوزاعی، عبداللہ بن سعد صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے"۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ۔

حسن بن علی، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابو ایوب، بکر بن عمرو، مسلم بن یسار، ابو عثمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا"

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ الْمَهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ

سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب۔ بکر بن عمرو، عمرو بن ابی نعیمہ ابو عثمان طنبذی کا بیان ہے جن کی پرورش عبدالملک بن مروان نے کی تھی کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ سلیمان مہری نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا: ۔جس نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ۔

دیا یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے تو اس نے خیانت کی یہ حدیث سلیمان کے لفظوں میں ہے۔"

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ۔

## علم کو چھپانے کی برائی

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی اور اس نے چھپائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا۔"

## بَابُ فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ۔

## علم پھیلانے کی فضیلت

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يُسْمَعُ مِنْكُمْ۔

زہیر بن حرب اور عثمان بن ابوشیبہ، جریر، اعمش، عبید اللہ بن عبد اللہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم علمی باتیں مجھ سے سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جو تم سے سنیں گے۔"

---

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

عبد الرحمن بن ابان کے والد ماجد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور اُسے یاد رکھا، یہاں تک کہ وہ دوسروں تک پہنچائی۔ کئی ایک فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے جو اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والے کو بتائیں گے اور کئی فقہ کے عامل ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔"

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا

عبد العزیز بن ابوحازم کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دے تو یہ تمہارے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

ف:۔ جس شخص کی کوششوں سے ایک آدمی بھی راہ ہدایت پا جائے تو یہ قیمتی دولت سے زیادہ مفید ہے لیکن جس کے ورغلانے سے ایک آدمی بھی جادۂ مستقیم سے ہٹ گیا اور غلط راستے پر گامزن ہوا تو یہ قیمتی دولت کے ضائع ہو جانے سے زیادہ نقصان ثابت ہوگا۔ دریں حالات جن فرقہ سازوں نے ہزاروں مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگایا اور اصلاح کے نام پر فساد برپا کیا کہ ملت اسلامیہ پر نئے نئے فرقوں کا بوجھ لادتے اور اس کی جمعیت کو منتشر کرتے رہے ایسے حضرات کے اخروی نقصان کا آج کون اندازہ کر سکتا ہے۔ خدائے ذو المنن ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اور شیطان لعین کے ایسے خوشنما فریبوں سے بھی محفوظ و مامون رکھے۔ آمین یا الہ العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات۔

## بَاب ۱۰۲ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

## بنی اسرائیل سے کوئی بات روایت کرنا

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل سے روایت کرو کیونکہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذٌ نَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ۔

ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے بنی اسرائیل کی باتیں بیان فرمایا کرتے کہ صبح ہو جاتی اور نماز کے ڈر سے اٹھتے۔

## بَاب ۱۰۳ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔

## علم حاصل کرنا جبکہ مقصود رضائے الٰہی نہ ہو،

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، سریج بن نعمان، فلیح، ابو طوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا مگر دنیا حاصل کرنے کے لیے تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

## بَاب ۱۰۴ فِي الْقَصَصِ۔

## قصوں کا بیان

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا

محمود بن خالد، ابومسہر، عباد بن عباد الخواص، یحییٰ ابن ابی

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبُو مُسْهِرٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

عمرو شیبانی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ واقعات بیان نہیں کرے گا مگر حاکم یا محکوم یا مکار آدمی۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں غریب مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا جو تم برہنگی کے باعث ایک دوسرے سے بمشکل ستر چھپاتے تھے اور ہم میں ایک قاری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو قاری صاحب خاموش ہو گئے۔ پس آپ نے سلام کیا اور فرمایا تم کیا کر رہے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ہمیں قرآن مجید سُنا رہے ہیں اور ہم غور سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سُن رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ بھی شامل فرمائے جن کے ساتھ صبر کرنے کا مجھے بھی حکم دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے اپنی ذاتِ اقدس کو ہم میں شمار کرنے کے لیے پھر دست مبارک سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا چنانچہ سب کا رخ آپ کی جانب ہو گیا راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مہاجرین کے تنگ دست گروہ! تمہیں بشارت ہو روزِ قیامت تم مکمل نور کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے جو کہ پانچ سو برس کا دن ہے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي

موسیٰ بن خلف عمی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي الْمُطَهَّرِ نَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ
الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ
أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ
أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
أُعْتِقَ أَرْبَعَةً۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میں ان لوگوں
کے ساتھ بیٹھوں جو نمازِ فجر سے سورج طلوع ہونے تک
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے اولادِ اسمٰعیل کے چالیس
غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اگر میں ایسے لوگوں
کے پاس بیٹھوں جو نمازِ عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ
کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند
ہے"

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ
قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ
أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ
حَتّٰى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى فَكَيْفَ إِذَا
جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الْعِلْمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے
کو سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں بارگاہِ رسالت
میں عرض گزار ہوا کہ میں پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔
فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ پس
میں نے پڑھ کر سنائی۔ یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا
اس وقت کیا سماں ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں
گے (۴: ۴۱) پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو حضور کی چشمانِ
مبارک سے آنسو رواں تھے۔ کتاب العلم ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# اَوَّلُ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ

# پینے کی چیزوں کا بیان

## بَابٌ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اَبُوْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

## شراب کا حرام ہونا

شعبی نے حضرت ابنِ عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جَو سے۔ شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین چیزوں کی حقیقت ہم پر بخوبی واضح نہ ہو جائے یعنی دادا کا حصہ، کلالہ کا مطلب اور سود کے بعض ذرائع کہ وہ سود ہیں یا نہیں۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُنَادِيْ اَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلٰوةَ سَكْرَانٌ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَهَلْ

ابو اسحاق نے عمرو سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر دعا گو ہوئے: اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ البقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی:۔ اے محبوب! تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے ... (۲ : ۲۱۹)۔ پس حضرت عمر کو بلا کر یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب کہ تم نشے میں ہو۔ (۴ : ۴۳) پس جب نماز کھڑی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منادی کرواتے کہ نشے والا کوئی نماز میں شامل نہ ہو۔ پس حضرت عمر کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے دعا کی:۔ اے اللہ! شراب کا حکم ہمارے لیے واضح طور پر بیان فرما۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ پس کیا تم رکنے والے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ فَقَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا۔

ہو؟" (۵:۹۱) حضرت عمر نے کہا :۔ ہم رُک گئے "

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ وَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

ابو عبد الرحمن سُلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کو ایک انصاری نے بلایا اور دونوں کو شراب پلائی، شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے۔ پس انہیں نماز مغرب حضرت علی نے پڑھائی اور سورۃ الکافرون پڑھی تو اس میں خلط ملط کر گئے پس یہ حکم نازل ہوا: "نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ جو کہہ رہے ہو اُسے جانو" (۴: ۴۳)

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْاٰيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم:۔ "اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو" (۴: ۴۳) اور "اے محبوب! تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے نفع ہے" (۲: ۲۱۹) یہ دونوں سورہ المائدہ کی اس آیت سے منسوخ ہو گئی ہیں:۔ "بیشک شراب، جوئے اور بُت۔۔۔" (۵: ۹۰)

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ کے دولت خانے پر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا جس روز شراب حرام ہوئی اور ان دنوں ہماری شراب صرف فضیخ نامی ہوتی تھی۔ پس ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے منادی کی تو ہم نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منادی ہے"

## بَابُ ۱۰۶ الْعَصِيرِ لِلْخَمْرِ۔

## شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑنا

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عثمان بن ابو شیبہ، وکیع بن جراح، عبد العزیز بن عمر، ابو علقمہ اور عبد الرحمن بن عبد اللہ غافقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيُّ اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ۔

نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اسے پینے والے، اٹھانے والے اور جس کے لیے اٹھائی جائے اس پر بھی لعنت کی ہے۔"

## باب ۱۰۷ - مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ۔

## شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق حکم،

۲۷۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا۔

ابوہبیرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا جو یتیموں کو ترکہ میں ملی۔ فرمایا کہ اسے بہا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا اس کا سرکہ نہ بنا لوں؟ فرمایا، نہیں۔"

## باب ۱۰۸ - الْخَمْرُ مِمَّا هِيَ۔

## شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے،

۲۷۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے۔ اور جَو سے شراب بنائی جاتی ہے۔"

۲۷۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ وَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

مالک بن عبدالواحد، معتمر، فضیل بن میسرہ، ابوحریز، عامر، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شراب انگور کے شیرے، کشمش، کھجور، گندم، جَو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے لیکن میں تمہیں ہر نشہ لانے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ

ابوکثیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ۔

فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے۔ کھجور اور انگور سے۔

## باب ۱۰۹۔ مَا جَاءَ فِي السُّكْرِ۔

## نشہ لانے والی چیزوں کا حکم

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

سلیمان بن داؤد، محمد بن عیسیٰ، حماد، ابن زید، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ شراب پیتا تھا اور اس پر مداومت کی تو آخرت میں اسے نہیں پیے گا۔

ف:۔ احادیث مطہرہ کے مطابق نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی وقت حرام ہے جب کہ اتنی پی جائے جس سے نشہ ہو اور اسی صورت میں اسے خمر کہا جائے گا جب کہ نشہ لائے اور اتنی نہیں تو خمر میں اس کا شمار نہیں۔ مطلقاً خمر انگور کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ۔

ابراہیم بن عمر صنعانی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقل بگاڑ دینے والی ہر چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جس نے نشہ لانے والی چیز پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں گھٹ جائیں گی۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر وہ چوتھی دفعہ بھی ایسا ہی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کی پیپ جو کسی چھوٹے بچے کو شراب پلائے جبکہ وہ حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے پلانے والے کو جہنمیوں کی پیپ پلائے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، داؤد بن بکر بن ابی فرات، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زیادہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

ہونے کے باعث جو چیز نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجَرْجَسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصَ يَعْنِي الْجَرْجَسِيَّ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبع شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی یزید بن عبد ربہ جرجسی کے سامنے کہ آپ سے بیان کی محمد بن حرب زبیدی نے زہری سے یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ اور یہ بھی کہا کہ تبع شہد سے بنائی جاتی ہے اور اہل یمن اسے پیا کرتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وہ شخص (یزید بن عبد ربہ جرجسی) کیسا ثقہ تھا کہ اس کے پایہ کا حمص کے رہنے والوں میں کوئی دوسرا نہ تھا۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ۔

مرثد بن عبد اللہ یزنی نے حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں جہاں سخت محنت کرتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب بناتے ہیں تاکہ اپنے شہروں میں ہم سخت محنت اور سردی کے مقابلے پر اس سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس سے اجتناب کرو۔ عرض گزار ہوا کہ لوگ تو اسے نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ اگر وہ اُسے نہ چھوڑیں تو ان سے لڑنا چاہیے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذٰلِكَ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ بتع ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو اور جوار سے بھی بنائی جاتی ہے؟ فرمایا اُسے مزر کہتے ہیں۔ پھر فرمایا اپنی قوم کو بتا دینا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَلْهَتْ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

بچے۔"

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، یزید بن ابوحبیب ولید بن عبدہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، کوبہ اور غبیرہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے۔"

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ۔

سعید بن منصور، ابوشہاب عبدربہ، نافع، حسن بن عمرو فقیمی، حکم بن عتیبہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ لانے والی اور عقل میں فتور لانے والی یا سستی پیدا کرنے والی ہر ایک چیز سے منع فرمایا ہے۔"

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

مسدد، موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی ابن میمون، ابوعثمان موسیٰ عمرو بن سالم انصاری، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے اور جو کئی من کی مقدار میں ہو کر نشہ لائے وہ چلو بھر بھی حرام ہے۔"

## بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ۔

## داذی شراب کا حکم

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا

احمد بن حنبل، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، حاتم بن حریث، مالک بن ابومریم کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم طلاء یعنی انگور کے شیرے کا ذکر کرنے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

## بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا

اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔"

## شراب کے برتنوں کا بیان

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا:۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے سبز لاکھی برتن، رال لگے ہوئے مرتبان اور لکڑی کے روغنی برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر (شراب کا مرتبان) کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ پس میں ان کی اس بات سے ڈر کر باہر نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ پس میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کیا آپ نے سنا جو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں؟ فرمایا وہ کیا؟ میں نے کہا:۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ فرمایا انہوں نے سچ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ کو حرام فرما دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جر کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جو چکنی مٹی سے بنایا جائے۔"

سلیمان بن حرب اور محمد بن عبید، حماد، مسدد، عباد بن عباد، ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث سلیمان ہے۔ فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارا قبیلہ ربیعہ سے ہے جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ لہٰذا ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن پر ہم عمل پیرا ہوں اور جنہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں انہیں ان چیزوں کی دعوت دیں۔ فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور

قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع الإيمان
بالله شهادة أن لا إله إلا الله وعقد بيده
واحدة وقال مسدد الإيمان بالله ثم فسرها
لهم شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا
رسول الله صلى الله عليه وسلم وإقام
الصلوة وإيتاء الزكوة وأن تؤدوا الخمس
مما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والحنتم و
المزفت والنقير وقال ابن عبيد النقير
مكان المقير قال مسدد والنقير والمقير
ولم يذكر المزفت قال أبو داود وأبو جمرة
نصر بن عمران الضبعي۔

چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دیتے رہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور مٹھی بند کر کے ایک نشانی۔ مسدد نے کہا کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی ان کے لیے یوں تفسیر فرمائی کہ گواہی دیتے رہنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور منع کرتا ہوں تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، رال لگے ہوئے برتن اور چوبی برتن کو استعمال کرنے سے۔ ابن عبید نے اَلنَّقِیر کی جگہ اَلْمُقَیَّر کہا ہے۔ اور مسدد نے اَلنَّقِیر اور اَلْمُقَیَّر دونوں کہا اور اَلْمُزَفَّت کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران ہے۔

٢٩٤۔ حدثنا وهب بن بقية عن نوح بن
قيس قال نا عبد الله بن عون عن محمد بن
سيرين عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لوفد عبد القيس أنهاكم عن
النقير والمقير والحنتم والدباء والمزادة
المجبوبة ولكن اشرب في سقائك وأوكه۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا کہ میں تمہیں چوبی برتن، روغنی برتن، سبز لاکھی برتن اور کدو کے تونبے سے منع کرتا ہوں، ہاں اپنی مشک سے پانی پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

٢٩٥۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال
نا أبان قال نا قتادة عن عكرمة وسعيد
ابن المسيب عن ابن عباس في قصة وفد
عبد القيس قالوا فيما نشرب يا نبي الله فقال
النبي صلى الله عليه وسلم بأسقية الأدم
التي يلاث على أفواهها۔

عکرمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وفدِ عبدالقیس کے قصے میں روایت کی کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! پھر کس برتن میں پانی پیا کریں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑے کی مشکوں سے پیا کرو جن کے منہ باندھ دیے جاتے ہیں۔

٢٩٦۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد
عن عوف عن أبي القموص زيد بن علي قال
حدثني رجل كان من الوفد الذين وفدوا
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من
عبد القيس يحسب عوف أن اسمه قيس
ابن النعمان فقال لا تشربوا في نقير

ابوقموص زید بن علی کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو عبدالقیس کے اس وفد میں شامل تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ عوف راوی کے خیال میں ان کا نام قیس بن نعمان ہے فرمایا کہ چوبی برتن، روغنی برتن، کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن سے نہ پیا کرو بلکہ چمڑے کی مشک سے پیو جس کا سر بند ہو۔ اگر تمہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا مِنَ الْجِلْدِ الْمُوكَاءِ عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔

میں تیزی آجائے تو پانی ڈال کر اسے توڑ دو۔ اگر یوں بھی تیزی نہ جائے تو اسے بہا دو۔"

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ۔

قیس بن حبتر نہشلی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وفدِ عبد القیس والے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم کس چیز میں پیا کریں۔ فرمایا کہ کدو کے تونبے، روغنی برتن اور چوبی برتن میں نہ پیا کرو بلکہ مشکوں میں نبیذ بنایا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر مشک کے اندر اس میں تیزی آجائے۔ فرمایا تو اس میں پانی ڈال دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چنانچہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ اُسے بہا دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر حرام کی یا شراب، جوئے اور کوبہ کو حرام کیا گیا ہے فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا ڈھول کو کہتے ہیں۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ۔

اسمٰعیل بن سمیع نے مالک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور جَو کی شراب سے منع فرمایا ہے۔"

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب ان کے کرنے کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پی لیا کرو، ہاں نشہ لانے والی چیز

www.sirat-e-mustaqeem.com



كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ.

نہ پیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔

ف:۔ یہاں دو باتیں خاص طور پر مدِ نظر رہیں کہ ہمیں کسی امر و نہی کی مصلحت معلوم ہو یا نہ ہو لیکن اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہونے کا یہی واحد ذریعہ ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ (۳:۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو، لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی تحلیل و تحریم کا اختیار مرحمت فرمایا تھا جس کے باعث آپ بعض کاموں کا حکم فرماتے اور بعض کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایسا وحی خفی کی روشنی میں ہوتا یا نورِ نبوت سے دیکھنے کے باعث۔ قرآن مجید نے آپ کی اسی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ط (۷:۱۵۷)

اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواہ کسی چیز کا حلال و حرام ہونا وحی جلی کے تحت بتایا یا وحی خفی کے باعث یا اپنے نورِ نبوت کی روشنی سے دیکھ کر سب کے متعلق پروردگارِ عالم نے فرما دیا کہ میرا محبوب پاک چیزوں ہی کو حلال قرار دیتا اور ناپاک چیزوں ہی کو حرام فرماتا ہے اور تمام اوامر و نواہی کے بارے میں واضح طور پر یوں فیصلہ فرما دیا ہے:

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (۴:۸۵) | جس نے رسول کا حکم مانا، بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لہٰذا امتی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسول سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتا کہ حضور! یہ آپ خدا کی طرف سے بیان فرما رہے ہیں یا اپنی جانب سے؟ کیونکہ رسول اللہ نے جس طرح بھی فرمایا وہ حکم خداوندی ہے اور امتی کے لیے اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ دوسرے امتی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول کے خداداد منصب تحلیل و تحریم کا انکار کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذًا۔

منصور نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار عرض گزار ہوئے: ہمارا ان کے بغیر گزارہ نہیں۔ فرمایا اب استعمال کر لیا کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ۔

زیاد بن فیاض نے ابو عیاض سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتنوں کا ذکر فرمایا یعنی کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور چوبی برتن کا تو ایک اعرابی عرض گزار ہوا: یہ برتن ہمارے پاس نہیں ہوتے۔ فرمایا، پیا کرو جو چیز حلال ہو۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، شریک نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا جو چیز نشہ لائے اس سے اجتناب کرنا۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔ اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے پیالے میں نبیذ بنایا جاتا۔

## بَابٌ ۱۱۲ فِي الْخَلِيطَيْنِ۔

## ملائی ہوئی چیزوں کا بیان

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا۔

عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا نیز ادھ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى حِدَتِهِ۔ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا گیا ہے اور گدر کے ساتھ سوکھی کھجوروں کو ملا کر بنانے سے نیز گدر کھجوروں کے ساتھ پکی ہوئی تازہ کھجوروں کو ملا کر بنانے سے۔ فرمایا ہے کہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ فرمایا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو قتادہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وسلم بهذا الحديث.

۳۰۶۔ حدثنا سليمان بن حرب و حفص بن عمر النمري قالا ثنا شعبة عن الحكم عن ابن ابي ليلى عن رجل قال حفص من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر.

حفص کا بیان ہے کہ ابن ابی لیلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکی ہوئی تازی اور خشک کھجوریں نیز انگور اور کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے کے لیے بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۳۰۷۔ حدثنا مسدد قال نا يحيى عن ثابت بن عمارة حدثتني ريطة عن كبشة بنت ابي مريم قالت سالت ام سلمة رضي الله عنها ما كان النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنه قالت فان ينهانا ان نعجم النوى طبخا او نخلط الزبيب والتمر.

کبشہ بنت ابی مریم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس بات سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کھجوروں کو اتنا پکانے سے منع فرمایا ہے کہ گٹھلی بھی گل جائے نیز انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے۔"

۳۰۸۔ حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الله ابن داود عن مسعر عن موسى بن عبد الله عن امراة من بني اسد عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينبذ له زبيب فيلقى فيه تمر او تمر فيلقى فيه زبيب.

موسیٰ بن عبداللہ نے بنی اسد کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے انگوروں کا نبیذ بنایا جاتا تو اس میں کھجوریں ڈال دی جاتیں اور کھجوروں کا بنایا جاتا تو اس میں انگور ڈال دیے جاتے۔"

۳۰۹۔ حدثنا زياد بن يحيى الحراني نا ابو بحر قال نا عتاب بن عبد العزيز الحماني قال حدثتني صفية بنت عطية قالت دخلت مع نسوة من عبد القيس على عائشة فسألناها عن التمر والزبيب فقالت كنت آخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب فالقيه في اناء فامرسه ثم اسقيه النبي صلى الله عليه وسلم.

صفیہ بنت عطیہ کا بیان ہے کہ میں عبد القیس کی ایک عورت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے کھجوروں اور انگوروں کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ایک مٹھی کھجوریں اور ایک مٹھی کشمش لیتی اور انہیں ایک برتن میں ڈال دیتی اس کے بعد انہیں ہاتھوں سے مسلتی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پلا دیتی۔"

## باب ۱۱۳ في نبيذ البسر.

## ادھ کچی کھجوروں کی نبیذ کا حکم

۳۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار قال نا

قتادہ نے جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت کی ہے۔"

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشٰى أَنْ يَكُوْنَ الْمُزَّاءَ الَّتِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيْذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

## بَاب ۱۱۴ فِي صِفَةِ النَّبِيْذِ۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ وَإِلٰى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوْهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ قَالَ انْبِذُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ فَانْبِذُوْهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوْهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهٗ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهٖ صَارَ خَلًّا۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوْكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَ فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيْبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُوْلِ

کہ دونوں حضرات ادھ کچی کھجوروں کی نبیذ کو ناپسند کرتے اور اس بات کو حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کرتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ میں ڈرتا ہوں کہ یہ مزّاء شمار نہ ہو جس سے عبدالقیس کو منع فرمایا گیا تھا۔ میں (ہشام) نے قتادہ سے کہا کہ مزاء کیا ہے؟ فرمایا کہ لاکھی سبز برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بنانا۔

## نبیذ کی تعریف

عبداللہ دیلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں کہاں کے رہنے والے ہیں اور کس کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے یہاں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کا کیا کریں؟ فرمایا ان کی کشمش بنا لیا کرو۔ عرض کی کہ کشمش کا کیا کریں؟ فرمایا کہ صبح کو بھگو دو اور شام کو پی لیا کرو نیز شام کو بھگو دو اور صبح کو پی لیا کرو لیکن چمڑے کی مشکوں میں بھگویا کرو اور مٹی کے گھڑوں میں نہ بھگونا کیونکہ دیر ہونے سے اس کا

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی، یونس بن عبید، حسن نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگویا جاتا جس کا اوپر والا منہ باندھ دیا جاتا اور اس کے نیچے بھی منہ تھا۔ صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو پی لیتے اور شام کو بھگویا جاتا تو اسے صبح کے وقت نوش فرما لیتے۔

مقاتل بن حیان کی پھوپھی جان عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے صبح کے وقت نبیذ بھگویا جاتا جب شام ہوتی تو آپ رات کے کھانے کے بعد اسے نوش فرما لیتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ صلى الله عليه وسلم غدوة فإذا كان من العشي فتعشى شرب على عشائه فإن فضل شيء صببته أو فرغته ثم تنبذ بالليل فإذا أصبح تغدى فشرب على غدائه قالت تغسل السقاء غدوة وعشية فقال لها أبي مرتين في يوم قالت نعم۔

۳۱۴۔ حدثنا مخلد بن خالد قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي عمر يحيى البهراني عن ابن عباس قال كان ينبذ للنبي صلى الله عليه وسلم الزبيب فيشربه اليوم والغد وبعد الغد إلى مساء الثالثة ثم يأمر به فيسقى الخدم أو يهراق قال أبو داود معنى يسقى الخدم يبادر به الفساد۔

باب في شراب العسل۔

۳۱۵۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج عن عطاء أنه سمع عبيد بن عمير قال سمعت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تخبر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلا فتواصيت أنا وحفصة أيتنا ما دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل إني أجد منك ريح مغافير فدخل على إحداهن فقالت ذلك له فقال بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن أعود له فنزلت لم تحرم ما أحل الله لك تبتغي إلى إن تتوبا إلى الله لعائشة وحفصة وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا لقوله بل شربت عسلا۔

اگر کچھ بچ رہتا تو اُسے بہا دیتے یا کسی طرح مشک کو فارغ کرتے پھر رات کے وقت بھگو یا جاتا تو جب صبح ہوتی تو صبح کے کھانے کے بعد نوش فرما لیتے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ ہم مشک کو صبح و شام دھویا کرتے۔ مقاتل کے والد یا جد (حیان) نے ان (عمرہ) سے کہا کہ روزانہ دو مرتبہ دھوئی جاتی؟ فرمایا ہاں۔

ابوعمر نے یحییٰ بہرانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کشمش کا نبیذ بھگویا جاتا تو آپ اس روز نوش فرماتے اگلی صبح کو اور اس سے اگلی صبح کو بلکہ تیسری شام تک۔ پھر حکم فرماتے کہ خدام کو پلا دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خادموں کو پلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خراب ہونے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔

## شہد کے شربت کا حکم

عطاء نے عبید بن عمیر سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور اُن کے پاس سے شہد پیا کرتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کر لیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہی کہے کہ مجھے آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پس ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے تو اس نے آپ سے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ تم کیوں حرام ٹھہراتے ہو جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے (۶۶:۱) یہاں تک کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو توبہ کرنے کا حکم ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْخَبَرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ وَفِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔ پس مذکورہ حدیث کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے کہا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بات بہت گراں تھی کہ آپ سے بُو آئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ فرمایا میں نے تو شہد پیا ہے جو مجھے حفصہ نے پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہد کی مکھیوں میں سے شاید کسی مکھی نے عرفط چاٹ لیا ہوگا۔"

ف:) ازواج مطہرات اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن وعنہا نے جو کچھ کیا وہ محض محبت رسول میں کیا کہ وہ حبیب پروردگار کی نگاہ لطف وکرم کو زیادہ سے زیادہ اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتی تھیں۔ یہ اس ہستی کی زیادہ سے زیادہ رضا حاصل کرنے کی کوشش تھی جن کی رضا خود پروردگارِ عالم بھی چاہتا ہے" واللہ تعالیٰ اعلم!

## بَابٌ ۱۱۶ فِي النَّبِيْذِ اِذَا غَلَى۔

## نبیذ میں تیزی آجانے کا بیان

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ فِيْ دُبَّاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهٖ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

خالد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ مجھے معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھ رہے ہیں۔ میں اس روز کی تلاش میں رہا جبکہ آپ نے روزہ نہ رکھا ہو۔ میں نے کدو کے تونبے میں نبیذ بنایا اور اسے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ اس وقت وہ جوش کھا رہا تھا۔ فرمایا کہ اسے دیوار پر پھینک دو کیونکہ اسے وہی پئے گا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔"

## بَابٌ ۱۱۷ فِي الشَّرَابِ قَائِمًا۔

## کھڑے ہو کر پانی پینا

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔"

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ اَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ اَحَدُهُمْ

عبد الملک بن میسرہ نے نزال بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگایا پس اسے کھڑے ہو کر پی لیا، پھر فرمایا کہ تم میں سے بعض حضرات ایسا کرنا ناپسند کرتے ہوں گے لیکن میں نے رسول اللہ صلی

www.sirat-e-mustaqeem.com



أن يفعل هذا وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل مثل ما رأيتموني فعلت۔

## باب ۱۱۸ الشراب من في السقاء۔

۳۲۰۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال نا حماد قال أنا قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشراب من في السقاء وعن ركوب الجلالة والمجثمة قال أبو داود الجلالة التي تأكل العذرة۔

## باب ۱۱۹ في اختناث الأسقية۔

۳۲۱۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال الزهري أنه سمع عبيد الله بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اختناث الأسقية۔

۳۲۲۔ حدثنا نصر بن علي قال أخبرنا عبد الأعلى قال نا عبيد الله بن عمر عن عيسى بن عبد الله رجل من الأنصار عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا بإداوة يوم أحد فقال اخنث فم الإداوة ثم شرب من فيها۔

## باب ۱۲۰ في الشرب من ثلمة القدح۔

۳۲۳۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا عبد الله بن وهب قال أخبرني قرة بن عبد الرحمن عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أبي سعيد الخدري أنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وأن ينفخ في الشراب۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسا کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔

## مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کا بیان

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پانی پینے، فضلہ خور جانور پر سواری کرنے اور تیر اندازی کر کے ہلاک کیے ہوئے جانور کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

## مشک کا منہ موڑنا

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کا منہ موڑنے سے منع فرمایا ہے۔

نصر بن علی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز ایک مشکیزہ منگا کر فرمایا۔ مشکیزے کا منہ مختصر کر کے تھام لو۔ پھر آپ نے اس کے دہانے سے پانی پیا۔

## پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینا

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، قرۃ بن عبد الرحمٰن ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ سے پینے اور پینے والی چیز میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۲۱ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

## سونے چاندی کے برتن میں پینا

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان نے انہیں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا:۔ میں اسے نہ پھینکتا مگر میں نے اسے منع کیا تھا لیکن باز نہیں آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

ف:۔ مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ ہاں عورت سونے چاندی کے زیور پہن سکتی ہے۔ جب کہ مرد نہیں پہن سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## باب ۱۲۲ فِي الْكَرْعِ۔

## منہ لگا کر پانی پینے کا بیان

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلَى عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ایک صحابی کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے جو اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں گزشتہ رات کا باسی پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم نالی سے پی لیتے ہیں۔ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں، میرے پاس مشک میں رات کا باسی پانی بھی موجود ہے۔

## باب ۱۲۳ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ۔

## ساقی کب پیئے

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ آپ نے نوش فرمایا۔ پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ داہنی طرف والا زیادہ حقدار ہے۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَقَالَ هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تو تین سانس لیتے اور فرمایا کہ یہ پیاس بجھاتا، کھانا ہضم کرتا اور تندرست رکھتا ہے۔

## بَابٌ ۱۲۴ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ۔

## پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، ابن عیینہ، عبد الکریم، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ فَأَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ إِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَلَمَّا قَامَ قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

بنی سلیم کے عبد اللہ بن بسر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے والد ماجد کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کے حضور کھانا پیش کیا۔ پس حیس لانے کا ذکر کیا۔ پھر شربت پیش کیا جو آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا داہنی جانب والے کو دے دیا۔ پھر کھجوریں کھائیں اور انگشت سبابہ اور درمیانی کی پشت سے گٹھلیاں ڈالیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو میرے والد محترم بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض گزار ہوئے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ آپ نے کہا۔ اے اللہ جو تو نے روزی دی ہے اس میں انہیں برکت دے، ان کی مغفرت

## بَابٌ ۱۲۵ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ۔

## دودھ پیتے وقت کیا کہے؟

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ

مسدد، حماد بن زید۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ابن سلمہ علی بن زید، عمر بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلَى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَالِدٌ أَخَالُكَ تَقْذَرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ کے حضور بھُنی ہوئی اور لکڑیوں پر رکھی ہوئی دو گوہ پیش کی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تھوکا تو حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو اس چیز سے نفرت ہے؟ فرمایا یہی بات ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھا لے تو کہے۔ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں یہ زیادہ عطا فرما۔ کیونکہ دودھ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔“

## بَاب ۱۲۶ فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ

## برتنوں کو ڈھانپ دینے کا بیان

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے دروازے کو بند کر لو اور اللہ کا نام لو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا۔ اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لیکر اپنے برتن کو ڈھک دو خواہ اس پر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو اور اللہ کا نام لو۔ اپنے مشکیزے میں ڈاٹ لگا دو اور اللہ کا نام لو۔“

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا لیکن یہ حدیث مکمل نہیں ہے فرمایا کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ بند مشک کو کھولتا ہے اور نہ بند برتن کو کھولے اور چوہا لوگوں کا گھر جلا دیتا ہے یا ان کے گھروں کو۔“

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَى النَّاسِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ أَوْ بُيُوتِهِمْ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ اكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً۔

مسدد، فضیل بن عبدالوہاب سکری، حماد، کثیر بن شنظیر عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ فرمایا کہ عشاء کے وقت اپنے بچوں کو گھر میں روکا کرو۔ مسدد نے کہا کہ شام کے وقت کیونکہ وہ جنات کے پھیلنے اور چلنے پھرنے کا وقت ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پس ایک شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہ رکھا؟ خواہ چوڑائی میں اس پر لکڑی ہی رکھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اصمعی کا بیان ہے۔ عرضاً اس پر رکھ دیتے۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ۔

سعید بن منصور اور عبداللہ بن محمد نفیلی اور قتیبہ بن سعید عبدالعزیز بن محمد، ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سقیا کے گھروں سے پانی لایا جاتا تھا جو شیریں تھا۔ قتیبہ نے کہا کہ وہ ایک چشمہ تھا جو مدینہ منورہ سے دو روز کی مسافت پر تھا۔ یہاں پر کتاب الاشربہ ختم ہو گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# أَوَّلُ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ — کھانے کا بیان

## بَابُ ١٢٧ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ — دعوت قبول کرنے کا بیان

٣٣٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو اُسے جانا چاہیئے۔

٣٣٨۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے اور روزے دار ہو تو دعا کرے۔

٣٣٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو اسے شادی وغیرہ کی تقریب میں شامل ہونا چاہیئے۔

٣٤٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ بِمَعْنَاهُ۔

ابن مصطفیٰ، بقیتہ، زبیری، نافع نے ایوب کی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا ہے۔

٣٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دعوت کی جائے وہ اسے قبول کرے اگر چاہے تو کھالے اور چاہے نہ کھائے۔

٣٤٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا دُرُسْتُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کی دعوت کی جائے اور وہ اُسے قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی جو دعوت کے بغیر کھانے چلا گیا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور لٹیرے کی صورت میں باہر آیا۔"

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے:۔ بُرا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جایا اور مسکینوں کو نظرانداز کر دیا جائے اور جو دعوت میں شریک نہ ہوا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔"

ف:۔ دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ اظہارِ مسرت کے لیے ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شامل ہونا محبت و تعلقات کے اضافے کا باعث ہوتا ہے لہذا دعوت میں نہ جانا اللہ اور رسول کی نافرمانی ہے کیونکہ اللہ اور اس کا رسول یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں الفت و محبت کی فراوانی رہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں میل محبت پیدا کرنا اللہ اور رسول کو محبوب اور ان کے درمیان نفرت و عداوت کے بیج بونا اللہ اور رسول کو ناپسند ہے۔ اگر دعوت ولیمہ میں غیر شرعی امور کے باعث شامل نہ ہو تو اس میں اللہ اور رسول کی نافرمانی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۱۲۸ فِي اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ لِلنِّكَاحِ۔

## نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مستحب ہے

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

حماد نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر ہُوا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کا ولیمہ بھی ایسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا ولیمہ ان کا کیا ان کا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔"

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ۔

حامد بن یحییٰ، سفیان، وائل بن داؤد، ان کے صاحبزادے بکر بن وائل، زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ ستو اور کھجوروں سے کیا۔"

## بَابٌ ۱۲۹ الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ

## سفر سے لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنَ السَّفَرِ۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ یا بیل ذبح کیا

## بَابٌ ۱۳ فِي الضِّيَافَةِ۔

## ضیافت کا بیان

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ایک رات دن اپنے مہمان کی خوب عزت افزائی کرے جب کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کرے گا وہ صدقہ ہے مہمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اتنا ٹھہرے جس سے میزبان کو تنگی ہو۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةٌ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور جو اس سے آگے ہو گا وہ صدقہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا:۔ میں تمہیں اشہب کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا:۔ امام مالک سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی جائزتہ یوم ولیلۃ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:۔ ایک رات دن اس کی خوب عزت افزائی کرے، اُسے تحفہ دے اور اس کی حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت ہے۔

## بَابٌ ۱۳ فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ۔

## ولیمہ کرنا کب مستحب ہے؟

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ يُثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ

عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کی، جس کو اس کی خوبیوں کے باعث معروف کیا جاتا۔ ممکن ہے اس کا نام زہیر بن عثمان ہو جب کہ مجھے (عبداللہ بن عثمان کو) اچھی طرح اس کا نام معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے روز کا ولیمہ حق ہے اور دوسرے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَمْ يَكُنْ اسْمُهُ زُهَيْرَ بْنَ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ۔

روز کا بھی اچھا ہے لیکن تیسرے روز کا شیخی اور دکھاوا ہے قتادہ کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کو (ولیمہ میں) پہلے روز بلایا گیا تو دعوت منظور فرمائی۔ دوسرے روز دعوت دی گئی تب بھی قبول فرمائی اور تیسرے روز بلایا گیا تو دعوت منظور نہ کی اور فرمایا کہ یہ شیخی بگھارنے والے اور دکھاوا کرنے والے ہیں۔“

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ نے سعید بن مسیّب سے مذکورہ واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تیسرے روز دعوت کی گئی تو قبول نہ فرمائی اور بلانے والے کو کنکریاں ماریں۔“

## بَابٌ ۱۳۲ مِنَ الضِّيَافَةِ أَيْضًا۔

## ضیافت کے متعلق مزید باتیں۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

عامر نے حضرت ابوکریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات تو ہر مسلمان پر مہمان کا حق ہے۔ جو کسی کے گھر بطور مہمان جائے تو صاحب خانہ پر مہمان نوازی کرنا اس کا قرض ہے۔ اب چاہے اُسے وصول کرے اور چاہے اپنے اس قرض (حق) کو چھوڑ دے۔“

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔

سعید بن ابومہاجر نے حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اور وہ مہمان صبح تک محروم رہے تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک رات کی مہمانی تو وہ اس (صاحب خانہ) کی زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے۔“

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ

یزید بن ابوحبیب نے ابوالخیر سے روایت کی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

## بَابٌ ۱۳۳ فِي نَسْخِ الضَّيْفِ فِي الْأَكْلِ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجْنَحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتٰبِ۔

کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ جب تم لوگوں کے پاس جا اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیزیں مہیا کردیں جو مہمان کا حق ہے تو انہیں قبول کرلو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو ان کی بساط کے مطابق مہمان کا حق ہو وہ

## دوسرے کے مال سے نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ مگر جو تجارت کرو آپس کی رضامندی سے (۴: ۲۹) چنانچہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کھانا کھانے کو گناہ سمجھتا تھا اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد پھر مذکورہ آیت سورۃ النور کی اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ "تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ یا اکیلے اکیلے" (۲۴: ۶۱)۔ پس مالدار آدمی اپنے اہل میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلاتا تو وہ کہہ دیتا کہ میں اس میں سے کھانا گناہ سمجھتا ہوں اور کہتا کہ مسکین مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ پس یہ حلال قرار دے دیا گیا کہ اس چیز میں سے کھایا جائے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اہل کتاب کا کھانا بھی حلال قرار دیا گیا۔"

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ ـــــ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

## باب ۳۴ فِيْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ۔
## ناک بڑھانے کے لیے کھانا کھلانا

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُوْدَاؤدَ أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيْرٍ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُوْنُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

زبیر بن خریت نے عکرمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقابلے پر کھانا کھلانے والے دونوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اکثر حضرات نے اسے جریر بن حازم سے روایت کیا اور اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے جب کہ ہارون نحوی نے اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر کیا ہے لیکن حماد بن زید بھی حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

## باب ۳۵ الرَّجُلِ يُدْعٰى فَيَرٰى مَكْرُوْهًا۔
## جس کی دعوت کی جائے اور وہ خلافِ شرع کام دیکھے

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا أَرْجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

سفینہ ابوعبدالرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس حضرت فاطمہ نے کہا کہ کیوں نہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مدعو کرلیں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں۔ پس انہوں نے آپ کو بلوایا تو آپ تشریف لے آئے اور اپنا دستِ مبارک دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو دیکھا کہ گھر کے ایک جانب منقش پردہ ہے۔ پس آپ لوٹ آئے۔ حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا:۔ دیکھئے تو سہی، آپ کیوں لوٹے ہیں۔ پس میں آپ کے پیچھے گیا اور عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو واپس لوٹایا؟ فرمایا کہ میرے لیے یا نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ منقش گھر میں داخل ہو۔

## باب ۳۶ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ۔
## جب دو آدمی دعوت کریں تو کس کا حق زیادہ ہے

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ

ہناد بن سری، عبدالسلام بن حرب، ابو خالد دالانی، ابوالعلاء

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ۔

اودی، حمید بن عبدالرحمن حمیری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعوت کرنے والے دو اکٹھے ہو جائیں تو اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے اُس کا حق ہمسائیگی زیادہ ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک پہلے آئے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کرو۔

## بَابُ ۱۳۷ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَالْعَشَاءُ

## جب نماز کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا آ جائے

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنٰى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا يَقُومُ حَتّٰى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز کے لیے نہ اٹھو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب رات کا کھانا رکھ دیا جاتا یا جب رات کا کھانا آ جاتا تو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے، یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے خواہ اقامت کی آواز آتی رہتی یا امام کی قراءت بھی سنتے رہتے۔ف

ف۔ اگر بھوک شدید ہو کر بغیر کھائے نماز پڑھے گا تو اطمینان سے نہ پڑھ سکے گا تو نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے۔ اگر حاجت شدید نہیں تو جماعت کے ثواب سے محروم نہ ہو بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھا لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، معلیٰ ابن منصور، محمد بن میمون، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے یا کسی اور کام کے باعث نمازیں دیر تک نہیں کی جا سکتی۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي

عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیر کی حکومت کے دوران اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں موجود تھا کہ عباد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا، ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ۔

## باب ١٣٨ غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ۔

٣٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

## باب ١٣٩ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ۔

٣٦٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَلَيْسَ هٰذَا بِالْقَوِيِّ۔

## باب ١٤٠ فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ۔

٣٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى

نے سنا ہے کہ وہ نماز سے پہلے رات کے کھانے کو شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تم پر افسوس ہے، اسلاف کا رات کا کھانا تھا کیا؟ کیا تمہارے خیال میں اُن کا کھانا تمہارے والد محترم کے رات کے کھانے جیسا ہوتا تھا؟

## کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم وضو کے لیے پانی پیش کریں؟ فرمایا کہ مجھے وضو کا حکم دیا گیا ہے جبکہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔

## کھانے سے پہلے ایک ہاتھ دھونا

زاذان سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے توریت میں پڑھا کہ کھانے میں برکت اُس سے پہلے وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کھانے میں برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے سے ہے۔ سفیان کھانے سے پہلے وضو کو ناپسند کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

## ہاتھ دھوئے بغیر کھانا

احمد بن مریم، اُن کے چچا سعید بن الحکم، الیث بن سعد، خالد بن یزید، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پہاڑ کی ایک گھاٹی سے تشریف لائے اور ہمارے سامنے ڈھال میں کھجوریں رکھی تھیں۔ ہم نے آپ سے گزارش کی تو آپ نے ہمارے ساتھ تناول فرمائیں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ

ترس او جحفة فدعوناه فاكل معنا وما مس ماء.

لگایا۔

## باب ١٤١ في كراهية ذم الطعام.

٣٦٤- حدثنا محمد بن كثير قال اخبرنا سفيان عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه.

## کھانے کی برائی کرنے کی کراہیت

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو ہرگز کبھی بُرا نہیں کہا۔ اگر ضرورت دیکھتے تو تناول فرماتے اور جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

## باب ١٤٢ في الاجتماع على الطعام.

٣٦٥- حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي قال اخبرنا الوليد بن مسلم قال حدثني وحشي بن حرب عن ابيه عن جده ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انا ناكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله عليه يبارك لكم فيه قال ابوداود اذا كنت في وليمة فوضع العشاء فلا تاكل حتى ياذن لك صاحب الدار.

## مل کر کھانے کا بیان

وحشی بن حرب کے والد ماجد نے اُن کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن شکم سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا تم اکیلے اکیلے کھاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ہاں فرمایا کہ کھانا مل جُل کر کھایا کرو اور اُس پر اللہ کا نام لیا کرو تو تمہیں اُس میں برکت ہو گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب تم دعوت میں جاؤ اور رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے تو نہ کھاؤ یہاں تک کہ صاحبِ خانہ تمہیں اجازت دے۔

## باب ١٤٣ التسمية على الطعام.

٣٦٦- حدثنا يحيى بن خلف قال نا ابو عاصم عن ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير عن جابر بن عبد الله انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت فاذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء.

## کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کھاتے وقت بھی تو شیطان کہتا ہے (اپنے ساتھیوں سے) تمہارے لیے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا اور جب کوئی داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے، تمہیں ٹھکانا تو مل گیا جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ تمہیں ٹھکانا ملا اور کھانا بھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ف۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے تو شیطان اُس آدمی کے ساتھ گھر میں داخل ہو سکے گا اور نہ اُس کے ساتھ کھانا کھا سکے گا۔ بصورتِ دیگر شیطان اُس کے ساتھ گھر میں بھی داخل ہوتا اور اُس کے ساتھ کھانا بھی کھاتا ہے۔ بسم اللہ قرآنِ مجید کی ایک آیت ہے۔ اگر تسمیہ کے ساتھ کھانے پر قرآنِ مجید کی چند آیتیں اور پڑھ لیں تو مسلمان کے لیے وہ کھانا اور برکت والا ہو گیا اور اُس کے کھانے سے شیطان اور زیادہ محروم ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ قَالَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔

ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدا فرماتے۔ ہم ایک دفعہ آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا جیسے کوئی اُسے دھکیل رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک لڑکی آئی گویا اُسے بھی کوئی دھکیل رہا تھا اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کا بھی ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ بیشک شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ چنانچہ وہ اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ اس کے باعث اس کے لیے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لے کر آیا تاکہ اس کی وجہ سے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ اُس کا ہاتھ بھی میرے قبضے میں ہے۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی، بدیل عبداللہ بن عبید، ایک عورت جس کو اُمّ کلثوم کہا جاتا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام ضرور لے۔ اگر کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ نَا جَابِرُ ابْنُ صُبْحٍ قَالَ نَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطٰنُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ۔

مثنیٰ بن عبدالرحمان خزاعی نے اپنے چچا جان حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا بسم اللہ اوّلہٗ و آخرہٗ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر فرمایا: شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اُس (شیطان) کے پیٹ میں تھا قے کر دی۔ ف

ف۔ شیطان اگر کسی آدمی کے ساتھ کھا رہا ہو تو بظاہر کھانے میں سے ذرا بھی کم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کھانے میں جو برکت نازل ہوتی ہے اُسے شیطان کھا جاتا ہے اور بسم اللہ نہ پڑھنے والا شخص کھانے کی برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے دوران جب بھی یاد آئے تو بسم اللہ فی اوّلہٖ و آخرہٖ پڑھ لینے سے برکت واپس لوٹ آئے گی کیونکہ شیطان جو کھا چکا اب اُسے ہضم نہیں کر سکتا بلکہ قے کر دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تمام حقائق کو ملاحظہ فرماتے تھے۔ اس لیے خیر خواہی کا حق ادا کرتے ہوئے ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی تعلیم فرما دیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا۔

## ٹیک لگا کر کھانے کا بیان

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ۔

مصعب بن سلیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام بھیجا۔ جب میں واپس حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے آپ کو حالتِ اقعاء میں کھجوریں کھاتے ہوئے۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ

شعیب بن عبداللہ بن عمرو کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا گیا کہ کبھی آپ نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ یہ کہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلے ہوں۔

...

## بَابٌ ۱۴۵ فِي الْأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ۔

## تھالی کے درمیان میں سے کھانا

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو تھالی کے درمیان میں سے نہ کھائے بلکہ ایک کنارے سے کھائے کیونکہ برکت اُس (برتن) کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا۔

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک قصعہ (کڑاہ) تھا جس کو چار آدمی اُٹھاتے تھے اور اُسے غرّا کہا جاتا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوا اور نمازِ چاشت (یا اشراق) پڑھ لی گئی تو وہی قصعہ لایا گیا جس میں روٹیاں توڑی ہوئی تھیں۔ چنانچہ اُن پر شوربا ڈال دیا گیا۔ جب لوگوں کی کثرت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبارک گھٹنے زمین پر رکھ لیے۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسا بیٹھنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے باعزت بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر و مغرور نہیں بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اردگرد سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑے رہو کیونکہ درمیان میں برکت ہوتی ہے۔

## بَابٌ ۱۴۶ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ۔

## اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلافِ شرع چیزیں ہوں

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ

زہری سے روایت ہے کہ سالم کے والدِ ماجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھانوں سے منع فرمایا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

ایک اس دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور دوسرے پیٹ کے بل اوندھے لیٹ کر کھانے سے ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو جعفر نے زہری سے نہیں سُنا لہذا یہ حدیث منکر ہے ۔

---

۳۷۶ ۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ۔

ہارون بن زید بن ابی زرقاء ، اُن کے والد ماجد نے جعفر سے روایت کی کہ اُنہیں یہ حدیث زہری سے پہنچی ۔

## بَابُ ۱۷۲ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ۔

## داہنے ہاتھ سے کھانا

۳۷۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

ابو بکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے جدِ امجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو چاہیئے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے پیتا ہے ۔

---

۳۷۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُدْنُ مِنِّي فَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

ابو وجزہ نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : بیٹھے ! نزدیک ہو جاؤ ، بسم اللہ پڑھو ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے نزدیک سے کھاؤ ۔

ف ۔ کھانے کے آداب سے چند باتیں پہلے مذکور ہوئیں کہ :

۱ ۔ بسم اللہ پڑھ کر کھائے ۔
۲ ۔ ہاتھ دھو کر کھائے اور یہاں تعلیم دی کہ
۳ ۔ داہنے ہاتھ سے کھائے ۔
۴ ۔ اگر ایک ہی برتن میں کئی آدمی مل کر کھا رہے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۱۴۸ فِیْ اَکْلِ اللَّحْمِ۔

## گوشت کھانے کا بیان

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْمَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّهُ مِنْ صَنِیْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّهُ اَهْنَاُ وَ اَمْرَاُ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹا کرو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ اس طرح وہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ کُنْتُ اٰکُلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ اللَّحْمَ مَعَ الْعَظْمِ فَقَالَ اَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِیْكَ فَاِنَّهُ اَهْنَاُ وَ اَمْرَاُ۔

محمد بن عیسیٰ، ابن علیہ، عبدالرحمان بن معاویہ، عثمان بن ابوسلیمان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ پس آپ نے ہڈی والے گوشت کی بوٹی لی اور فرمایا کہ اسے اپنے منہ کے نزدیک کرو کیونکہ اس طرح کھانا لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ نَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الْعُرَاقِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرَاقُ الشَّاةِ۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، زہیر، ابواسحاق، سعد بن عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام گوشت والی ہڈیوں میں سے بکری کے گوشت کی ہڈی زیادہ پسند تھی۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَکَانَ یَرٰی اَنَّ الْیَهُوْدَ هُمْ سَمُّوْا۔

محمد بن بشار نے ابوداؤد سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ دستی کے گوشت میں زہر ملایا گیا اور آپ کے خیال میں وہ زہر یہودیوں نے ملایا تھا۔

## بَابٌ ۱۴۹ فِیْ اَکْلِ الدُّبَّاءِ

## کدو کھانے کا بیان

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اُس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ اس کھانے میں شریک ہونے کے لیے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جَو

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى ذَٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔

کی روٹیاں اور شوربے والا سالن پیش کیا گیا جس میں کدو اور گوشت تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کر پیالے میں اِدھر اُدھر سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

ف۔ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ عاشقِ صادق اپنی پسند کو محبوب کی پسند پر قربان کر دیتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو پسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند ہو جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند ہے تو یہ بھی عمر بھر کدو ہی کو پسند فرماتے رہے۔ تعلقِ خاطر اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم بھی ہر موقع پر یہ مدِ نظر رکھا کریں کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا چیز پسند ہے اور کیا پسند نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۵۰ فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ۔

## ثرید کھانے کا بیان

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ قَالَ نَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدَ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدَ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

محمد بن حسان سمتی، مبارک بن سعید، عمر بن سعید، ایک بصری نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں اِدھر اُدھر سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اُسی روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

## بَابٌ ۵۱ كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ۔

## کسی کھانے سے گھن کھانے کی برائی

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

قبیصہ بن ہلب کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جب کہ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا: کیا ایسا بھی کوئی کھانا ہے جس کو کھانے سے میں اجتناب کروں؟ فرمایا کہ تمہارے دل میں کوئی ایسا خیال نہ آئے جس میں نصرانیت سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

## بَابٌ ۵۲ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

## فضلہ خور جانور کا گوشت کھانا اور دودھ پینا

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

عثمان بن ابوشیبہ، عبدہ، محمد بن اسحاق، ابن ابی نجیح،

نَاعَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٨٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَاهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔

۔ ابن المثنیٰ، ابو عامر، ہشام، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔

احمد بن ابو سریج، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس، ایوب سختیانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور اونٹ سے منع فرمایا ہے کہ اُس پر سواری کی جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

بَابٌ ١٥٣ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ۔

## گھوڑے کے گوشت کو کھانے کا بیان

٣٨٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت بخشی۔

٣٩٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:۔ خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خچر اور گدھے سے منع فرما دیا لیکن گھوڑے سے ہمیں منع نہیں کیا۔

٣٩١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ نَا بَقِيَّةُ عَنْ

سعید بن شبیب اور حیوۃ بن شریح حمصی، حیوۃ، بقیہ، ثور بن یزید، صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب کے والد ماجد

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

اُن کے جدِ امجد نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حیواۃ نے یہ بھی کہا کہ ہر اس جانور کے گوشت سے بھی جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتا ہے۔

## بَابٌ ۱۵۴ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ۔

## خرگوش کا گوشت کھانا

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا۔

ہشام بن زید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں ایک طاقتور لڑکا تھا لہٰذا میں نے ایک خرگوش شکار کر لیا اور اُسے بھونا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اس کا پچھلا حصہ میرے ہاتھوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجا۔ میں لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو آپ نے اُسے قبول فرما لیا۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ۔

خالد بن حویرث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفاح کے مقام پر تھے۔ محمد بن خالد نے کہا کہ مکہ مکرمہ کی ایک جگہ ہے۔ چنانچہ ایک آدمی خرگوش لے کر آیا جو اس نے شکار کیا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ اے عبداللہ بن عمرو! کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بھی لایا گیا تھا اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اُسے نہ کھایا اور نہ اُسے کھانے سے منع فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اسے حیض آتا ہے۔

ف۔ چاروں آئمہ مجتہدین کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ حدیث میں جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول نہ فرمایا بلکہ ارشاد ہوا کہ اسے حیض آتا ہے لیکن دوسروں کو کھانے سے منع نہ فرمایا جو اس کے حلال ہونے کی دلیل ہے جب کہ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول بھی فرمایا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار کیے ہوئے خرگوش سے بارگاہِ رسالت میں بھی پیش کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۱۵۵ فِي أَكْلِ الضَّبِّ۔

## گوہ کا گوشت کھانا

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میری خالہ جان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالَتَهُ أَهْدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَمِنَ الأَقِطِ وَتَرَكَ الأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم کے لیے گھی، پنیر اور گوہ کا نذرانہ بھیجا۔ پس آپ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا لیکن نفرت کرتے ہوئے گوہ کو چھوڑ دیا اور وہ آپ کے دستر خوان پر کھائی گئی۔ اگر اس کا کھانا حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

۳۹۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللاَّتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لاَ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس ایک بھُنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی جانب ہاتھ بڑھانا چاہا۔ حضرت میمونہ کے دولت کدے میں جو عورتیں تھیں اُن میں سے بعض نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بتا دیجئے کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ پس انہوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ مبارک اُٹھا لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے:۔ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی، اس لیے مجھے اس سے گھِن آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اُسے کھینچا اور کھا لیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۳۹۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا قَالَ فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ عُودًا فَعَدَّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الأَرْضِ وَإِنِّي لاَ أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس ہم نے کئی گوہ پکڑلیں۔ میں نے اُن میں سے ایک گوہ بھُونی۔ اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ایک لکڑی کے ساتھ اُن کی انگلیاں گننے لگے۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوا تھا اور جانور بنا دیا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ جانور کونسا ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نہ اُسے کھاتے اور نہ منع فرماتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هِيَ قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ۔

محمد بن عوف طائی، حکم بن نافع، ابن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، ابوراشد حبرانی نے حضرت عبداللہ بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ف: اس حدیث کی رُو سے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک گوہ پاک نہیں ہے۔ بعض اس کی کراہت کے قائل ہیں اور بعض کے نزدیک مطلقاً حلال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے تناول نہ فرمانا کراہت طبعی کی وجہ سے ہے جب کہ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دستر خوان پر گوہ کھانے سے منع نہیں فرمایا لیکن ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبدالرحمان بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ شاید اس حکم سے سابقہ اباحت و اجازت منسوخ فرما دی ہو۔ لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک گوہ حلال نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى۔

## حباری کا گوشت کھانا

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى۔

فضل بن سہل، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، بُریہ بن عمر بن سفینہ کے والد یا جد سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔

## بَابٌ فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ۔

## کیڑے مکوڑوں کو کھانے کا بیان

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ تَلِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَاتِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا۔

ملقام بن تلب سے روایت ہے کہ ان کے والد یا جد نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن میں نے آپ سے حشرات الارض کا حرام ہونا نہیں سنا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ

عبدالعزیز بن محمد نے عیسٰی بن نمیلہ سے روایت کی کہ اُن کے والد یا جد نے فرمایا۔ میں حضرت ابن عمر کے پاس تھا تو ان میں سے سہی کو کھانے کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی: "جو میری طرف وحی فرمایا گیا ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا" (۶:۱۴۵)

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ۔

پاس ہی ایک بوڑھا تھا، اس نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ گندی چیزوں میں سے ایک گندی چیز ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بات یہی ہوگی جس کا ہمیں علم نہیں۔

## بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ۔

## بجو کھانے کا بیان

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ۔

عبدالرحمان بن ابو عمار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ شکار ہے لیکن مُحرِم اگر اس کا شکار کرے تو اس پر ایک دنبہ لازم آتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ السِّبَاعِ۔

## درندوں کے گوشت کو کھانے کا بیان

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، نیز پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو کھانے سے۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا

محمد بن مصفّٰی، محمد بن حرب، زبیدی، مروان بن رؤبہ تغلبی عبدالرحمٰن بن ابی عوف، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ پالتو گدھا اور نہ کافر ذمّی یا معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جب کہ وہ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

سے لاتعلق ہو جائے۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا۔ پھر ان لوگوں نے مہمان نوازی نہ کی تو وہ اپنی مہمان داری کے برابر ان سے وصول کر سکتا ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، علی بن حکم، میمون بن مہران، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے لیے کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ گھریلو گدھا اور نہ معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جبکہ اُسے اس کی ضرورت نہ ہو۔ جو کسی قوم کا مہمان ہو اور وہ اُس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانداری کے مطابق اُن سے وصول کر سکتا ہے۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا گیا۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي

عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ سلیمان بن سلیم، صالح بن یحییٰ بن مقدام، ان کے جدِ امجد حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کیا۔ پس یہودیوں نے حاضر بارگاہ ہو کر شکایت کی کہ لوگ (مجاہدین) جلدی میں اُن کے بندھے ہوئے جانوروں کو بھی لے گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خبردار ہو جاؤ کہ معاہد کا مال حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھا، گھوڑا اور خچر حرام ہے۔ نیز ہر ایک درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

حرام ہے۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا۔

احمد بن حنبل اور محمد بن عبدالملک، عبدالرزاق، عمرو بن زید صنعانی، ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلّی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبدالملک نے فرمایا کہ بلّی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

## پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کا حکم

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ حُمُرٍ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَالِ الْقَرْيَةِ۔

عبید بن ابوالحسن نے عبدالرحمان سے روایت کی ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم قحط میں مبتلا ہو گئے اور میرے پاس کچھ مال نہ تھا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا مگر چند گدھے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرما چکے تھے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں اور میرے پاس مال نہیں کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤں ماسوائے چند موٹے تازے گدھوں کے اور گھریلو گدھوں کا گوشت آپ پر حرام فرما چکے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں کا گوشت کھلاؤ کیونکہ میں نے تو انہیں بستیوں کی گندگی کے باعث حرام قرار دیا تھا۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ

عمرو بن دینار کو ایک آدمی نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کا ہمیں حکم دیا۔ عمرو کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ابوشعثاء کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ ہم میں حکم غفاری بھی ایسا ہی کہتے ہیں لیکن یہ متبحر عالم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.sirat-e-mustaqeem.com



الغفاري فينا يقول هذا وأبى ذلك البحر يريد ابن عباس.

تھے۔

۲۱۱- حدثنا سهل بن بكار قال نا وهيب عن ابن طاؤس عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية وعن الجلالة عن ركوبها وأكل لحمها.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے جدِّ امجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا نیز فضلہ خور جانور پر سوار ہونے اور اُس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

## باب ۱۶ في أكل الجراد.

## ٹڈی کھانے کا بیان

۲۱۲- حدثنا محمد بن الفرج البغدادي قال نا ابن الزبرقان قال نا سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجراد فقال أكثر جنود الله لا آكله ولا أحرمه قال أبو داؤد رواه المعتمر عن أبيه عن أبي عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر سلمان.

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر ہیں جنہیں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ اُنہیں حرام قرار دیتا ہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے معتمر، اُن کے والد ماجد، ابو عثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (مرسلاً) اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۱۳- حدثنا نصر بن علي وعلي بن عبد الله قالا نا زكريا بن يحيى بن عمارة عن أبي العوام الجزار عن أبي عثمان النهدي عن سلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل فقال مثله قال أكثر جند الله قال علي اسمه فائد يعني أبا العوام قال أبو داؤد رواه حماد بن سلمة عن أبي العوام عن أبي عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر سلمان.

ابوعثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر ہیں۔ علی بن عبداللہ نے کہا کہ ابوالعوام کا نام فائد ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ، ابوالعوام، ابوعثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے (یعنی مرسلاً روایت کرتے ہیں)

ف:۔ ابتدا میں ٹڈی کے متعلق یہی حکم تھا کہ آپ خود تناول نہ فرماتے لیکن دوسروں کو کھانے سے نہیں روکتے تھے۔ اس بعد آپ نے اس کے حلال ہونے کا واضح حکم فرمایا۔ امام محی السنہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور صحیح حدیث وہی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مچھلی اور ٹڈی کے متعلق فرمایا ہے کہ اُحِلَّ لَکُمُ الْمَیْتَتَانِ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## باب ٦٢ في أكل الطافي من السمك.

٤١٤ - حدثنا أحمد بن عبدة قال نا يحيى بن سليمان الطائفي قال نا إسماعيل بن أمية عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ألقى البحر أو جزر عنه فكلوه وما مات فيه وطفا فلا تأكلوه قال أبو داود وروى هذا الحديث سفيان الثوري وأيوب وحماد عن أبي الزبير أوقفوه على جابر وقد أسند هذا الحديث أيضا من وجه ضعيف عن ابن أبي ذئب عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

## اُس مچھلی کا حکم جو دریا میں مر کر تیرنے لگے

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو دریا باہر ڈال دے یا پانی کم ہو جائے تو اس مچھلی کو کھالو اور جو مر کر اُوپر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان ثوری اور ایوب اور حماد نے ابوالزبیر سے حضرت جابر پر موقوف کرتے ہوئے اور اس حدیث کو مسنداً بھی روایت کیا گیا ہے لیکن یہ اسناد ضعیف ہے یعنی ابن ابی ذئب، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

٤١٥ - حدثنا حفص بن عمر النمري قال نا شعبة عن أبي يعفور قال سمعت ابن أبي أوفى وسألته عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست أو سبع غزوات فكنا نأكله معه.

ابویعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ میں چھ یا سات غزوات میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ کے ساتھ ہم اُسے کھایا کرتے تھے۔

## باب ٦٣ فيمن اضطر إلى الميتة.

٤١٦ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا حماد عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة أن رجلا نزل الحرة ومعه أهله وولده فقال رجل إن ناقة لي ضلت فإن وجدتها فأمسكها فوجدها فلم يجد صاحبها فمرضت فقالت امرأته انحرها فأبى فنفقت فقالت اسلخها حتى نقدد شحمها ولحمها ونأكله فقال حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه فسأله فقال هل عندك غنى يغنيك قال لا قال فكلوها قال فجاء صاحبها فأخبره الخبر

## جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حرہ کے مقام پر اترا اور اہل و عیال اس کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تمہیں ملے تو اُسے پکڑ لینا۔ پس اُسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا اور وہ بیمار پڑ گیا۔ اُس کی بیوی نے کہا کہ اسے ذبح کر لو۔ اُس نے انکار کیا اور وہ مر گئی۔ عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھالیں۔ کہا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھ نہ لوں۔ اُس نے حاضر بارگاہ ہو کر پوچھا تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو اس سے بے نیاز کر دے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اُسے کھالو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آ گیا اور اس نے سارا واقعہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ۔

کہ سنایا ، مالک نے کہا : تم نے اُسے ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا ؟ جواب دیا کہ مجھے آپ سے شرم آتی تھی ۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ ابْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ۔

ہارون بن عبد اللہ ، فضل بن دکین ، عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری کے والد ماجد نے حضرت فجیع عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ، ہمارے لیے مردار حلال نہیں ہو سکتا ؟ فرمایا کہ تمہیں کھانے کو کیا ملتا ہے ؟ عرض گزار ہوئے کہ شام کو پیتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں ۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے اس کا مطلب یوں بتایا کہ ایک پیالہ صبح اور ایک پیالہ شام کو میرے باپ کی قسم ، اس میں بھوکے رہتے ہیں ۔ پس اس حالت میں آپ نے ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا ۔

## بَابٌ ۲۶۴ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ۔

## دو کھانے جمع کرنا

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سمراء گندم کی سفید روٹی گھی اور دودھ سے نرم کی ہوئی ہوں ۔ پس حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اسی طرح کی چپاتی تیار کروائیں اور انہیں لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا فرمایا کہ یہ گھی کس چیز میں تھا ؟ عرض کی کہ گوہ کی کپی میں ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر اسے اٹھا لو ۔

## بَابٌ ۲۶۵ فِي أَكْلِ الْجُبْنِ۔

## پنیر کھانے کا بیان

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ۔

عمرو بن منصور نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : تبوک کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا ۔ آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا ۔

## بَابٌ ۲۶۶ فِي الْخَلِّ۔

## سرکہ کا بیان

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

عثمان بن ابو شیبہ ، معاویہ بن ہشام ، سفیان ، محارب

www.sirat-e-mustaqeem.com



نا معاوية بن هشام قال حدثني سفيان عن محارب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الإدام الخل۔

نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔

۴۲۱۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي و مسلم بن إبراهيم قالا نا المثنى بن سعيد عن طلحة بن نافع عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الإدام الخل

ابو الولید طیالسی اور مسلم بن ابراہیم، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن سعید بن نافع نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ اچھا سالن ہے۔

## باب في أكل الثوم۔

## لہسن کھانے کا بیان

۴۲۲۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عطاء بن أبي رباح أن جابر بن عبد الله قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وإنه أتي ببدر فيه خضرات من البقول فوجد لها ريحا فسأل فأخبر بما فيها من البقول فقال قربوها إلى بعض أصحابه كان معه فلما رآه كره أكلها قال كل فإني أناجي من لا تناجي قال أحمد بن صالح ببدر فسره ابن وهب طبق۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے ایک طرف رہے یا ہماری مسجد سے ایک طرف رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ میدانِ بدر کے اندر آپ کی خدمت میں ایک تھالی پیش کی گئی جس میں ساگ سبزیاں تھیں تو ان کی بدبو آئی ۔ دریافت کیا تو جو سبزیاں اس میں تھیں وہ بتادی گئیں فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھی کے نزدیک کردو جو اس کے ساتھ تھا۔ جب اُسے دیکھا کہ انہیں کھانا اس نے بھی پسند نہیں کیا تو فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔ احمد بن صالح کا بیان ہے کہ بدر کا مطلب ابن وہاب نے طشتری (تھالی) بتایا۔

۴۲۳۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني عمرو أن بكر بن سوادة حدثه أن أبا النجيب مولى عبد الله بن سعد حدثه أن أبا سعيد الخدري حدثه أنه ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الثوم والبصل وقيل يا رسول الله وأشد ذلك كله الثوم أفتحرمه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلوه ومن أكله منكم فلا يقرب هذا المسجد حتى

ابو النجیب مولیٰ عبد اللہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لہسن اور پیاز کا ذکر ہوا تو عرض کی گئی:۔ یا رسول اللہ! ان سب میں سخت بدبو والی چیز لہسن ہے تو کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے کھالیا کرو لیکن تم میں سے جو اسے کھائے وہ اس مسجد کے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بدبو جاتی رہے۔

يَذْهَبَ مِنْهُ رِيحُهُ۔

۴۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا۔

زر بن حبیش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور میرے خیال میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً فرمایا کہ جس نے قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکا تو قیامت کے روز دونوں آنکھوں کے درمیان اُس تھوک کو لے کر حاضر ہوگا اور جس نے ان بدبودار سبزیوں میں سے کوئی کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۴۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ مسجدوں کے نزدیک نہ آئے۔

۴۲۲۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلٰى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں لہسن کھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھانے کی جگہ حاضر ہوا تو ایک رکعت نکل چکی تھی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لہسن کی بدبو آئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو فرمایا:۔ جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اُس کی بدبو جاتی رہے۔ جب میں نے اپنی نماز پوری کر لی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم اپنا دستِ مبارک مجھے پکڑا دیجئے۔ پس میں نے آپ کا دستِ مبارک اپنی قمیص کے اندر سینے تک داخل کیا تو دیکھا کہ میرا سینہ جکڑا ہوا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں تو مجبوری ہے۔

۴۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ

عباس بن عبد العظیم، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، خالد بن میسرہ عطّار، معاویہ بن قرۃ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں



www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ۔

سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے اور فرمایا کہ اگر تمہیں ان دونوں کے سوا چارہ نہ ہو تو پکا کر ان کی بدبو ختم کر دو (یعنی پیاز اور لہسن کی (یعنی پکانے سے ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے)۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

ابو اسحاق نے شریک سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لہسن کو کھانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جبکہ پکا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شریک کی ولدیت حنبل ہے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ قَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، حیواۃ بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد، ابوزیاد خیار بن سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:۔ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالی گئی تھی۔

ف۔ کچا لہسن اور پیاز کھانا بدبو کے باعث مکروہ ہے اور انہیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیئے کیونکہ دوسرے نمازیوں اور فرشتوں کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔ اگر پیاز یا لہسن کھانا ہی پڑے تو ایسے وقت کھائے جب کہ نماز کے وقت میں کافی دیر ہو اور کسی محفل میں بھی نہ جانا ہو۔ ہاں اگر پیاز یا لہسن کو پکا کر سبزیوں وغیرہ میں کھایا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو پھر ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۱۶۸ فِي التَّمْرِ۔

## کھجور کا بیان

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ۔

ہارون بن عبد اللہ، عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، محمد بن ابی یحیٰی، یزید اعور سے روایت ہے کہ حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا:۔ یہ اس کا سالن ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں کھجوریں بھی



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔

نہ ہوں اُس میں رہنے والے بھوکے ہیں۔

## بَابٌ فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ۔

## کھاتے وقت کھجوروں کو صاف کرنا

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ قَالَ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان میں سے کیڑے نکال کر پھینکنے لگے۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھن لگی ہوئی کھجوریں آتیں، باقی حدیث کو معنًا بیان کیا۔

## بَابُ الْإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ۔

## دو تین کھجوروں کو جمع کر کے کھانا

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ۔

ابواسحاق نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تین کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم اپنے ساتھی سے اجازت حاصل کر لو۔

## بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ اللَّوْنَيْنِ عِنْدَ الْأَكْلِ۔

## دو قسم کے کھانے ملا کر کھانا

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

ابراہیم بن سعد کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا لیا کرتے تھے۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکی ہوئی تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے اور فرماتے: اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا۔

توڑو اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی سے۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

محمد بن وزیر، ولید بن مزید، ابن جابر، سلیم بن عامر نے سلیمان سے بُسر کے دو صاحبزادوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے تو ہم نے آپ کے حضور مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ کو مکھن اور کھجوریں پسند تھیں۔

## بَابٌ ۱۷۲ فِي اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

## اہل کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا بیان

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ۔

برد بن سنان نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو ہمیں مشرکوں کے برتن اور پانی پینے کے پیالے ملتے پس ہم انہیں اپنے کام میں لاتے اور آپ اس فعل کو بُرا محسوس نہ فرماتے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبَخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا۔

عبداللہ بن علاء ابن زبر نے ابو عبیداللہ مسلم بن مشکم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے:۔ ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں جو اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تمہیں ان کے سوا مل سکیں تو ان میں کھاؤ پیو اور اگر تمہیں اُن کے سوا اور برتن نہ مل سکیں تو انہیں پانی سے دھو کر اُن میں کھا پی لیا کرو۔

## بَابٌ ۱۷۳ فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ۔

## سمندری جانوروں کا بیان

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں قریش کے ایک قافلے کے تعاقب میں روانہ کیا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ہم پر امیر مقرر فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً كُنَّا نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَةَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ وَلَا تَحِلُّ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ فَكُلُوا فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کھجوروں کا ایک تھیلا ہم نے زادِ راہ لیا جب کہ اس کے سوا ہمیں اور کچھ میسر نہ آیا۔ پس حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے جس کو ہم ایسے چوستے جیسے بچہ چوستا ہے اور اس کے اوپر پانی پی لیا کرتے اور رات تک دن بھر کا یہی راشن ہوتا۔ ہم بیری کے پتے جھاڑتے اور انہیں پانی سے تر کر کے کھایا کرتے۔ ہم ساحل پر پہنچے تو ریت کے بڑے سے ٹیلے جیسی کوئی چیز ظاہر ہوئی پاس پہنچ کر دیکھا تو ایک جانور تھا جس کو عنبرہ کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ یہ مردار ہے ہمارے لیے حلال نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمیں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور ہم راہِ خدا میں نکلے ہیں۔ نیز آپ اس کے لیے مجبور ہو چکے ہیں، لہٰذا کھائیے، ہم کھاتے رہے اور وہاں سے ایک مہینہ ٹھہرے۔ ہم تین سو تھے جو موٹے تازے ہو گئے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالی۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے تاکہ اس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا۔

ف۔ قربان جائیں صحابۂ کرام کی عظمت پر کہ وہ راہِ خدا میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے مہمان بنا کر مہمانی فرماتا تھا۔ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی نسبت کا اثر تھا۔ شمعِ رسالت کے پروانے اسی طرح نوازے جاتے ہیں۔ سرفروشوں کا راہِ خدا میں نکلنا خدا کا مہمان بننا ہے۔ راہِ خدا میں نکلنا وہی ہے جو رضائے الٰہی کی خاطر اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے ہو۔ یہ نہ ہو جیسے آج بستر بند رضا کاروں کی ٹولیاں پھرتی ہیں جو تالیفِ قلوب کے سارے ساز و سامان سے لیس کر کے بھیجتے جاتے ہیں۔ حجروں میں بیٹھے ہوئے شکاریوں نے اُنہیں اس لیے بھیجا ہوتا ہے کہ کلمہ و نماز کے بہانے بے خبر سنیوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ چند روز اپنے ساتھ گشت کرائیں، اپنا رنگ چڑھا کر اہلِ حق کی جماعت سے بھگائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے زمرے سے نکال کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ریوڑ میں پہنچائیں۔ نہ یہ راہِ خدا میں نکلنا اور نہ یہ دین کی خدمت بلکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھانے، اہلِ حق کا زور گھٹانے اور پُراسرار طریقے سے منافقینِ مدینہ کی شیطنت کو پروان چڑھانا ہے۔ مسجدِ نبوی کو غیر آباد کرنا اور مسجدِ ضرار بسانا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

## بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ۔

## گھی میں چوہا گرنے کا بیان

۳۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ

مسدد، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا۔

ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ گھی میں ایک چوہا گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر کی گئی، فرمایا اس کے ارد گرد سے نکال کر باقی کو کھالو۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب گھی میں چوہا گر جائے اور وہ جما ہوا ہو تو اس کے ارد گرد سے نکال کر پھینک دو اور اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ حسن کا بیان ہے کہ عبدالرزاق نے فرمایا: کبھی معمر اس حدیث کو اس سند کے ساتھ بیان کرتے کہ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی حضرت میمونہ سے بھی مرفوعاً روایت کرتے)۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، عبدالرحمان بن بوذویہ، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُسی حدیث کے مطابق روایت کی جو زہری نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے۔

## بَابٌ فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ۔

## کھانے میں مکھی گرنے کا بیان

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اُسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ اپنے اُسی پر کو کھانے میں ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے تو تم اُس پوری کو نہلا دو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۷۶۷ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ.

۳۸۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ.

## نوالہ گر ے کا بیان

...ن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرما لیتے تو تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھا لینا چاہیئے اور اُسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پیالے کو صاف کر دیا کریں کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کون سے حصّے میں برکت رکھی گئی۔

## باب ۷۶۸ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى.

۳۸۴۶ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ.

## خادم کا آقا کے ساتھ کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا ملازم اس کے لیے کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے جس کی خاطر وہ گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس میں سے کم از کم ایک دو لقمے ہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

ف: اس حدیث سے امراء کو سبق ملتا ہے کہ اپنے نوکروں اور ملازموں سے حُسنِ سلوک کریں اور کھانے پینے میں ان کی دلجوئی کرتے رہا کریں۔ کھانا پکانے والے ملازم کو ساتھ کھلانا بہت ہی بہتر ہے ورنہ اُسے کھانے میں سے دے دینا بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب ملازم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو بڑی حد تک وہ کھانے پینے کی چیزوں میں بد دیانتی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ خوشی کے مواقع پر اپنے ذاتی ملازموں کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کا حق دوسروں سے مقدم ہے۔ حُسنِ سلوک اور دوسروں سے برتاؤ ہی تو وہ انسانی کمال ہے جسے مدّتوں بُھلایا نہیں جا سکتا۔

## باب ۷۶۹ فِي الْمِنْدِيلِ.

۳۸۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا.

## رومال کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اُسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ لے۔

۳۸۴۸ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

نفیلی، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمان بن سعد

www.sirat-e-mustaqeem.com



هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے اور دستِ مبارک کو نہ ملتے یہاں تک کہ اُسے چاٹ لیتے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ۔

## کھانا کھا کر کیا کہے؟

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب دستر خوان اُٹھا لیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے: تعریف اللہ کے لیے ہے، کثرت سے پاکیزہ، بابرکت۔ اے ہمارے رب! ایسی نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جسے چھوڑ دیا جائے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

محمد بن العلاء، وکیع، سفیان، ابوہاشم واسطی، اسمٰعیل بن رباح ان کے والدِ ماجد یا کوئی دوسرا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سعید بن ابوایوب، ابوعقیل قرشی، ابوعبدالرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے یا کوئی چیز پی لیتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اُسے ٹھہرایا اور اس کے خارج ہونے کا انتظام فرمایا۔

ف۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ کھانا کھانے کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرے۔ کھانا خدا کی عنایت فرمائی ہوئی نعمت ہے اور نعمت سے فائدہ اٹھانے پر شکر گزار بندوں کے لیے اپنے منعمِ حقیقی کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کے متعلق پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:-

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي — اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَشَدِيْدٌ ٥ (۱۴:۷)

ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہے۔

## بَابٌ ۱۸ فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ۔

## کھانا کھا کر ہاتھ دھونا

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو۔ پس اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔

## بَابٌ ۱۸ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ۔

## میزبان کے لیے دعا کرنا

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ اَثِيْبُوْا اَخَاكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِثَابَتُهٗ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ فَاُكِلَ طَعَامُهٗ وَشُرِبَ شَرَابُهٗ فَدَعَوْا لَهٗ فَذٰلِكَ اِثَابَتُهٗ۔

یزید بن ابو خالد دالانی نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ابو الہیثم بن تیہان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو بلایا۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو اور اس کا کھانا کھائے، نیز اس کا پانی پیئے تو اُس (صاحبِ خانہ) کے لیے دعا کرے۔ یہی اس کا بدلہ ہے۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ روٹیاں اور روغن زیتون لے آئے۔ آپ نے کھانا کھایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس روزہ دار روزے سے افطار کیا کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تم پر رحمتِ خداوندی لے کر آیا کریں۔

ف۔ جہاں میزبان پر حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے مہمان کی مہمان داری اور عزت افزائی کرے وہاں مہمان پر بھی حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے میزبان کے لیے دعائے خیر کرے اور اس کے احسان کو یاد رکھے۔ مذکورہ لفظوں میں دعا کرنا بہت ہی بہتر ہے کہ کس مبارک زبان سے نکلے ہوئے جامع الفاظ ہیں جو دارین کی سعادت مندی کو اندر لیے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن و حدیث میں جو دعائیں مذکور ہوئی ہیں انہیں باقی تمام دعاؤں پر ترجیح دیں کیونکہ اُن میں دارین کی افادیت نسبتاً زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۸۲ مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هٰذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ

## جس کا حرام ہونا مذکور نہیں

عمرو بن دینار نے ابوالشعثاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں لوگ بعض چیزوں کو کھاتے اور بعض سے نفرت کرتے ہوئے اُنہیں چھوڑ دیتے پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کتاب نازل کی تو حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس حلال وہی ہے جس کو اُس (قرآن مجید) نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے جس کو اس نے حرام کہا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے اور یہ آیت تلاوت کی: "تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام...(۶: ۱۴۵)

خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے۔ جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جسے زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ اس کے اقرباء نے کہا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے صاحب (نبی کریم) بھلائی لے کر آئے ہیں۔ پس کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا تو وہ تندرست ہوگیا۔ چنانچہ اُنھوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی فرمایا کیا یہی کیا تھا؟ مسدد نے دوسرے مقام پر کہا: کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ کہا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا انہیں لے لو میری عمر کی قسم! ایک وہ ہے جو باطل دم کرکے کھاتا ہے اور تم نے سچی چیز سے دم کرکے کھایا ہے۔

عبداللہ بن ابی السفر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ خارجہ بن صلت سے اُن کے چچا جان نے فرمایا: پس اُنھوں نے سورۂ فاتحہ کے ساتھ تین دن تک صبح و شام دم کیا۔ جب وہ اسے پڑھ لیتے تو اپنا تھوک جمع کرکے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْهُ شَاءً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ۔

اس پر تھتکار دیتے۔ پس وہ یوں ہو گیا جیسے رسیاں کھل گئیں۔ پس اُن لوگوں نے اُنہیں بکریاں دیں۔ پھر حدیثِ مسدد کی طرح باقی حدیث معنًا بیان کی۔ کتاب الاطعمہ ختم ہوئی۔

ف۔ قرآنِ مجید جہاں تمام روحانی بیماریوں کا علاج ہے وہاں اس کا دامن جسمانی شفاء سے بھی خالی نہیں ہے خصوصاً سورۂ فاتحہ کہ اس کا ایک نام سورۂ شفاء بھی ہے۔ مختلف احادیث میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے اور مریض کے شفایاب ہونے کے واقعات مذکور ہوئے ہیں۔ اسے پڑھ کر دم کرنے والے صحابی اور مہرِ تصدیق بارگاہِ رسالت سے لگی کہ تیس اور سو بکریاں جو دم کرنے والے کو پیش کی گئیں اُنہیں جائز قرار دیا گیا۔ لہٰذا آیاتِ قرآنیہ کے ذریعے شفا حاصل کرنے یعنی جھاڑ پھونک اور دم درود کی صحت میں کیا کلام رہا ہاں ایسے الفاظ کے ساتھ دم کرنا درست نہیں جنہیں شریعتِ مطہرہ کا مزاج برداشت نہیں کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

....

www.sirat-e-mustaqeem.com



# اوّل کتاب الطب

## باب ۱۸۳ الرجل یتداوی۔

۴۵۸۔ حدثنا حفص بن عمر النمری نا شعبة عن زیاد بن علاقة عن اسامة بن شریک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانما علی رؤوسھم الطیر فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ھھنا وھھنا فقالوا یا رسول اللہ انتداوی فقال تداووا فان اللہ تعالی لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم۔

## باب ۱۸۴ فی الحمیة۔

۴۵۹۔ حدثنا ھارون بن عبد اللہ قال نا ابوداؤد نا ابو عامر وھذا لفظ ابی عامر عن فلیح بن سلیمان عن ایوب بن عبد الرحمن ابن صعصعة الانصاری عن یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر بنت قیس الانصاریة قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی وعلی ناقہ ولنا دوالی معلقة فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منھا وقام علی لیاکل فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی مہ انک ناقہ حتی کف علی قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اصب من ھذا فھو انفع لک۔

## باب ۱۸۵ الحجامة۔

۴۶۰۔ حدثنا موسی بن اسمعیل نا

# طب کا بیان

## آدمی کا علاج کروانا

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اصحاب اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پس میں سلام کر کے بیٹھے۔ چنانچہ ادھر اُدھر سے اعرابی آکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کروایا کریں؟ فرمایا علاج کروایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ فرمائی ہو صرف ایک بیماری کے جو بڑھاپا ہے۔

## پرہیز کا بیان

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمان بن صعصعہ انصاری، یعقوب سے روایت ہے کہ حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی تھے۔ حضرت علی بیماری سے ابھی اُٹھے تھے جبکہ ہمارے یہاں کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھے اور ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی بھی کھانے کے لیے اُٹھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو روکتے ہوئے فرمایا۔ اُوں ہوں، تم ابھی کمزور ہو۔ پس حضرت علی رک گئے۔ حضرت ام منذر نے کہا کہ میں نے جو اور چقندر پکائے تھے وہ حاضر خدمت کئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے نفع بخش ہے۔

## پچھنے لگوانا

عمرو بن ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج معالجہ کرتے ہو ان میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ نَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا۔

محمد بن وزیر دمشقی، یحییٰ ابن حسان، عبدالرحمان بن ابوموال، فائد مولیٰ عبیداللہ بن ابورافع، ان کے مولیٰ عبیداللہ بن علی بن ابورافع سے روایت ہے کہ ان کی دادی جان حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو بھی سر درد کی شکایت کرتا تو فرماتے کہ پچھنے لگواؤ اور جب پیروں میں درد کی شکایت کرتا تو فرماتے: مہندی لگاؤ۔

## بَابٌ ۱۸۶ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ۔

## پچھنے لگوانے کی جگہ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔

عبدالرحمان بن ابراہیم دمشقی اور کثیر بن عبید، ولید، ابن ثوبان کے والد ماجد نے حضرت ابوکبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس پر مانگ کے اندر پچھنے لگوایا کرتے اور دونوں کندھوں کے درمیان اور فرمایا کرتے کہ ان دونوں جگہوں کا خون بہا دیا جائے تو اور کسی طرح کسی بیماری کا علاج نہ کیا جائے تب بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتّٰى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن کے دونوں جانب اور دونوں کندھوں کے درمیان تین مقامات پر پچھنے لگوایا کرتے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل اتنی جاتی رہی کہ سورۂ فاتحہ بھی لوگوں کے بتانے سے پڑھتا اور انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

## بَابٌ ۱۸۷ مَتٰى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ۔

## کب پچھنے لگوانا بہتر ہے۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



نا سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحي عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتجم بسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان شفاءً من كل داءٍ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے یا انیسویں کو یا اکیسؔ تاریخ کو تو یہ اس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے۔

٣٦٥۔ حدثنا موسى بن إسمٰعيل أخبرني أبو بكرة بكار بن عبد العزيز أخبرتني عمتي كيسة بنت أبي بكرة أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوبکرہ، بکار بن عبد العزیز، اُن کی پھوپھی جان کیسہ بنت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے کہ منگل کے روز خون کا زور ہے جس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کے اندر خون بند نہیں ہوتا۔

## باب ١٨٨ في قطع العرق وموضع الحجم۔

## فصد کھولنا اور پچھنے لگوانے کی جگہ

٣٦٦۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي طبيبًا فقطع منه عرقًا۔

ابوسفیان سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا جس نے اُن کی رگ کاٹی۔

٣٦٧۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن أبي الزبير عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه من وثءٍ كان به۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک کولھے پر پچھنے لگوائے۔

## باب ١٨٩ في الكي۔

## داغ لگوانے کا بیان

٣٦٨۔ حدثنا موسى بن إسمٰعيل نا حماد عن ثابت عن مطرف عن عمران بن حصين قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الكي فاكتوينا فما أفلحن ولا أنجحن۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں داغ لگوانے سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے داغ لگوائے تو نہ ہمیں شفا ہوئی اور نہ کوئی کام بنا۔

٣٦٩۔ حدثنا موسى بن إسمٰعيل نا حماد عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كوى سعد بن معاذ من رميته۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک زخم کے باعث حضرت سعد بن معاذ کو داغ دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۹۰ فِي السَّعُوطِ۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ۔

## باب ۱۹۱ فِي النُّشْرَةِ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

## باب ۱۹۲ فِي التِّرْيَاقِ۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ۔

## باب ۱۹۳ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ

## ناک میں دوائی چڑھانا

عبید اللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک میں دوائی چڑھائی۔

## نشرہ کا بیان

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نشرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تو شیطانی کام ہے۔

## تریاق کا بیان

عبید اللہ بن عمرو بن میسو، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن یزید معافری، عبدالرحمان بن رافع تنوخی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اس بات کی کیا پڑی ہے کہ ضرورت پڑنے پر میں تریاق پی لوں یا کوئی تعویذ لٹکا لوں یا اپنے ذہن سے کوئی شعر کہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی جب کہ لوگوں کو تریاق کی اجازت ہے۔

## مکروہ ادویات

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسمٰعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم، ابو عمران انصاری، حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو اتارا ہے اور ہر بیماری کی دوا بنائی ہے۔ پس علاج

www.sirat-e-mustaqeem.com



الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔

کروایا کرو لیکن حرام دوا سے علاج نہ کیا کرو۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن بشر، یونس بن ابواسحاق، مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاک دوا سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَسَا سَمًّا فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زہر پیا تو وہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیے گا اور ہمیشہ اُسی کے اندر رہے گا۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ ابْنُ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ۔

حضرت طارق بن سوید یا سوید بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ پھر دریافت کیا تو منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! یہ تو دوائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔

## بَابٌ ۱۹۲ فِي تَمْرِ الْعَجْوَةِ۔

## عجوہ کھجور کا بیان

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو اپنا دستِ مبارک میری چھاتیوں کے درمیان میں رکھا، یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں اُس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ فرمایا کہ تمہیں تو دل کی تکلیف ہے۔ تم

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔

قبیلہ ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ جو طبیب ہے اُسے چاہیئے کہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر اُنہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے۔ پھر وہ تمہیں کھلایا کرے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

عامر بن وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو روزانہ صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالے اُسے اُس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

## بَابٌ ۱۹۵ فِي الْعِلَاقِ۔

## حلق دبانے کا بیان

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کے گلے کو ورم کے باعث میں نے دبایا یا ملا تھا۔ فرمایا کہ اس تکلیف کے باعث تم اپنے بچوں کے گلے کیوں دباتی ہو؟ تمہیں چاہیئے کہ عُودِ ہندی سے کام لو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) ہے۔ گلے کی بیماری میں ناک کے راستے چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کوٹ کر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مراد قسط کی لکڑی ہے۔

ف۔ عود ہندی ایک درخت کی لکڑی کا فارسی نام ہے۔ عربی میں اسے عود غرقی، سندھی میں اگر کاٹھی، سنسکرت میں گرد، ہندی میں اگر اور انگریزی میں ایگل وُڈ کہتے ہیں۔ یہ لکڑی اتنی وزنی ہوتی ہے کہ پانی میں ڈوب جانے کے باعث عربی میں اس کا نام عود غرقی پڑ گیا۔ اس کا رنگ بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔ رنگ جتنا سیاہ ہوتا جاتا ہی اسے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ و تیز و خوشبودار ہے۔ مزاج درجہ دوم میں گرم اور درجہ دوم میں خشک ہے۔ سلہٹ (بنگلہ دیش) کا عود بہترین شمار کیا جاتا ہے۔ فرمانِ رسالت کے مطابق اس میں قدرت نے سات بیماریوں کی شفا رکھی ہے۔ جن میں سے ایک ذات الجنب یعنی نمونیہ ہے۔ بچوں کے گلے کی بیماریوں کے لیے عود ہندی کا استعمال فرمانِ رسالت کی تعمیل اور افادیت کی ضمانت ہے۔ یہ مقوی اعضائے رئیسہ، مقوی معدہ، ملطف، مطیب دہن ہے۔ جگر، معدہ، حواس، اعضائے رئیسہ، قوائے دماغی اور آنتوں کو تقویت دیتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی، ضعف مثانہ کو دور کرتی، خنین کی حفاظت کرتی اور منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔ اس کی دھونی بہت خوشبودار ہوتی ہے۔ اس لیے مقدس محفلوں، عبادت گاہوں اور گھروں میں اس کی بتیاں جلائی جاتی ہیں۔ اس کی دھونی سے کپڑوں میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



جوتیں نہیں پڑتیں۔

## باب ۱۹۶ فِی الْکُحْلِ۔

## سرمے کا بیان

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا زُهَیْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ وَاِنَّ خَیْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے تمام کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور اُسی کا اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے جو بینائی کو چمکاتا اور پلکوں کو اُگاتا ہے۔

ف۔ جس طرح دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کے لیے مسواک کرنا ضروری ہے اسی طرح آنکھوں اور بینائی کی حفاظت کے لیے سرمہ کا استعمال بھی ناگزیر ہے۔ تمام سُرموں میں فرمانِ رسالت کے مطابق اثمد سرمہ سب سے مفید ہے جسے اصفہانی سرمہ کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۱۹۷ مَا جَاءَ فِی الْعَیْنِ۔

## نظر بد کا بیان

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْعَیْنُ حَقٌّ۔

احمد بن حنبل ، عبدالرزاق ، معمر ، ہمام ابن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، نظر لگ جاتی ہے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ یُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِیْنُ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا اور اُس پانی سے اُسے غسل دیا جاتا جس کو نظر لگی ہے۔

## باب ۱۹۸ فِی الْغَیْلِ۔

## غیل کا بیان

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، اپنی اولاد کو چھپ کر قتل نہ کیا کرو کیونکہ غیل والا بچہ جب گھوڑے پر چڑھتا ہے تو اپنے گھوڑے سے گر پڑتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۸۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذُكِّرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

قعنبی، مالک، محمد بن عبدالرحمان بن نوفل، عروہ بن زبیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت جدامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیل کرنے سے منع کردوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امام مالک نے فرمایا کہ الغیلہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں جب کہ وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

ف۔ بچے کے ایام رضاعت میں اُس کی والدہ کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے منع فرمایا گیا کہ اس سے دودھ میں فساد آنے اور بچے کے کمزور رہنے کا خدشہ ہے۔ بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔ لہٰذا ممانعت تو منسوخ ہو گئی لیکن بچے کی صحت کے باعث جتنا پرہیز ہو سکے بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۱۹۹ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ۔

## تعویذ لٹکانے کا بیان

۴۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هٰذَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلٰى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار زینب زوجہ عبداللہ کا بھتیجا، زینب زوجہ عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک جادو، گنڈا اور ٹوٹکا شرک ہے۔ حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جب کہ خدا کی قسم، میری آنکھ میں شدت کا درد ہے تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کروانے جاتی جب وہ دم کرتا تو مجھے آرام و سکون ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی کرتوت ہے کیونکہ جب جھاڑ پھونک کی جاتی تو شیطان اُسے اپنے ہاتھ سے تھام لیا کرتا۔ تمہارے لیے وہی کہنا کافی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما۔ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں ہے مگر تیری ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہیں چھوڑتی۔

۴۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

مسدد، عبداللہ بن داؤد، مالک بن مغول، حصین، شعبی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دم کرنا نہیں ہے مگر نظر بد اور زہریلے زخم کا۔

## بَابٌ فِي الرُّقَى۔

## دم کرنے کا بیان

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الصَّوَابُ۔

احمد بن صالح اور ابن سرح، احمد، ابن وہب، داؤد بن عبدالرحمان، عمرو بن یحییٰ، یوسف بن محمد، محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ثابت بن قیس کے پاس تشریف لائے۔ احمد بن صالح نے کہا۔ جب کہ وہ بیمار تھے اور کہا اے لوگوں کے رب! ثابت بن قیس بن شماس کی بیماری کو دُور فرما۔ پھر بطحان کی مٹی لے کر اُسے ایک پیالے میں ڈالا۔ پھر دم کر کے اُس پر پانی ڈالا اور اُن کے اُوپر چھڑکا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن السرح کے نزدیک یوسف بن محمد ہی درست ہے (جب کہ احمد بن صالح نے محمد بن یوسف سے کہا ہے)۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

عبدالرحمان بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا؛ ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو کچھ پڑھ کر دم کرتے تھے وہ میرے سامنے بیان کرو کیونکہ اُس دم کا کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ

ابراہیم بن مہدی مصیصی، علی بن مسہر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، صالح بن کیسان، ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا۔ تم انہیں نملہ کا دم کیوں نہیں سکھاتیں جیسے تم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔

انہیں لکھنا سکھایا ہے۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ۔

عثمان بن حکیم کی دادی جان رباب نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو اُس میں داخل ہو کر نہایا۔ جب نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ فرمایا دم کرنا نہیں ہے مگر نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الحمۃ سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹنا۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

سلیمان بن داؤد، شریک۔ عباس عنبری، یزید بن ہارون شریک، عباس ذریع، شعبی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے دم کرنا مگر جب کہ نظر لگی ہو یا زہریلے جانور نے کاٹا ہو یا خون بہتا ہو۔ عباس عنبری نے نظر بد کا ذکر نہیں کیا اور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ کلام الٰہی اور ادعیۂ مسنونہ میں پروردگارِ عالم نے شفا رکھی ہے اور یہ جسمانی بیماریوں کے لیے بھی شفا ہیں جیسا کہ نظر بد، زہریلے جانور کے کاٹے اور خون بہنے کے لیے دم کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ بعض لوگ آجکل نظرِ بد کو وہم بتاتے ہیں جو غیر اسلامی ذہنیت کی پیداوار ہے۔ اسی طرح آیاتِ الٰہیہ اور ادعیۂ مسنونہ کے ذریعے دم کرنے اور اُن کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کو دقیانوسی خیال بتانا جہالت اور اللہ و رسول کے کلام کی عظمت و افادیت کو گھٹانا ہے۔ یقین واثق و ایمان کامل ہو تو صرف بسم اللہ شریف کے خواص ضبطِ تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ بزرگوں نے اس سلسلے میں کافی کتابیں لکھیں اور بعض جسمانی امراض کے دفعیہ کے لیے آیتیں اور دُعائیں لکھی ہیں۔ نیز ان کے ذریعے بعض دینی و دنیاوی حاجات کا حصول بھی بتایا ہے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) نے اس سلسلے میں القول الجمیل نامی رسالہ عربی میں تحریر فرمایا جس پر اُن کے جانشین اور بیٹے نازفرزند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) نے حواشی لکھے اور مولوی خرم علی بلہوری غیر مقلد (المتوفی ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء) نے اس رسالے کا اُردو میں ترجمہ کیا جو عام دستیاب ہے۔ اس عصیاں شعار کو میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) نے اس رسالے کے اعمال و اشغال کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۰ کَيْفَ الرُّقٰى۔

## دم کس طرح کرے؟

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ يَعْنِيْ لِثَابِتٍ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ اِشْفِهٖ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضرت انس نے ثابت سے فرمایا: کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس نے کہا: "اے اللہ، لوگوں کے رب! تکلیف کو ہٹانے والے، شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا دینے والا نہیں ہے مگر تو، اسے ایسی شفا دے جو مرض کو ذرا نہ چھوڑے۔"

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ بِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ۔

نافع بن جبیر نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عثمان کا بیان ہے کہ مجھے درد تھا جس نے ہلاکت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درد کی جگہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے سات دفعہ ملو اور کہو: "میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی اُس کی عزت اور قدرت کے ساتھ اُس کی برائی سے جو میں پاتا ہوں"۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دُور کردی۔ پس میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو اسی کا حکم کرتا ہوں (کہ وہ اسے پڑھ کر مریض پر دم کردیا کریں)۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَّهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً

یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، زیاد بن محمد، محمد بن کعب قرظی، فضالہ بن عبید، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جس کو تکلیف ہو یا اُس کا کوئی مسلمان بھائی اُس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو کہے: "ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے، تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ایسی ہی رحمت زمین میں فرما۔ ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما۔ تو ہی پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما تاکہ یہ تندرست

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ۔

ہو جائے۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کہنے کے لیے یہ کلمات سکھایا کرتے: "پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اُس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔" چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو یہ دعا اپنے اُن بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جو ناسمجھ ہوتے اُن کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَنَا مَكِّيٌّ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ فَقَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ مجھے خیبر کے روز پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ کا کام تمام ہوا۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے اس پر تین دفعہ پھونک ماری تو مجھے اب تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی آدمی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ اپنا لعاب دہن لے کر مٹی سے لگاتے اور پھر کہتے: "ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے ایک کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے ایک مریض کو شفا ہو جائے ہمارے رب کے حکم سے۔"

۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ

خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ پھر جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جو زنجیروں سے باندھا ہوا تھا اُس کے اقرباء نے کہا: "ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے یہ صاحب (حضور) بھلائی لے کر آئے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُدَاوُونَهُ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطُونِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے اس کا علاج کر سکو؟ پس میں نے سورۂ فاتحہ سے اُس پر کیا دم تو وہ تندرست ہو گیا۔ پس اُنہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ فرمایا کیا صرف یہی پڑھی تھی؟ مسدّد نے دوسرے مقام پر کہا، کیا تم نے اس کے سوا کچھ کہا تھا؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ فرمایا لے لو۔ لوگ باطل دم کر کے کھاتے ہیں اور تم نے سچا دم کر کے کھایا ہے۔

ف۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دیوانے پر دم کیا تو اس کی دیوانگی جاتی رہی اور بالکل شفا یاب ہو گیا۔ دریں حالات سورۂ فاتحہ اور دیگر قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے میں کیا کلام رہ گیا؟ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم جہاں انسانی و اخلاقی بیماریوں کی دوا اور ہدایت کا مکمل نصاب و نسخۂ کیمیا ہے وہاں اس کے ذریعے جسمانی بیماریوں سے بھی شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی خوشی سے خدمت کرے تو اُسے قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! رات مجھے ڈنک مارا گیا جس کے باعث میں صبح تک سو نہ سکا۔ فرمایا کس چیز نے؟ عرض کی کہ بچھو نے۔ فرمایا کہ اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا: "پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق کی بُرائی سے"، تو ان شاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

ف۔ رات کو سونے سے پہلے اگر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرِ ما خلق پڑھ لے تو رات بھر وہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح آیۃ الکرسی پڑھ کر سونے والا شیطان کی شرارتوں اور چور ڈاکو وغیرہ بدخواہوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن اُس کی حفاظت پر فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ کاش ہم اس جانب بھی توجہ دیں کہ احادیثِ مطہرہ میں مختلف مواقع پر ایسی دعائیں پڑھنا بھی مذکور ہوئی ہیں۔ جن کے باعث وہ فائدے بھی مفت میں حاصل ہو جاتے ہیں جو کثیر دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ بھی ملحوظ رہے کہ مختلف مواقع پر دعائیں مانگنا اور بارگاہِ خداوندی میں التجائیں کرنے کے باعث بندہ اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ وہ دولت ہے جو سعادت مندوں کو نصیب ہوتی ہے۔ علماء کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو بچپن میں ہی ایسی دعائیں سکھا کر اُن کا عادی بنا دیں تاکہ زندگی بھر ان کا معمول بنا رہے ؎

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی!
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی!

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۰۱۔ حدثنا حیوۃ بن شریح نا بقیۃ نا الزبیدی عن الزھری عن طارق عن ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلدیغ لدغتہ عقرب قال فقال لو قال اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق لم یلدغ او لم یضرہ۔

طارق سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ فرمایا اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا "پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق سے برائی سے" تو ان شاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

۵۰۲۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری ان رھطا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا فی سفرۃ سافروھا فنزلوا بحی من احیاء العرب فقال بعضھم ان سیدنا لدغ فھل عند احد منکم شیء ینفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم واللہ انی لارقی ولکن استضفناکم فابیتم ان تضیفونا ما انا براق حتی تجعلوا لی جعلا فجعلوا لہ قطیعا من الشاء فاتاہ فقرا علیہ ام الکتاب ویتفل حتی برئ کانما انشط من عقال قال فاوفاھم جعلھم الذی صالحوھم علیہ فقالوا اقتسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنستامرہ فغدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من این علمتم انھا رقیۃ احسنتم اقتسموا واضربوا لی معکم بسھم۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر کر رہی تھی۔ پس وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے ہمارے سردار کو نفع پہنچے؟ جماعت میں سے ایک نے کہا، ہاں۔ خدا کی قسم میں دم کر دوں گا لیکن ہم نے تم سے مہمان نوازی کے لیے کہا تو تم نے ہماری ضیافت سے انکار کیا۔ لہٰذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم میرے لیے کچھ مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک گلہ طے کر لیا۔ پس صحابی نے آکر اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور تھتکارا تو وہ تندرست ہو گیا جیسے رسیاں کھل گئیں ہوں۔ پس انہوں نے وعدے کے مطابق مقررہ نذرانہ پیش کر دیا۔ اصحاب کہنے لگے کہ تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حکم معلوم نہ کر لیں۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کہاں سے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ تم نے اچھا کیا لہٰذا تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگانا۔

۵۰۳۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی ح وحدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر قالا نا شعبۃ عن عبد اللہ بن ابی السفر عن الشعبی عن خارجۃ بن الصلت التمیمی عن عمہ قال اقبلنا من عند رسول اللہ صلی

عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد ماجد، ابن بشار، محمد بن جعفر شعبہ، عبد اللہ بن السفر، شعبی، خارجہ بن صلت تمیمی کے چچا جان نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلے کے پاس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ اس بھلائی والے شخص (حضور) کے پاس سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاؤُا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ۔

آئے ہیں، پس کیا آپ کے پاس دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا ایک پاگل ہے۔ پس میں نے تین دن تک صبح و شام اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں اپنے تھوک کو جمع کرتا اور تھتکار دیتا۔ چنانچہ وہ تندرست ہوگیا جیسے قید سے آزاد ہوگیا ہو۔ پس اُنہوں نے مجھے انعام دیا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک نہیں لوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلوں آپ نے فرمایا: کھالو، مجھے اپنی عمر کی قسم، ایک وہ ہیں جو باطل دم کرکے کھاتے ہیں اور تم نے سچا دم کرکے کھایا ہے۔

---

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهٗ ثُمَّ تَفَلَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْهُ شَيْئًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ۔

عبیداللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد۔ ابن بشار، ابن جعفر شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، خارجہ بن صلت سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: پس اُنہوں نے تین دن تک صبح و شام اُس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ جب بھی ختم کرتے تو اپنا تھوک جمع کرکے تھتکار دیتے۔ پس وہ ایسے ہوگیا جیسے رسیوں سے جکڑا ہوا کھل گیا ہو۔ پس اُنہوں نے بکریاں دیں۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آگے حدیث مسدد کی طرح معناً بیان کی۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ فِيْ نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ پر پھیرا کرتی برکت کی اُمید رکھتی ہوئی۔

## بَابٌ ۲۰۲ فِي السُّمْنَةِ۔

## موٹا کرنے کا بیان

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا نُوْحُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سَيَّارٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ چاہتی ہیں کہ میں جلد از جلد موٹی ہو جاؤں تاکہ مجھے رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَلَمْ أُقْبِلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا جائے۔ اُن کی تمنا کسی صورت پوری نہیں ہو رہی تھی، یہاں تک کہ مجھے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑیاں کھلائی گئیں تو میں خوب موٹی تازی ہو گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# كِتَابُ الْكَهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ

## باب ۲۰۳ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ.

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۲۰۴ فِي النُّجُومِ.

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ.

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ

# کہانت اور بدشگونی

## کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، یحییٰ، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم ابو تمیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کاہن کے پاس پہنچے موسیٰ بن اسمٰعیل نے اپنی حدیث میں کہا۔ پس اُس کی باتوں کی تصدیق کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا، اپنی بیوی سے اُس کی دُبر میں صحبت کی تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو گیا۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

## علم نجوم کا بیان

ابو بکر بن ابو شیبہ اور مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن اخنس، ولید بن عبد اللہ، یوسف بن مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجومیوں کے علم میں سے جتنا سیکھا اُتنا ہی اُس نے جادو کا حصہ حاصل کیا۔ جتنا یہ زیادہ گویا اُتنا ہی وہ زیادہ حاصل کیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی جبکہ اُسی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اس نے فرمایا ہے میرے بندوں نے صبح کی کہ کسی نے مجھ پر ایمان رکھا اور کسی نے میرے ساتھ کفر کیا۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔ اُس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا انکا

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

کیا اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے سے بارش برسائی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستارے پر ایمان لایا۔

ف۔ اس کائنات میں جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ پروردگار عالم کے ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے اس میں کسی ستارے وغیرہ کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔ ساری کائنات کا وہ اکیلا ہی مالک و مختار ہے۔ ستارے تو کیا چاند اور سورج بھی اُسی کی مخلوق اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ اپنی مخلوق میں خالق و مالک نے مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں۔ لیکن ستاروں میں بارش برسانے کی تاثیر اُس نے بالکل نہیں رکھی۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے خالق و مالک کے ذاتی و مستقل اختیار میں مخلوق کے کسی بھی فرد کو ہرگز شریک نہ کریں کیونکہ اس میں ایمان کی تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلامی عقیدے اختیار کرنے کی توفیق دے اور غلط عقائد و نظریات سے محفوظ و مامون فرمائے آمین۔

## باب ۲۰۵ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ۔

## خط اور جانوروں کے بولنے کا بیان

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى نَا عَوْفٌ نَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ وَالزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ۔

قطن بن قبیصہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ فال لینا جانور اڑانا، فال لینے کے لیے کچھ ڈالنا، رمل اور فال نکالنے کے لیے خط کھینچنا بے اصل باتیں ہیں۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ اَلْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطُّرُقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْاَرْضِ۔

ابن بشار نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ عوف نے فرمایا۔ پرندوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر اڑانا العیافۃ ہے اور الطرق الخط زمین پر خط کھینچنا۔

## باب ۲۰۶ فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ۔

## شگون لینے اور خط کھینچنے کا بیان

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کہیل، عیسٰے بن عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون شرک ہے، شگون شرک ہے، تین مرتبہ فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا خیال آجاتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ اُسے ہٹا کر توکل پر قائم فرما دیتا ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

مسدد، یحیی، حجاج صواف، یحیٰی بن ابو کثیر، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ و منا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک۔

یارسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں؟ فرمایا کہ انبیائے کرام میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جس نے ان کے مطابق خط کھینچا تو وہ درست ہے۔

۵۱۴۔ حدثنا محمد بن المتوکل العسقلانی والحسن بن علی قالا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا صفر ولا ھامۃ فقال اعرابی ما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا قال فمن اعدی الاول قال معمر قال الزھری فحدثنی رجل عن ابی ھریرۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یوردن ممرض علی مصح قال فراجعہ الرجل فقال الیس قد حدثتنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا صفر ولا ھامۃ قال لم احدثکموہ قال الزھری قال ابو سلمۃ قد حدث بہ وما سمعت ابا ھریرۃ نسی حدیثا قط غیرہ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی، صفر محض وہم ہے اور مردے کی کھوپڑی سے اُلّو کا نکلنا بے اصل بات ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا: ریت میں لیٹنے والے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک سے دوسرے کو خارش ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ معمر، زہری، ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس پانی نہ پلایا جائے۔ پس وہ شخص حضرت ابوہریرہ کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا: کیا آپ نے ہم سے حدیث بیان نہیں کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ چھوت ہے، نہ صفر ہے اور نہ ہامہ ہے۔ فرمایا کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے فرمایا: انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن میں نے ہرگز نہیں سنا کہ حضرت ابوہریرہ اس کے سوا کوئی حدیث بھولے ہوں۔

۵۱۵۔ حدثنا القعنبی نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ھامۃ ولا نوء ولا صفر۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت، مردے کی کھوپڑی سے اُلّو نکلنا، آدمی کا جانور کی شکل میں آنا اور صفر کوئی چیز نہیں۔

۵۱۶۔ حدثنا محمد بن عبد الرحیم البرقی ان سعید بن الحکم حدثھم قال اخبرنا یحیی بن ایوب قال حدثنی ابن عجلان قال حدثنی القعقاع بن حکیم وعبید اللہ بن مقسم وزید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

محمد بن عبدالرحیم برقی، سعید بن حکم، یحییٰ بن ایوب، ابن عجلان، قعقاع بن حکیم اور عبیداللہ بن مقسم اور زید بن اسلم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حارث بن مسکین کے سامنے یہ حدیث پڑھی گئی اور میں موجود تھا، میں تمہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



لا غول قال ابوداود قرئ على الحارث بن مسكين وانا شاهد اخبركم اشهب قال سئل مالك عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلية كانوا يحلون صفر يحلونه عاما ويحرمونه عاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر۔

اشہب کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ امام مالک سے لا صفر کے متعلق کے متعلق پوچھا گیا کہ تو فرمایا جاہلیت والے صفر کو ایک سال حلال کر لیتے اور دوسرے سال حرام ٹھہراتے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ صفر کا یہ تصور وہم کے سوا اور کچھ نہیں۔

۵۱۷۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم نا هشام عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفال الصالح والفال الصالح الكلمة الحسنة۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چھوت کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اچھی فال لینا مجھے پسند ہے اور اچھی فال سے مراد اچھا لفظ ہے۔

۵۱۸۔ حدثنا محمد بن المصفى نا بقية قال قلت لمحمد بن راشد قوله هام قال كانت الجاهلية تقول ليس احد يموت فيدفن الا خرج من قبره هامة قلت فقوله صفر قال سمعنا ان اهل الجاهلية يستشئمون بصفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال محمد وقد سمعنا من يقول هو وجع ياخذ في البطن فكانوا يقولون هو يعدي فقال لا صفر۔

بقیہ نے محمد بن راشد سے ہام کے متعلق پوچھا تو فرمایا:۔ جاہلیت والے کہا کرتے کہ جب کوئی مر جائے اور اُسے دفن کر دیا جائے تو اس کی قبر سے ایک اُلّو نکلتا ہے۔ میں نے صفر کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا:۔ ہم نے سنا ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس سمجھا کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفر کے متعلق یہ تصور کوئی چیز نہیں۔ محمد بن راشد نے یہ بھی کہا کہ ہم نے کسی کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے اور جاہلیت والے کہتے کہ وہ متعدی ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایسا صفر کوئی چیز نہیں ہے

۵۱۹۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا وهيب عن سهيل عن رجل عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع كلمة فاعجبته فقال اخذنا فالك من فيك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اچھا لفظ سن کر اُسے پسند کیا اور فرمایا:۔ ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ سے لی ہے۔

۵۲۰۔ حدثنا يحيى بن خلف نا ابو عاصم نا ابن جريج عن عطاء قال يقول ناس الصفر وجع ياخذ في البطن قلت فما الهامة قال يقول ناس الهامة التي تصرخ هامة الناس وليست بهامة الانسان انما هي دابة۔

ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا:۔ لوگ کہتے ہیں کہ صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے۔ میں نے کہا:۔ ہامہ کیا ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہامہ لوگوں کی کھوپڑی میں چیختا چلاتا ہے اور ہامہ انسان نہیں بلکہ ایک جانور ہوتا ہے۔

۵۲۱۔ حدثنا احمد بن حنبل وابو بكر بن ابي شيبة المعنى قالا نا وكيع عن سفيان

احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابو شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب بن ابو ثابت، عروہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

احمد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شگون کا ذکر کیا تو فرمایا:۔ اُس میں فال اچھی چیز ہے اور مسلمان کو کسی کام سے نہ روکے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:۔ اے اللہ! نہیں لاتا بھلائیوں کو مگر تو اور نہیں دُور کرتا برائیوں کو مگر تُو۔ نہ ہم میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر تیری توفیق کے ساتھ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهَا وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہیں لیتے تھے۔ آپ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور چہرۂ مبارک پر اس کے آثار دیکھے جا سکتے تھے۔ اگر اُس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر نمایاں ہوتے۔ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور اُس کے آثار چہرۂ مبارک پر دیکھے جا سکتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر دکھائی دیتے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى اَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ۔

سعید بن مسیّب نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔ نہ کھوپڑی سے اُلّو نکلتا ہے اور نہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ بدشگونی ہے۔ اگر بدشگونی کوئی چیز ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِيْنٍ وَاَنَا شَاهِدٌ اَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا۔ ابن القاسم نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ امام مالک سے گھوڑے اور گھر کی نحوست کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا:۔ کئی گھر ایسے ہیں کہ اُس میں لگ

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا قَوْمٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهٰذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

رہے اور ہلاک ہو گئے۔ پھر اس میں دوسرے آبسے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پس اس کی یہ تفسیر ہم نے دیکھی اور آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔

یحییٰ بن عبداللہ بن جبیر نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں عرض گزار کریا رسول اللہ! ہمارے پاس زمین ہے جس کو ابین کہا جاتا ہے۔ وہ ہماری زرعی دور غلّہ اگانے کی زمین ہے لیکن بہت وبائی جگہ ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے چھوڑ دو کیونکہ وبائی جگہ میں رہنا ہلاک ہونا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٍ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٍ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا:- یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں رہتے تھے تو ہمارے پاس بہت سا مال تھا۔ پھر ہم دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہمارے افراد گھٹ گئے اور ہمارا مال بھی بہت کم ہو گیا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس بُرے گھر کو چھوڑ دو۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبٍ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

آخِرُ كِتَابِ الطِّبِّ۔

حبیب شہید نے محمد بن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دستِ مبارک کے ساتھ اُسے تھالی میں رکھتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ پر وثوق اور بھروسہ رکھتے ہوئے۔ کتاب الطب ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ ـــ ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

# اَوَّلُ كِتَابِ الْعِتْقِ
# غلام آزاد کرنے کا بیان

## بَابٌ ـ ٢٠ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ.

## مکاتب اپنی کچھ کتابت ادا کر کے عاجز ہو جائے یا مر جائے

٥٢٨ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا أَبُو بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُتْبَةَ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ.

ہارون بن عبداللہ، ابوبدر، ابو عتبہ اسمٰعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، عمرو بن شعیب، ان کے والد محترم، ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مکاتب اُس وقت تک غلام ہی رہتا ہے جب تک اُس پر اپنی کتابت کا ایک درہم بھی باقی رہے۔

٥٢٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کی اور ماسوائے دس اوقیہ چاندی کے ساری کتابت ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے اور جس نے ایک سو دینار پر کتابت کی اور دس دینار کے سوا باقی ساری رقم ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے۔ (کیونکہ کتابت کی رقم سے ابھی ادائیگی باقی ہے)۔

٥٣٠ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبٍ لِأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لِإِحْدٰكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ.

زہری نے حضرت اُمِّ سلمہ کے مکاتب سے روایت کی کہ میں نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا غلام مکاتب ہو جائے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کتابت ادا کر سکے تو وہ اس سے پردہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ف ۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اسی حدیث کے مطابق ہے کہ عورت کو اپنے مکاتب سے پردہ کرنا چاہیئے جبکہ اُس کے پاس اتنا مال ہو کہ بدلِ کتابت ادا کر سکے کیونکہ اس صورت میں مکاتب مثل آزاد کے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَاب ۲۰۸ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْمُكَاتَبَةُ.

## مکاتب کو بیچنا جب کہ کتابت فسخ ہو جائے

۵۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ کی خدمت میں آئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو ایسا کر دیتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر وہ تم پر احسان کرنا چاہتی ہوں تو کر دیں اور تمہاری ولاء ہمارے لیے ہو گی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن (حضرت عائشہ) سے فرمایا: اُسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط کی جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں ہے خواہ سَو شرطیں کی ہوں۔ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

---

۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُ فِي مُكَاتَبَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے لیے آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نَو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ ادا کیا جائے۔ پس میری مدد فرمایئے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں یکمشت کتابت ادا کر دوں اور تمہیں آزاد کر دوں بشرطیکہ تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو میں ایسا کر دیتی ہوں۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور باقی حدیث زہری کی طرح بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد کے آخر میں یہ بھی فرمایا۔

فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِهٖ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

لوگوں کا حال کیا ہے جب کہ ایک کہتا ہے کہ اے فلاں! آزاد تم کردو اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔

٥٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جویریہ بنت حارث بن مصطلق تقسیم میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئیں۔ انہوں نے اپنی مکاتبت کرلی اور یہ ایسی خوبصورت تھیں کہ اڑتی ہوئی نظر بھی ان پر پڑتی تھی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ یہ اپنی کتابت کے متعلق سوال کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب دروازے پر کھڑی ہوئیں تو میں نے انہیں دیکھ لیا اور اس جگہ اُن کا ہونا میں نے ناپسند کیا کیونکہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح دیکھیں گے جیسے میں نے دیکھی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں جویریہ بنت حارث ہوں اور میرے حالات آپ پر مخفی نہیں ہیں۔ میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے اپنی مکاتبت کرلی ہے اور اپنے بدلِ کتابت کا سوال کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کام کیوں نہیں کرلیتیں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تمہاری کتابت ادا کرکے تمہارے ساتھ نکاح کرلوں۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں ایسا کرچکی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے جب سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ سے نکاح کرلیا ہے تو جتنے قیدی ان کے قبضے میں تھے انہیں آزاد کردیا اور کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سسرال والے ہیں۔ پس ہم نے کوئی عورت اپنی قوم کے لیے اتنی برکت (فائدے) والی نہیں دیکھی کیونکہ ان کے باعث بنی مصطلق کے سو گھروں کے قیدی آزاد کردیئے گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ دلیل ہے کہ ولی اپنے ساتھ بھی نکاح کرسکتا ہے۔ ...

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ۔

ف۔ اُمّ المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۵ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوکر آئیں۔ یہ اپنے قبیلے بنی مصطلق کے سردار حارث بن ابوضرار کی بیٹی تھیں۔ دستِ قدرت نے ان کے حُسن وجمال کو پوری فیاضی سے سنوارا تھا۔ تقسیم غنائم کے وقت حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئیں جب کہ فوراً اُنہوں نے مکاتبت کرلی اور بدلِ کتابت کی ادائیگی کے سلسلے میں استمداد واستعانت کی غرض سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بارگاہِ رسالت کی جانب آتے ہوئے دیکھ کر چاہا کہ حسن وجمال کا یہ پیکر بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوکہ مبادا شرفِ قبولیت حاصل کرجائے۔ حضرت صدیقہ کی خواہش پوری نہ ہوسکی کیونکہ دستِ قدرت کی تحریر کو کون مٹا سکتا ہے۔ بدلِ کتابت کی ادائیگی میں مدد مانگی تو رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جویریہ! ہم تمہارے بدلِ کتابت بھی ادا کریں گے اور تمہیں شرفِ زوجیت سے نوازنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ عرض کی آقا! مجھے دارین میں اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے۔ انہوں نے غزوۂ مریسیع سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ یثرب (مدینہ طیبہ) کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا میری آغوش میں اُتر آیا ہے، خود ہی تعبیر لی جو اُس باریابی کے وقت ظاہر ہوئی۔ اِن سے سات حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے دو صحیح بخاری اور دو صحیح مسلم میں ہیں۔ ۵۰ھ میں وفات پائی اور مروان حاکمِ مدینہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعض نے سالِ وفات ۵۶ھ ہجری لکھا ہے۔ ان کی قوم بنی مصطلق کے ایک سو سے زیادہ افراد مسلمانوں نے قید کرلیے تھے۔ جن کی تقسیم بھی واقع ہوچکی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرلیا تو اہلِ اسلام نے بنی مصطلق کے ہر قیدی کو برضا ورغبت خود آزاد کردیا اور صحابہ کرام نے اُس قبیلے کی بارگاہِ رسالت سے نسبت ہوجانے کے باعث ان کے افراد کو قید میں رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بہرحال حضرت جویریہ اپنے قبیلے کے لیے ایسی برکت و رحمت والی ثابت ہوئیں جس کی مثال اس سے پہلے سامنے آئی نہیں تھی۔ بعض حضرات کے نزدیک اِن کا مہر چار درہم مقرر ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۲۰۹ فِي الْعِتْقِ عَلَى شَرْطٍ۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدِمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔

## شرط پر آزاد کرنے کا بیان

سفینہ کا بیان ہے کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ یہ شرط نہ کرتیں تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ پس انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ نے اسی شرط پر مجھے آزاد کردیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۱۰ فِي مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى قَالَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ۔

## جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا

ابوالولید طیالسی، ہمام۔ محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، ابوالملیح۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پوری طرح آزاد کرنے کو جائز قرار دیا۔

## باب ۲۱۱ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ۔

## جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا۔

محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح آزاد کرنے کی اجازت دی اور باقی قیمت کا اس سے تاوان دلوایا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر۔ احمد بن علی بن سوید، روح، شعبہ نے قتادہ سے اِسے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسے غلام کو آزاد کیا جو اُس کے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک ہے تو اس کے لیے پوری طرح آزاد کرنا ضروری ہے۔ یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا

ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، اُن کے والد ماجد۔ احمد بن علی بن سوید، روح، ہشام بن ابو عبداللہ نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو وہ سارا ہی اُس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اُس کے پاس مال ہو۔ ابن مثنیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ عُتِقَ مِنْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ. وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

نے نضر بن انس کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ ابن سوید کے لفظوں میں حدیث بیان کی گئی ہے۔

## باب ۲۱۲ مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

## جس نے اس بارے میں محنت کا ذکر کیا۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبَانُ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَهٗ كُلَّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِلَّا اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو سارے کا آزاد کرنا اس کے لیے ضروری ہے جب کہ اُس کے پاس مال ہو ورنہ مشقت میں پھنسائے بغیر غلام سے محنت کروائی جائے گی۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهٰذَا لَفْظُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ اَوْ شَقِيْصًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اُسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهٖ فِيْ قِيْمَتِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

نصر بن علی، یزید ابن زریع۔ علی بن عبد اللہ، محمد بن بشر، سعید بن ابو عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام میں اپنے حصے یا حصوں کے مطابق آزاد کرے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری طرح آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگوائی جائے گی۔ پھر جتنی قیمت واجب الادا ہے اُس کے مطابق مالک کے لیے غلام سے محنت کروائی جائے لیکن غلام کو مشقت میں نہ پھنسایا جائے۔ امام ابو داؤد نے اپنی دونوں حدیثوں میں کہا کہ مشقت میں ڈالے بغیر اُس سے محنت لی جائے گی۔

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک غلام مثلاً تین آدمیوں کا مشترک ہے۔ ایک نے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا تو باقی دونوں مالکوں کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا شریک مال دار ہے تو اُس سے اپنے اپنے حصے کی قیمت کا مطالبہ کریں ورنہ اپنے حصے کے مطابق غلام سے محنت کروائیں یا وہ دونوں بھی تیسرے کی طرح آزاد کر دیں۔ یہ حدیث حضرت امام اعظم کی مذہب پر صریحاً دلالت کر رہی ہے جب کہ دیگر احادیث کے پیش نظر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک پہلے شریک نے غلام کا جتنا حصہ آزاد کیا ہے وہ اتنا آزاد ہو گیا اور باقی دونوں حصوں کے مطابق وہ ابھی غلام ہے جب کہ ان دونوں مالکوں کو اپنا حصہ آزاد کرنے والے مالک سے اپنے حصوں

ــــــــ کی قیمت کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ بہرحال مُستَسعٰی غَیرَ مَشقُوقٍ عَلَیہِ یعنی مشقت میں ڈالے بغیر محنت کروانے پر سب متفق ہیں کیونکہ یہ حکم صحابۂ کرام کی خاصی جماعت سے مروی ہے۔ رہی حدیثِ ابنِ عمر میں عَتَقَ مِنہُ مَا عَتَقَ والی بات کہ جتنا حصہ آزاد کر دیا اتنا آزاد ہو گیا ہے، یہ جملہ فرمانِ رسالت ثابت نہیں ہو سکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن ابو عدی نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح بن عبادہ نے سعید بن ابو عروبہ سے لیکن یہ السعایہ کا ذکر نہیں کرتے اور روایت کیا ہے اسے جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف نے یزید بن زریع کی اسناد کے ساتھ معناً اور اس میں السعایہ کا ذکر کیا ہے۔

## باب ۲۱۳ — فِي مَنْ رَوَى إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَا يُسْتَسْعَى۔

## جس کے نزدیک یہ ہے کہ مال نہ ہو تو محنت نہ کروائی جائے

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو انصاف سے غلام کی قیمت لگوائی جائے گی اور باقی حصے داروں کو ان کے حصوں کی قیمت دے کر غلام کو آزاد کر دیا جائے گا ورنہ اُس میں سے صرف اُتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا آزاد کیا ہے۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً روایت کرتے ہوئے ایوب نے کہا کہ نافع کبھی فرماتے، جتنا حصہ آزاد کیا ہے اتنا ہی آزاد ہو گا اور بعض اوقات ایسا نہ فرماتے۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس حدیث میں ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وَاِلَّا عَتَقَ مِنہُ مَا عَتَقَ کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائے یا نافع نے اپنی طرف سے کچھ اس میں سے کہا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٥٤٥۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ قَالَ اَنَا عِيْسٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوْكٍ لَهٗ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ عُتِقَ نَصِيْبُهٗ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا تو اُس پر لازم ہے کہ پورے کو آزاد کروائے جب کہ اُس کے پاس اتنا مال ہو جس سے باقی قیمت ادا کی جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو اُس کے حصے کے مطابق ہی آزاد ہوگا۔

٥٤٦۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى۔

مخلد بن خالد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ معناً موسیٰ بن ابراہیم کی طرح۔

٥٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهٰى حَدِيْثُهٗ اِلٰى وَاُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلٰى مَعْنَاهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔ معناً امام مالک کی طرح روایت کی لیکن اس میں اِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ کا ذکر نہیں کیا اور اپنی حدیث کو وَاُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ پر ختم کر دیا، اُن کے معنے میں۔

٥٤٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ عُتِقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهٖ اِذَا كَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو غلام کا باقی حصہ اُسی کے مال سے آزاد کیا جائے گا جب کہ اس کے پاس اِتنا مال ہو جس سے غلام کی قیمت ادا کی جا سکے۔

٥٤٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی پہنچا کہ جو دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو۔ ایک اُن میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ اگر وہ مالدار ہے تو غلام کی مناسب قیمت اُس پر ڈالی جائے گی۔ نہ کم کر کے اور نہ زیادہ کر کے پھر اُسے آزاد کر دیا جائے گا۔

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ

ابو بشر عنبری کا بیان ہے کہ ابن التلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مشترک غلام میں سے اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التِّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التِّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغَ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ۔

حصے کا آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقی قیمت کا اُسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ امام احمد نے کہا کہ یہ نام ت کے ساتھ ہے یعنی ابن التلب اور شعبہ کی زبان موٹی تھی وہ ت اور ث میں تفریق نہیں کر سکتے تھے۔

## باب ۲۱۴ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

## رشتہ دار محرم کا مالک ہونا

۵۵۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا تو وہ آزاد ہے۔

۵۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالوہاب، سعید، قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

محمد بن سلیمان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أُسَامَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، اُسامہ، سعید، قتادہ، جابر بن زید اور حسن نے حدیث مذکورہ کے مطابق فرمایا ہے۔

## باب ۲۱۵ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ۔

## اُمِّ ولد کی آزادی کا بیان

۵۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ

حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے جو خارجہ قیس عیلان کی ایک عورت تھیں کہ زمانہ جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر آیا اور مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ پھر وہ (حباب) فوت ہوگئے۔ پس میں نے حباب سے عبدالرحمان بن حباب نامی ایک لڑکا جنا۔ اُن کی بیوی نے کہا کہ خدا کی قسم، تمہیں قرضے میں بیچا

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللّٰهِ تُبَاعِيْنَ فِيْ دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ امْرَأَةٌ مِّنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَدِمَ بِيْ عَمِّيَ الْمَدِيْنَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِيْ مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِيْ أَبِي الْيَسَرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللّٰهِ تُبَاعِيْنَ فِيْ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِيُّ الْحُبَابِ قِيْلَ أَخُوْهُ أَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوْهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيْقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُوْنِيْ أُعَوِّضْكُمْ مِّنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُوْنِيْ وَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيْقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِّنِّيْ غُلَامًا۔

جائے گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں خارجہ قیس عیلان کی عورت ہوں۔ دورِ جاہلیت میں میرا چچا مجھے مدینہ منورہ لے کر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھوں مجھے فروخت کر دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ میرے پیٹ سے اُن کا لڑکا عبدالرحمان بن حباب پیدا ہوا۔ اُن کی بیوی کہتی ہے کہ خدا کی قسم، اب تمہیں قرض کے باعث فروخت کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حباب کا ولی کون ہے؟ عرض کی کہ اُن کا حقیقی بھائی ابوالیسر بن عمرو۔ آپ نے اُنہیں بلا کر فرمایا کہ اس عورت کو آزاد کر دو۔ جب تم سنو کہ میرے پاس لونڈی غلام آئے ہیں تو آنا تاکہ میں تمہیں بدلہ دے دوں۔ پس اُنہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو آپ نے میرے بدلے اُنہیں ایک غلام عطا فرمایا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اولاد والی لونڈیوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں بھی۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو ہمیں روک دیا گیا۔ پس ہم رک گئے۔

ف۔ زمانۂ رسالت میں اُمِّ ولد کو فروخت کرنے کی اجازت تھی۔ وصال سے کچھ عرصے پہلے آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا ہوگا، بایں وجہ ممانعت کا حکم عام نہ ہو سکا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر سے دور میں بھی یہی معمول رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دورِ خلافت میں ممانعت متحقق ہوئی ہوگی تو اُنہوں نے اُمِّ ولد کو فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو حضرت عمر کبھی ممانعت نہ فرما سکتے اور اگر بالفرض کوئی ایسا کرتا تو صحابۂ کرام کی قدسی جماعت کبھی اُسے تسلیم کرنے کی روادار نہ ہوتی۔ لہٰذا ماننا پڑتا ہے کہ زمانِ رسالت ہی سے ممانعت ثابت ہوئی ہوگی۔ اور آپ نے ممانعت وصال سے تھوڑا عرصہ پہلے ہی فرمائی ہوگی تب ہی تو حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں ممانعت عام نہ ہونے کے باعث اجازت پر عمل ہوتا رہا۔ اہلِ حق کے آئمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ مولیٰ کی وفات کے بعد اُمِّ ولد خود بخود آزاد ہو جائے گی۔ وہ ترکے میں وارثوں کو نہیں مل سکتی اور مولیٰ بھی اپنی زندگی میں اُسے ہبہ یا فروخت نہیں کر سکتا، ہاں اپنی زندگی میں اُس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۱۶ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

## مدبّر کی بیع کا بیان

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيعَ بِسَبْعِمِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِمِائَةٍ۔

احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک بن سلیمان، عطاء اور اسمٰعیل بن ابو خالد، سلمہ بن کہیل عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مدبّر غلام کو آزاد کیا اور اُس کے سوا اُس کا کوئی اور مال نہ تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق حکم فرمایا تو اُسے سات سو یا نو سو میں فروخت کیا گیا۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللّٰهُ أَغْنَى عَنْهُ۔

جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ابومذکور نامی ایک شخص نے اپنے مدبّر غلام کو آزاد کیا جس کو یعقوب کہا جاتا تھا۔ جس کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بُلا کر فرمایا۔ اسے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحّام نے اُسے آٹھ سو درہم میں خریدا تو اُنہیں دے دیا گیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غریب ہو تو پہلے اپنی جان کا خیال کرے۔ اگر اپنے سے زائد ہو تو اپنی اولاد کی فکر کرے۔ اگر اُن سے زائد مال ہو تو اپنے رشتہ داروں یا ذی رحم کا خیال کرے۔ اگر اُن سے بھی زائد ہو تو فلاں کا اور فلاں کا۔

## باب ۲۱۷ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ وَلَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ۔

## جس نے اپنے غلاموں کو آزاد کیا جو تہائی مال تک نہیں پہنچے

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا

ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور اُن کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اُس آدمی کو جھڑکا اور انہیں بُلا کر تین حصّوں میں تقسیم فرمایا۔ پس اُن کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو برقرار رکھا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا۔

ابو کامل، عبدالعزیز بن مختار، خالد نے ابوقلابہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ آپ نے اُسے جھڑکا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي زَيْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔

وہب بن بقیہ، خالد، ابوقلابہ نے زید سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے۔ آگے معناً روایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دفن کرنے سے پہلے میں اس کے جنازے میں شامل ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَاَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

محمد بن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور اُن کے سوا اُس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اُن (غلاموں) کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو اُسی طرح غلامی میں برقرار رکھا۔

ف۔ مرنے والا اگر تہائی سے زیادہ مال کی وصیّت کرے تو اس حدیث کے مطابق وہ وصیّت صرف تہائی مال ہی میں نافذ ہوگی اور باقی مال وصیّت کے مطابق خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ وارثوں کا حصّہ ہوگا۔ اس حدیث کے مطابق متوفی کا کل مال صرف وہی چھ غلام تھے لہٰذا آزاد کرنے پر بھی اُنہیں آزاد شمار نہ کیا گیا بلکہ تہائی میں وصیّت نافذ کرتے ہوئے دو غلاموں کو آزاد کیا گیا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے اُن میں دو دو افراد کے تین گروپ بنا کر اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی۔ جس گروپ کے نام قرعہ نکل آیا ان دونوں غلاموں کو آزاد کر دیا گیا اور باقی چاروں غلام بدستور غلام رہے اور وارثوں کے حصّے میں آئے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

## بَابٌ ۲۱۸ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ۔

## جس نے غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا

احمد بن صالح، ابن وہب، ابن لہیعہ اور لیث بن سعد،

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ۔

عبیداللہ بن ابو جعفر، بکیر بن الاشجع، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا غلام آزاد کیا اور اُس (غلام) کا مال ہو تو غلام کا مال اُسی (غلام) کا ہے مگر جب کہ مالک شرط کرلے۔

## بَابٌ ۲۱۹ فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ۔

## ولد الزنا کی آزادی کا بیان

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولد الزنا تینوں طرف سے بُرا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دینا مجھے ولد الزنا کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

## بَابٌ ۲۲۰ فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْغَرِيفِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ۔

## غلام آزاد کرنے کا ثواب

عریف بن دیلمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم سے اس طرح حدیث بیان فرمائیے جس میں کمی بیشی نہ ہو۔ وہ ناراض ہو گئے اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک تلاوت کرتا ہے اور قرآن مجید اس کے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے، پس اس سے کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم اس سے وہ حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سُنی ہو۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کی وجہ سے حاضر ہوئے جس نے قتل کر کے اپنے لیے جہنم واجب کر لی تھی۔ فرمایا کہ اُس کی طرف سے غلام آزاد کرو تاکہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اللہ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے۔

## بَابٌ ۲۲۱ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ

## کونسا غلام افضل ہے؟

ابراہیم بن موسیٰ، معاذ بن ہشام، اُن کے والد ماجد، قتادہ، سالم بن ابو جعد، معدان بن ابو طلحہ یعمری، حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلُّ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے محل میں پہنچے۔ معاذ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طائف کے قلعے میں محل کے اندر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے اللہ کی راہ میں ایک تیر لگا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے اور باقی حدیث بیان کی۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اُس (غلام) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کو جہنم سے بچائے گا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس (لونڈی) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کو قیامت کے روز جہنم سے بچائے گا۔ (یعنی لونڈی غلام اُن کی طرف سے کفارہ ہو جائیں گے)۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ۔

شرجیل بن السمط کا بیان ہے کہ میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا:۔ ہم سے کوئی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے ایمان والی کسی گردن کو آزاد کیا تو وہ جہنم سے آزاد ہونے کا آزاد کرنے والے کے لیے فدیہ ہو جائے گا۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنٰى مُعَاذٍ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا أَوْ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً وَزَادَ أَيُّمَا رَجُلٍ

شرجیل بن السمط نے حضرت کعب بن مرہ یا حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو! پھر معنًا وایما امرئٍ اعتق مسلماً او ایما امرأۃٍ اعتقت امرأۃً مسلمۃً تک بیان کی۔ یہ بھی کہا کہ جس مرد نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے کفارہ ہو جائیں گی۔ اور دونوں کی ہڈیاں اُس کی ہر ہڈی کے بدلے میں جہنم سے کفایت کریں گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ اِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِىْ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ۔

## بَابٌ ۲۲ فِىْ فَضْلِ الْعِتْقِ فِى الصِّحَّةِ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ حَبِيْبَةَ الطَّائِىِّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِىْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِىْ يُهْدِىْ اِذَا شَبِعَ۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْعِتَاقِ۔

## تندرستی میں آزاد کرنے کی فضیلت

ابو حبیبہ طائی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مرتے وقت غلام آزاد کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا دوسرے کو دے۔ کتاب العتاق ختم ہوئی۔

ف ۔ غلامی کا دور تو بفضلہٖ تعالیٰ گزر گیا۔ اگر کوئی مرتے وقت غلام آزاد کرتا یا صدقہ وخیرات کرے تو اس کی مثال اس سے بہتر کیا ہو سکتی ہے کہ یہ فعل اپنا پیٹ بھر جانے کے بعد باقی کھانا دوسرے کو دینے کی طرح ہے۔ معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات کا اصلی وقت تو وہ ہے جب خیرات کرنے والے کو خود بھی مال کی ضرورت ہو۔ ضرورت اور صحت کی حالت میں خیرات کرنے پر جو اجر ملے گا وہ مرتے وقت کی خیرات میں کہاں؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت کی خیرات کا اجر نہیں ملے گا۔ اجر تو ضرور ملے گا لیکن ضرورت وصحت کی حالت میں خیرات کرنے کے اجر سے کم۔ اگر دونوں حالتوں میں خیرات کی جائے یعنی ضرورت وصحت کے وقت اور مرتے دم بھی تو کیا ہی بات ہے لیکن مرتے وقت تہائی مال سے آگے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# اَوَّلُ كِتَابِ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ

# حروف اور قرأتوں کا بیان

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، حاتم بن اسمٰعیل۔ نصر بن عاصم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی کی تلاوت فرمائی۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا كَائِنْ مِنْ اٰيَةٍ أَذْكَرَنِيْهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو قیام کیا اور قرأت پڑھنے لگا تو قرآن مجید پڑھتے ہوئے اس نے آواز بلند رکھی۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے کہ رات اس نے مجھے کئی آیتیں یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے نکلنے لگی تھیں۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا خُصَيْفٌ نَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ۔

مقسم مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ آیت، وما کان لنبی ان یغل ایک سرخ چادر کے متعلق نازل ہوئی جو غزوۂ بدر کے روز گم ہوگئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے لے لیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے۔ (۳:۱۶۱)

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ۔

معتمر کے والد ماجد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بنی منتفق کا وفد لے کر آیا یا بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لا تحسِبن پڑھا اور لا تحسَبن نہ پڑھا یعنی س کے زیر سے پڑھا۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا سُفْيَانُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مسلمانوں کو ایک آدمی ملا جو اپنی بکریوں میں تھا۔ اُس نے سلام کیا۔ اس نے سلام کیا لیکن انہوں نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ''اور نہ کہو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں ہے، تم دنیا کی زندگی کا مال چاہتے ہو'' (۴ : ۹۴) یعنی بکریاں۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ۔

سعید بن منصور، ابن ابی الزناد ــ محمد بن سلیمان انباری، حجاج بن محمد، ابن ابی الزناد، اُن کے والد ماجد، خارجہ بن زید نے اپنے والد ماجد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیرُ اُولی الضرر پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن منصور نے کان یقرءُ نہیں کہا۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

عثمان بن ابوشیبہ اور محمد بن علاء، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی بن یزید، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے والعینُ بالعین پڑھا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ

نصر بن علی، اُن کے والد ماجد، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ۔

نے وکتبنا علیھم ان النفس بالنفس والعین بالعین (۵:۴۵) پڑھا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔

عطیہ بن سعد عوفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اللہ الذی خلقکم من ضعف پڑھا تو انہوں نے فرمایا کہ من ضُعف ہے کیونکہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اسی طرح پڑھا تھا جیسے تم نے میرے سامنے پڑھا ہے تو حضور نے مجھ پر اسی طرح گرفت فرمائی تھی جیسے میں نے تم پر کی ہے۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عُقَيْلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضُعْفٍ۔

محمد بن یحییٰ قطعی، عبید بن عقیل، ہارون، عبداللہ بن جابر، عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من ضُعف پڑھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا۔

محمد بن کثیر، سفیان، اسلم منقری، عبداللہ، اُن کے والد ماجد عبدالرحمان ابن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بفضل اللہ وبرحمتہ وفبذالک فلتفرحوا کہا۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ۔

محمد بن عبداللہ، مغیرہ بن سلمہ، ابن المبارک، اجلح، عبداللہ، اُن کے والد ماجد عبدالرحمان بن ابزی، ان کے والد محترم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلتفرحوا ھو خیر مما تجمعون پڑھا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہ عمل غیر صالح پڑھتے ہوئے سُنا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت و انہ عمل غیر صالح کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَقَالَتْ فَمَا أَھَا اَنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاہُ ھَارُوْنُ النَّحْوِیُّ وَمُوْسَی بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ کَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ۔

نے فرمایا کہ اسے انہ عمل غیر صالح پڑھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت سے عبدالعزیز کی طرح۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَنَا عِیْسٰی عَنْ حَمْزَۃَ الزَّیَّاتِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِہٖ وَقَالَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَعَلٰی مُوْسٰی لَوْصَبَرَ لَرَاٰی مِنْ صَاحِبِہِ الْعَجَبَ وَلٰکِنَّہٗ قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَھَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ طَوَّلَھَا حَمْزَۃُ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے، اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسےٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ اور صبر کرتے تو ہم ان کے ساتھی (حضرت خضر) کی عجیب باتیں اور دیکھتے لیکن انہوں نے کہہ دیا:۔ اگر آپ نے اس کے بعد کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھا تو آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے۔ میری جانب سے آپ کا عذر ختم ہو جائے گا۔ حمزہ نے اس کو طول (تشدید) کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی سے یہاں حضرت خضر علیہ السلام مراد ہیں۔ یہ جس زمین پر بیٹھتے وہاں سبزہ اُگ آتا، اسی لیے خضر کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ لقب ابوالعباس اور اسم گرامی بلیا ابن ملکان ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے: بلیا ابن ملکان ابن فالغ، ابن عابر ابن شالخ، ابن ارفخشد، ابن سام، ابن نوح۔ یہ اُن چار انبیاء میں سے ہیں جنہیں دنیاوی زندگی بھی قیامت تک ملی ہوئی ہے۔ ان میں سے حضرت ادریس اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام تو آسمانوں میں ہیں اور حضرت الیاس و خضر علیہما السلام زمین میں۔ حضرت خضر اب امتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نبی اور صاحب کتاب پیغمبر ہوتے کے باوجود امتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت میں اپنی باقی زندگی دنیاوی پوری کریں گے۔ یہ حضرات منصبِ نبوت سے معزول نہیں ہوئے نہ ہوں گے بلکہ امتِ محمدیہ کے اولیاء میں شامل ہونے کے باعث دوہرا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اس حدیث کے اندر خضر کے جس واقعہ کی جانب اشارہ ہے وہ سورۃ الکھف کے اندر آیت ۶۰ تا ۸۲ یعنی ۲۳ آیتوں میں مذکور ہوا ہے۔ چشمِ بصیرت اور نگاہِ انصاف سے دیکھنا نصیب ہو تو یہ واقعہ موجودہ خارجیت کے عقائدِ باطلہ کو اور خیالاتِ فاسدہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین اور حسین امتزاج کو ایسے پیرائے میں دکھایا گیا ہے کہ حقیقت کا جتنا علم ہوتا جائے اتنا ہی تعجب میں اضافہ ہوتا ہے۔ علم لدنی اور منصبِ ولایت کو ان آیات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جائے تو بڑی حد تک نجدیت کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اُمَیَّۃُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُو الْجَارِیَۃِ الْعَبْدِیُّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

محمد بن عبدالرحمان ابو عبداللہ عنبری، امیہ بن خالد، ابو الجاریہ عبدی، شعبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قد بلغت من لدنی کے ان کو ثقالت یعنی تشدید کے ساتھ پڑھا۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ نَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً۔

مصدع ابو یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے اسی طرح پڑھایا جیسا انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا کہ فی عین حمئۃ تخفیف کے ساتھ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ نَا وُهَيْبٌ أَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ بِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهٰكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةَ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا۔

عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی جنت کے اعلیٰ درجے سے جب نیچے جھانکے گا تو اس کے چہرے سے جنت موتی کی طرح دمکتے ہوئے تارے کے مانند جگمگا اٹھے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں دریٌّ دال کے پیش ہی سے آیا ہے بغیر ہمزہ کے اور ابوبکر و عمران میں سے ہیں اور دونوں انعام یافتہ۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ نَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور ہارون بن عبداللہ، ابو اسامہ، حسن بن حکم نخعی، ابو سبرہ نخعی، حضرت فروہ بن مسیک غطیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ ہماری قوم سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہمیں سبا کے متعلق بتلائیے کہ وہ کوئی جگہ ہے یا عورت؟ فرمایا کہ نہ وہ جگہ ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ عرب کا ایک آدمی تھا جس کے دس بیٹے ہوئے۔ چھ یمن میں آباد ہو گئے اور چار شام میں۔ عثمان راوی نے حسن بن حکم کے حوالے سے غطیفی کی جگہ غطفانی کہا ہے۔ (یعنی الغطفانی)

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم انساب میں بھی خاص مہارت حاصل تھی کہ ملک سبا کی وجہ تسمیہ بتاتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہوئے اُن لوگوں کے جدِّ اعلیٰ اور اُن کی اولاد و اوطان کے بارے میں بھی بتادیا اور آپ کی بدولت یہ بات بھی لوگوں کے علم میں آگئی کہ ملکِ سبا پر حکومت کرنے والی عورت کا نام بلقیس بنت شراحیل تھا جنہیں بعد میں حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرفِ زوجیت سے نوازا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ۔

احمد بن عبدہ اور اسمٰعیل بن ابراہیم، ابو معمر، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسمٰعیل نے روایتِ ابوہریرہ سے حدیثِ وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ یہ ہے حتّٰی اذا فزّع عن قلوبہم۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ۔

ربیع بن انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت یہ ہے: بلیٰ قد جاءتک آیاتی فکذّبت بہا واستکبرت وکنت من الکافرین۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ربیع کی یہ روایت مرسل ہے کیونکہ اُنہوں نے حضرت اُمِّ سلمہ کو نہیں پایا تھا۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ أَفْهَمْ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو نے عطاء سے روایت کی۔ ابن حنبل نے عطاء سے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ صفوان سے اس کی اسناد میں سمجھ نہیں سکا۔ عبدہ بن یعلی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے منبر پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ونادوا یامالک (۴۳ : ۷۷)

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔

عبدالرحمان بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے انّی انا الرزّاق ذو القوّۃ المتین (۵۱ : ۵۸) پڑھایا تھا۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ مَضْمُوْمَةُ الْمِيْمِ مَفْتُوْحَةُ الدَّالِ مَكْسُوْرَةُ الْكَافِ۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے فہل من مدکر (۵۴: ۱۵) پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میم کے پیش، دال کے زبر اور کاف کے زیر سے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا هَارُوْنُ ابْنُ مُوْسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فروح وریحان (۵۶: ۸۹) پڑھتے ہوئے سنا۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے أیحسب أن ماله أخلده پڑھا کرتے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَمَّنْ أَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَّلَا يُوْثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ۔

ابوقلابہ نے اُن سے روایت کی ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں پڑھایا: فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد (۸۹: ۲۶)

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِيْ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ۔

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ مجھے اُن صاحب نے بتایا یا مجھے اُنہوں نے پڑھایا جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیومئذ لا یعذب پڑھایا تھا۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا ذَكَرَ فِيْهِ جِبْرِئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ

عثمان بن ابوشیبہ اور محمد بن العلاء، محمد بن ابوعبیدہ، ان کے والد ماجد، اعمش، سعد طائی، عطیہ عوفی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور اس میں حضرت جبرائیل و حضرت میکائیل کا ذکر فرمایا تو آپ نے پڑھا: جبرئل ومیکائیل (۲: ۹۸)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَاءَةُ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ فَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَائِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ۔

محمد بن حازم کا بیان ہے کہ اعمش کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا کہ جبرائیل ومیکائیل کی قراءت کس طرح ہے؟ انہوں نے بیان کیا بحوالہ سعد طائی، عطیہ عوفی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے دائیں جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔

۶۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ۔

زہری نے معمر سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسیب کبھی ذکر کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیز حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان پڑھا کرتے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن اور وہ مروان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْن پڑھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیثوں میں یہ بہت ہی صحیح ہے جو زہری نے حضرت انس سے روایت کی اور زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے۔

۶۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَرَأَهَا آيَةً آيَةً۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذکر کیا یا اس کے سوا کوئی اور کلمہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت یہ تھی:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ آپ کی قراءت ایک ایک آیت ہوتی تھی۔

ف:۔ اس حدیث میں سورۂ فاتحہ سے پہلے جو تسمیہ کا ذکر کیا یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کلمات بھی پڑھے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تسمیہ بھی سورۂ فاتحہ کا جزو اور اس کی پہلی آیت ہے۔ ممکن ہے ہر سورت سے پہلے جو تسمیہ پڑھی جاتی ہے یہاں بھی اُسی طرح پڑھی ہو۔ بہرحال یہی بات زیادہ صحیح ہے کہ تسمیہ سورۂ النمل کی ایک آیت ہے سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں ہے۔ اور سورتوں سے پہلے بایں وجہ اسے لکھا جاتا ہے کہ دو سورتوں کے درمیان تمیز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۰۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هٰذِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ۔

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابوشیبہ، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، حکم بن عیینہ، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا تو فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: فانہا تغرب فی عین حمئۃ۔

۶۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلُ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔

عطاء کو مولیٰ ابن اسقع نے بتایا جو سچے آدمی تھے کہ انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین کے چبوترے پر تشریف لے گئے تو ایک شخص سے آپ نے دریافت کیا۔ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظمت والی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم (یعنی آیۃ الکرسی ۲ : ۲۵۵)

ف۔ آیۃ الکرسی جو سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۲ ہے۔ اس کے احادیث مطہرہ میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آیۃ الکرسی تمام آیاتِ قرآنیہ کی سردار ہے۔ نیز جو اسے سونے سے پہلے پڑھ لے تو صبح تک وہ، اس کے اہل وعیال اور مال سب خدا کی حفاظت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جن وانس کے شیاطین سے محفوظ رکھے گا۔ نیز فرمایا کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان موت کے سوا اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس آیت میں توحید اور صفاتِ الٰہیہ کا بیان بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابوالحجاج، عبدالوارث، شیبان، اعمش، شقیق کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہیتَ لک پڑھا تو شقیق نے کہا کہ ہم تو اسے ہیتُ لک پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے اسے اس طرح پڑھا ہے جیسے مجھے انہوں نے پڑھایا جو مجھے سب سے محبوب تھے۔

۶۰۷-

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ثالث سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عرض کی گئی کہ اس آیت میں لوگ پڑھتے ہیں ہیت لک۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں جیسا مجھے انہوں نے سکھایا جو مجھے سب سے محبوب تھے کہ ہیتَ لک۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ۔

احمد بن صالح .... سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے "ادخلوا الباب سجداً وقولو حطۃٌ تغفر لکم خطایاکم فرمایا۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک نے ہشام بن سعد سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ يَعْنِيْ مُخَفَّفَةً حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيٰتِ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: "رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں پڑھ کر سنائی، "سورۃ انزلنا ہا وفرضنا ہا (۱۰۲۴) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تشدید کے بغیر، یہاں تک کہ ان آیتوں تک آئے۔ حروف اور قراءتوں کا بیان ختم ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# أول كتاب الحمام

# حمام کا بیان

٦١١- حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن عبد الله بن شداد عن أبي عذرة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال أن يدخلوها في الميازر.

ابو عذرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا تھا۔ پھر مردوں کو ستر چھپا کر ان میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

٦١٢- حدثنا محمد بن قدامة نا جرير ح ونا حماد بن المثنى نا حماد بن جعفر نا شعبة جميعا عن منصور عن سالم بن أبي الجعد قال ابن المثنى عن أبي المليح قال دخل نسوة من أهل الشام على عائشة فقالت ممن أنتن قلن من أهل الشام قالت لعلكن من الكورة التي تدخل نساؤها الحمامات قلن نعم قالت أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تخلع ثيابها في غير بيتها إلا هتكت ما بينها وبين الله قال أبو داود هذا حديث جرير وهو أتم ولم يذكر جرير أبا المليح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

محمد بن قدامہ، جریر۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سالم بن ابو الجعد، ابن المثنیٰ، ابو الملیح کا بیان ہے کہ ملک شام کی رہنے والی کچھ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا شاید تم اس علاقے کی رہنے والی ہو جہاں عورتیں بھی حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت دوسرے کے گھر میں اپنے کپڑے اتارے تو جو اس کے اور خدا کے درمیان پردہ ہے وہ اسے پھاڑ دیتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ جریر کی حدیث ہے اور سب سے مکمل ہے اور جریر اس میں ابو الملیح کا ذکر نہیں کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

٦١٣- حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ستفتح لكم أرض العجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلنها الرجال إلا بالأزر وامنعوها النساء إلا مريضة أو نفساء.

عبد الرحمن بن رافع نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم عرب کے علاوہ دوسرے علاقے کو فتح کرو گے اور وہاں ایسے مکان بھی پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے تو مرد ان میں داخل نہ ہوں مگر تہمد باندھ کر لیکن عورتوں کو ان سے روکنا سوائے بیمار اور زچہ کے (یعنی علاج وغیرہ مجبوری کے سبب)

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۲۳ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي۔

برہنہ ہونے کی ممانعت

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

عطاء نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلی جگہ میں ننگے ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا والا اور پردہ پوش ہے لہٰذا حیا اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اُسے ستر چھپا لینا چاہیئے۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

محمد بن احمد بن ابوخلف، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش عبدالملک بن ابوسلیمان، عطاء، صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن جرہد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت جرہد اصحاب صفہ سے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر بیٹھے اور میری ران کھلی ہوئی تھی۔ فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ران بھی عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔

ف۔ گھٹنے کے نیچے سے ناف کے اُوپر تک جسم کا حصہ عورت ہے یعنی اس کا چھپانا ہر مرد کے لیے فرض ہے۔ اس حصے میں سے کسی دوسرے مرد کا جسم دیکھنا یا اپنا اُسے دکھانا حرام ہے۔ ران بھی عورت ہے اور اس کا چھپانا بھی فرض ہے۔ لہٰذا نیکر یا جانگیا وغیرہ پہننا یا لنگر لنگوٹے باندھ کر کشتی کرنا یا کبڈی کھیلنا ہرگز مناسب نہیں کیونکہ جسم کے اس حصے کا چھپانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ

علی بن سہل رملی، ابن جریج، حبیب بن ابوثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کیا کرو کسی زندہ یا مردے کی ران کو نہ دیکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں کچھ تیز فہمی شامل کردی

حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ نَكَارَةٌ۔

گئی ہے۔

## بَابٌ ۲۲۴ فِي التَّعَرِّيْ۔

## ننگے رہنے کا بیان

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَمْشِيْ فَسَقَطَ عَنِّيْ يَعْنِيْ ثَوْبِيْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً۔

ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک بھاری پتھر اُٹھایا ہوا تھا جب میں جا رہا تھا تو میرا کپڑا گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اپنا کپڑا اُوپر لے لو اور ننگے نہ چلو۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا اَبِيْ ح وَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَحْوَهٗ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَيَنَّهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، اُن کے والد ماجد۔ ابن بشار، یحییٰ، بہز بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُن کے جدِ امجد نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا کہ اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا سب سے چھپاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جب ملے جلے افراد ہوں؟ فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو تمہارے ستر کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب کہ میں خلوت کے اندر اکیلا ہوں؟ فرمایا کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عُرْيَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِيْ ثَوْبٍ۔

عبدالرحمان بن عبدالرحیم، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبدالرحمان نے اپنے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مرد کسی ننگے مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی ننگی عورت کو دیکھے۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ

طفاوہ کے ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَالِدٌ وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ قَالَ فَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْحَمَّامِ۔

وسلم نے فرمایا۔ ایک کپڑے میں نہ لیٹے کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ماسوائے اپنے بیٹے کے یا اپنے باپ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ تیسرا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔

حمّام کا بیان ختم ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# أَوَّلُ كِتَابِ اللِّبَاسِ

# لباس کا بیان

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ وہ قمیص ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے ۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ پہنایا ۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اُس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بُرائی سے نیز جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اُس کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ ابونضرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اُن سے کہا جاتا کہ آپ اسے پرانا کریں اور اللہ تعالیٰ اس کے بعد دوسرا نصیب کرے ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسلم بن ابراہیم ، محمد بن دینار نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالوہاب ثقفی اس میں ابوسعید اور حماد بن سلمہ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ جریری نے علاء کے واسطے سے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْفَرَجِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ

سہل بن معاذ بن انس کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کھانا کھایا اور پھر کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ روزی دی تو اُس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں ۔ فرمایا جس نے نیا کپڑا پہن کر کہا ۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے مرحمت فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ۔

معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ف۔ کھانا کھانے اور نیا کپڑا پہننے کے بعد مذکورہ لفظوں میں دعا کرنے یعنی نعمت دینے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم اس بات سے بہت خوش ہوتا ہے کہ بندہ اُس کی جانب متوجہ رہے، اس کا ذکر کرے اور جس نعمت سے اُسے نوازا جائے تو منعمِ حقیقی کا اس پر شکر ادا کرے۔ جب بندہ اپنا یہ معمول بنا لیتا ہے تو ازراہِ بشریت جو اس سے گناہ سرزد ہو گئے ہوں اُنہیں پروردگارِ عالم معاف فرما دیتا ہے اور ایسے بندے کے لیے اُس نعمت میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (۱۴:۷)

اگر شکر ادا کرو گے تو زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

دوسرے مقام پر خدائے ذوالمنن نے حکم دیتے اور بشارت سناتے ہوئے فرمایا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ (۲:۱۵۲)

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

## بَابُ ۲۲۵ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا۔

## جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کیا دعا کی جائے

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقَّ بِهٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَلَمٍ فِي الْخَمِيْصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِيْ كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ۔

اسحاق بن سعید کے والد ماجد نے اُمِّ خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کپڑے آئے جن میں دھاری دار چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں اس کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ لوگ خاموش ہو رہے تو فرمایا کہ اُمِّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ پس اُنہیں لایا گیا تو یہ اُنہیں اُڑھا دی گئی۔ پھر دو مرتبہ فرمایا۔ پرانی کر کے پھاڑ دو نیز اور اوڑھو علاوہ بریں آپ چادر کے سُرخ یا زرد نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے رہے اور فرماتے اے اُمِّ خالد! سناہ سناہ۔ حبشہ کی زبان میں سناہ اچھی چیز کو کہتے ہیں۔

ف۔ عربی میں اچھی چیز کو الحسن کہتے ہیں اور اہلِ حبشہ کی زبان میں سناہ کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سناہ سناہ یا اُمِّ خالد کے الفاظ استعمال کر کے اہلِ حبشہ کی زبان کو بھی یہ شرف بخشا کہ ان لوگوں کی زبان کے بعض الفاظ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے ادا فرمائے جیسے عودِ غرقی کے لیے عودِ ہندی فرمایا جو فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس طرح آپ نے ترکی وغیرہ زبانوں کے بعض الفاظ استعمال فرمائے تاکہ آپ کی نسبت سے کوئی محروم نہ رہ جائے۔ آگے یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا تھا۔ اس نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا کی کتنی زبانوں کا کتنا علم عطا فرمایا تھا۔ کیونکہ خدا کے دین اور کمالاتِ حبیب خدا کو ناپنے تولنے کا کسی کے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کو منعم حقیقی خود جانے جس نے عطا فرمائے یا اس کا محبوب جانتا ہے جنہیں عطا فرمائے گئے۔ دوسروں کو تو صرف اتنا ہی پتہ ہے جو بتا دیا اور وہ بھی ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق سمجھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابُ ۲۲۶ مَا جَآءَ فِي الْقَمِيصِ۔

## قمیص کا بیان

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ۔

ابراہیم بن موسیٰ، فضل بن موسیٰ، عبدالمومن بن خالد حنفی عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص سب سے پسند تھی۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ۔

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد بدیل بن میسرہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کرتے کی آستین پہنچوں تک ہوتی تھیں۔

## بَابُ ۲۲۷ مَا جَآءَ فِي الْاَقْبِيَةِ۔

## قباؤں کا بیان

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَيَزِيْدُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى اَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ کو ایک بھی عنایت نہ فرمائی۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا۔ اے بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو پس میں آپ کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے پاس بلالاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ ان میں سے ایک قبا اوپر ڈالی کر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ پس انھوں نے آپ کی طرف دیکھا۔ ابن موہب نے مخرمہ بھی کہا ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا۔ قتیبہ نے ابن ابی ملیکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ۔

سے روایت کرتے ہوئے نام نہیں لیا ہے۔

## بَاب ۲۲۸ فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ۔

## شہرت کے لیے لباس پہننا

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ۔

محمد بن عیسٰے، ابوعوانہ۔ محمد بن عیسٰے، شریک، عثمان بن ابوزرعہ، مہاجر شامی نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ حدیثِ شریک میں مرفوعًا فرمایا۔ جو شہرت کے لیے لباس پہنے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے اُسی طرح کا لباس پہنائے گا۔ ابوعوانہ نے یہ بھی کہا، پھر اُس میں آگ لگا دے گا۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ۔

مسدد نے ابوعواد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ذلّت کا لباس پہنائے گا۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو النَّضْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ نَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابونضر، عبدالرحمان بن ثابت، حسان بن عطیہ، ابومنیب جرشی نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔

## بَاب ۲۲۹ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعَرِ۔

## صوف اور بالوں کا لباس پہننا

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّمْلِيِّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ قَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ رملی اور حسین بن علی، ابن ابی زائدہ، مصعب بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپ کے اوپر بالوں کی سیاہ منقش چادر تھی۔ حسین بن علی، یحییٰ بن زکریا، ابراہیم بن العلاء زبیدی، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک لقمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنائے۔ پس میں اپنے ساتھیوں میں اپنے آپ کو خوش پوش

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَكَسَانِي خَمِيصَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔

دیکھا تھا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اے بیٹے! اگر تم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ دیکھتے کہ ہم پر بارش ہو جاتی تو سمجھتے کہ ہم میں سے بھیڑ بکریوں کی بدبو آتی ہے۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شاہِ ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیوں کے بدلے خریدا تھا۔ چنانچہ آپ نے اُسے قبول فرمالیا۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ۔

علی بن زید نے حضرت اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیس سے زیادہ اونٹنیوں کے بدلے کپڑوں کا ایک جوڑا خریدا اور وہ شاہِ ذی یزن کے لیے تحفے کے طور پر بھیجدیا۔

ف۔ شاہِ ذی یزن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک قیمتی جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جیسا کہ گزشتہ حدیث میں مذکور ہے اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت قیمتی جوڑا شاہِ ذی یزن کے لیے تحفۃً بھیجدیا تاکہ شانِ رسالت پر دنیا کی محبت یا کسی کے منّت کش ہونے کا دھبّہ نہ آئے۔ یہ آپ نے مسندِ علم و عرفان پر فائز ہونے والوں کو بڑا قیمتی درس دیا تھا لیکن ہمارے موجودہ راہنماؤں کی خاصی تعداد یہ جانتے ہوئے کہ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے لیکن پھر بھی جھولی تو پھیلائے رکھتے ہیں۔ لیکن اپنے دستِ مبارک کو اُوپر والا ہاتھ بنانے کی ہمّت نہیں فرماتے اور معتقدین کی خاصی تعداد با لآخر یوں شکایت کرتی ہوئی نظر آتی ہے ؎

ہم کو تو میسّر نہیں مٹی کا دیا بھی!
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہمارے پاس ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

موٹی ازار لے کر تشریف لائیں جو یمن میں بنائی جاتی تھی اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے۔ پھر انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں ہی وصال فرمایا تھا۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ ائْتِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ۔

ابوزمیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب حروریہ نے خروج کیا تو میں حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ پس میں نے یمن کے جوڑوں میں سے بہترین جوڑا پہن لیا۔ ابوزمیل کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس خوبصورت اور وجیہہ آدمی تھے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس گیا۔ اُنہوں نے کہا:۔ اے ابن عباس! خوش آمدید، یہ جوڑا کیسا ہے؟ فرمایا کہ تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے بہترین جوڑے پہنتے دیکھا ہے۔

ف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے ناراض ہو کر آپ سے نہ صرف علیحدگی اختیار کر لی بلکہ آپ کی مخالفت پر یوں تُل گئے کہ اسے اپنی اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھنے لگے۔ وہ بدبخت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کو اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے اور آپ کے لیے سوّد اللہ وجہہ کہنے میں خاص لطف و لذت محسوس کیا کرتے تھے۔ اسی لیے اہلِ حق نے ان کے بالمقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کہنا اپنا شعار بنا لیا تھا۔ چونکہ اُن خوارج کا مرکز حروراء میں تھا اس لیے انہیں بعض احادیث میں حروریہ کا نام دیا گیا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریہ کے پاس حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اتمامِ حجت کے لیے بھیجا تھا تاکہ جو حق کو قبول کر لیں ان پر ہاتھ نہ اُٹھایا جائے بالآخر امیر المومنین کو ان کے خلاف جہاد کرنا پڑا اور نہروان کے مقام پر خوارج کی طاقت کا جنازہ نکالا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا تھا:۔ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عادٍ۔ اگر میں اُنہیں پاؤں تو قومِ عاد کی طرح اُنہیں ہلاک کر کے رکھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن بدبختوں کو ساری مخلوق میں سب سے بدتر شمار کیا کرتے۔ احادیثِ مطہرہ میں ذوالخویصرہ کی اس ملت کی بہت سی نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ وہ مسلمانوں میں سب سے عبادت گزار نظر آئیں گے۔ اُن کے دلوں میں مسلمانوں کی بدخواہی اور بت پرستوں کی خیر خواہی بھری ہوئی ہوگی۔ وہ قیامت تک مختلف رنگ و روپ میں نکلتے رہیں گے اور ہر دور میں اہلِ اسلام کے نمبردار بننے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں پر نمبرداری جماتے ہوئے دجّال کا جھنڈا بھی خوارج کا آخری گروہ ہی اُٹھائے گا۔ ان کی ظاہری دینداری اور عبادت گزاری کے جال

www.sirat-e-mustaqeem.com



میں پھنس کر ہر دور کے اندر کتنے ہی مسلمان اپنی عاقبت برباد کرتے رہیں گے اور وہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ ظاہر میں جو تقدس کے پتلے نظر آرہے ہیں وہ باطن میں عبداللہ بن ابی بن سلول کی آنس کا پیاں ہیں اور ان کے قلوب واذہان میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی بھری ہوئی ہے جس کی قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر (۳: ۱۱۸) یعنی ان کے منہ سے بغض وعناد ظاہر ہوگیا اور جتنا اُن کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے، اگر جلوہ گری دیکھنا ہو تو آج بھی اُن لوگوں کے عمائد کی تصانیف اس امر کا ثبوت پیش کر رہی ہیں کہ اُن میں توہینِ شانِ رسالت میں ایسے ایسے نازیبا کلمات کثرت سے مل جاتے ہیں جنہیں عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کی معنوی ذریت کے سوا کوئی مسلمان کہلانے والا انہیں زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ خدائے علیم وخبیر ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ گستاخانہ کلمات کب تک سچے مسلمانوں کے قلب وجگر کو چھلنی کرتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلامِ الٰہی کے مطابق ان لوگوں کے دلوں میں تو عداوتِ رسول کی چنگاری نارِ نمرود کی طرح بھڑک رہی ہوگی۔ جس کی چنگاریاں آج بھی جا بجا شعلہ زن ہوتی رہتی ہیں۔ اسی ستم ظریفی کے پیشِ نظر سراپا احتجاج ہو کر سچے مسلمان یوں بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے رہتے ہیں ؎

المدد اے خدا، سب کے حاجت روا، آج ایمان کی جان خطرے میں ہے
دشمنانِ نبی بن گئے اولیاء، آج سچا مسلمان خطرے میں ہے!
کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے فکر و تدبر نما دام سے
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے جس سے مفہومِ قرآن خطرے میں ہے
مصطفےٰ کے قرابین وردِ زباں، مصطفےٰ کی انہیں سے کریں کسرِ شاں
کس غضب کی ہیں یہ شوخیاں الاماں تیرے پیارے کا فرمان خطرے میں ہے

## باب ۲۳۰ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ۔

## خز کا بیان

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّازِيُّ نَا اَبِي قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَا عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ فَقَالَ كَسَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْاِخْبَارُ فِي حَدِيْثِهٖ۔

عثمان بن محمد انماطی بصری، عبدالرحمان بن عبداللہ رازی احمد بن عبدالرحمان رازی، ان کے والد ماجد، ابو عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سعد بن عثمان نے فرمایا۔ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید گدھے پر دیکھا جس کے سر پر خز کا سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے زیبِ تن فرمایا تھا۔ یہ حدیث عثمان راوی کے لفظوں میں ہے۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ نَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ وَاللّٰهِ

عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے روایت ہے کہ حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، میں غلط بیانی نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو خز اور ریشم کو اپنے لیے حلال ٹھہرائیں گے۔ پھر اور ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کے آخری گروہ کی صورتیں مسخ کر کے قیامت تک بندر خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔

## بَابُ ۲۳۱ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ۔

## ریشمی کپڑا پہننے کا بیان

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک حلّہ بکتے ہوئے دیکھا تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کاش اسے آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں نیز جب وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اُن میں سے حلّے آئے اور آپ نے اُن میں سے ایک حلّہ (جوڑا) حضرت عمر کو دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ حلّہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے پہننے کے لیے نہیں دے رہا ہوں۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ استبرق کا جوڑا اور اسی روایت میں کہا۔ پھر آپ (حضرت عمر) کی طرف دیباج کا ایک جوڑا بھیج کر فرمایا: اسے فروخت کر کے اپنی حاجت پوری کر لو۔

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عتبہ بن فرقد کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ اتنا

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِصْبَعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً۔

ہو یعنی دو انگشت یا تین یا چار (یعنی دھاری یا پٹی کی شکل میں)۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ میرے لیے بھیج دیا۔ میں اُسے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ پس آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے وہ اپنی عورتوں میں بانٹ دیا۔

## بَابُ ۲۳۲ مَنْ كَرِهَهُ۔

## جس نے اسے ناپسند کیا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے قسّی کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے اور معصفر کے پہننے سے نیز سونے کی انگوٹھی سے اور (منع فرمایا ہے) رکوع کے اندر قرآن مجید پڑھنے سے۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے منع فرمایا رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنے سے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِهٰذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن عمرو نے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ میں نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شاہ روم نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لیے سندس کا چوغہ تحفے کے طور پر بھیجا۔ پس آپ نے اُسے پہنا تو

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ مُسْتَقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ.

گویا میں اب بھی آپ کے مبارک ہاتھوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے وہ حضرت جعفر کے لیے بھیجدیا۔ وہ اسے پہن کر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ قمیص پہننے کے لیے نہیں دیا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر اس کا کیا کروں؟ فرمایا کہ اسے اپنے بھائی نجاشی (شاہِ حبشہ) کے لیے بھیجدو۔

ف۔ شاہِ روم نے تحفہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے ایک قیمتی چغہ بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ سندس کا ریشمی چغہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مرحمت فرمایا۔ عنایت فرماتے وقت جو دستِ مبارک حرکت میں آئے تو حضرت انس فرماتے ہیں:۔ فکانی انظر الی یدیہ تذبذبان۔ گویا اب بھی آپ کے ہاتھ کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دل و دماغ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر حرکت سما جاتی اور گھر کر لیا کرتی تھی۔ وہ تصور ان کے ذہنوں سے تا زیست نکلتا نہیں تھا۔ جیسا کہ متعدد احادیثِ مطہرہ میں ایسے واقعات و بیانات مذکور ہوئے ہیں۔ اسی لیے سچے مسلمان آج بھی یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں ؎

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد

مختصر سا ہے، مگر کافی ہے، سامانِ حیات

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا رَوْحٌ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ قَالَ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَّيَّبْ بِمَا شَاءَتْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں سرخ بالش والے جانور پر سوار نہیں ہوتا اور نہ کسی کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشمی کف لگے ہوئے ہوں اور حسن نے اپنی قمیص کی جیب کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ خبردار ہو جاؤ۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو جب کہ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہوتا اور خوشبو نہیں ہوتی۔ سعید کا بیان ہے کہ میرے خیال میں عورتوں کے متعلق اس ارشادِ گرامی کا محمل یہ ہے جب وہ باہر نکلے لیکن جب وہ اپنے خاوند کے پاس رہے تو جس طرح کی چاہے خوشبو لگا سکتی ہے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ

عیاش بن عباس سے روایت ہے کہ ابوالحصین ہیثم بن شفی نے فرمایا:۔ میں اور میرا ساتھی نکلے جس کی کنیت ابو عامر تھی اور قبیلہ معافر کا ایک فرد تھا کہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ان کا واعظ ایک ازدی تھا۔ جنہیں ابوریحانہ کہا جاتا اور وہ صحابی تھے۔ ابوالحصین کا بیان ہے کہ میرا ساتھی مسجد

www.sirat-e-mustaqeem.com



بإيلياء وكان قاصهم رجل من الأزد يقال له أبو ريحانة من الصحابة قال أبو الحصين فسبقني صاحبي إلى المسجد ثم جئت فجلست إلى جنبه فسألني هل أدركت قصص أبي ريحانة قلت لا قال سمعته يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل بغير شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير شعار وأن يجعل الرجل في أسفل ثيابه حريرا مثل الأعاجم أو يجعل على منكبيه حريرا مثل الأعاجم وعن النهبى وعن ركوب النمور ولبوس الخاتم إلا لذي سلطان.

میں مجھ سے پہلے جا پہنچا۔ پھر میں آیا پہنچا تو اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا آپ نے حضرت ابوریحانہ کی باتیں سنی ہیں؟ میں نے کہا، نہیں کہنے لگا کہ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی دانت پتلے کروانے، جسم پر گودوانے سفید بال اکھاڑنے، دو مردوں کا لباس کے بغیر یک جا ہونے دو عورتوں کا لباس کے بغیر اکٹھی ہونے، عجمیوں کی طرح اپنے کپڑے کے نیچے ریشم لگانے، عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا ڈالنے، درندوں کی کھال پر سوار ہونے اور انگوٹھی پہننے سے مگر جب کہ وہ بادشاہ ہو۔

۶۵۱۔ حدثنا يحيى بن حبيب نا روح نا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي أنه قال نهى عن مياثرة الأرجوان.

یحیٰی بن حبیب، روح، ہشام، محمد، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرخ ریشمی زین پوشوں سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۲۔ حدثنا حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم قالا نا شعبة عن أبي إسحق عن هبيرة عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والميثرة الحمراء.

حفص بن عمر اور مسلم بن ابو ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، ہبیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی قسی کپڑا پہننے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۳۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا إبراهيم بن سعد نا ابن شهاب عن الزهري عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في خميصة لها أعلام فنظر إلى أعلامها فلما سلم قال اذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم فإنها ألهتني في صلوتي وأتوني بأنبجانيته قال أبو داود أبو جهم ابن حذيفة من بني عدي بن كعب

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقش و نگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نظر پڑی۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا: یہ چادر لے جا کر ابو جہم کو دے آؤ۔ کیونکہ اس نے مجھے نماز میں اپنی جانب متوجہ کیا تھا اور میرے لیے سادہ چادر لے آؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو جہم بن حذیفہ بنی عدی بن کعب سے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۳۳ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

## ریشمی نقش و نگار اور ریشمی دھاگے کی اجازت

عبداللہ ابو عمر مولیٰ اسماء بنت ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے بازار میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک شامی کپڑا خریدتے ہوئے دیکھا جس میں سرخ دھاگا تھا تو انہوں نے وہ واپس کر دیا۔ پس میں حضرت اسماء کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا اے لونڈی! ذرا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک لا کر دو۔ پس وہ ایک طیالسیہ جبہ نکال کر لائی جس کے گریبان پر دونوں آستینوں پر اور آگے پیچھے دیباج (ریشم) کا کام کیا ہوا تھا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے سا گر ریشمی نقش و نگار ہوں یا صرف ریشمی تانا ہو تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۲۳۴ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

## عذر کے باعث ریشمی کپڑا پہننا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام کو سفر میں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش کی شکایت تھی۔

باب ۲۳۵ فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا

## عورتوں کے لیے ریشم کا حکم

ابو افلح ہمدانی نے عبداللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا لیا اور دا ہنے دست مبارک سے پکڑا اور سونا لے کر اُسے دوسرے دست مبارک میں تھاما۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا نَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ۔

عمرو بن عثمان حمصی اور کثیر بن عبید حمصی، بقیہ، زبیدی، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ السیراء ریشمی دھاریوں والا ہوتا ہے۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ نَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

عبدالملک بن میسرہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہنا دیا کرتے۔ مسعر کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس بات کے متعلق پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے۔

## باب ۲۳۶ فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ۔

## حبرہ پہننے کا بیان

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیارا تھا؟ فرمایا حبرہ (دھاری دار یمنی چادر)

## باب ۲۳۷ فِي الْبَيَاضِ۔

## سفید کپڑوں کا بیان

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہتر ہیں اور انہیں کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں بہتر اثمد ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۲۳۸ فِي الْخُلْقَانِ وَفِي غَسْلِ الثَّوْبِ.

۶۶۲ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ.

## میل کچیل نکالنا اور کپڑے کو دھونا

نفیلی، مسکین، اوزاعی ۔ عثمان بن ابو شیبہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک شخص کو پراگندہ حال میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ۔ فرمایا کیا اسے سر کو صاف کرنے کے لیے کوئی چیز نہیں ملتی؟ پھر ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے ۔ فرمایا اسے کوئی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑوں کو دھولے ۔

۶۶۳ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِيَ اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ.

ابوالاحوص سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں میلے کچیلے کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں ۔ فرمایا کہ کیسا مال ہے؟ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بھیڑ بکریاں، گھوڑے اور لونڈی غلام عنایت فرمائے ہیں ۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور بخشش کی تم سے نشانی ظاہر ہونی چاہیئے ۔

ف: معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو وافر مال دے تو اُسے اپنے لباس وغیرہ سے خدا کی اس نعمت کا اظہار کرنا چاہیئے ۔ یہ نہ ہو کہ مال کو جمع کرتا جائے اور خود خراب وخستہ حال رہے کہ لوگ اُسے تنگ دست سمجھیں یا ایسا کرنا بھی کفرانِ نعمت ہے ۔ ہاں اگر کوئی راہِ خدا میں مال زیادہ خرچ کرتا ہو اور اپنے کھانے پہننے میں بقدر کفایت پر اکتفا کر رہا ہے تو یہ بات ہی اور ہے لیکن اس صورت میں مال کے جمع کرنے کا معاملہ سرے سے ہوتا ہی نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

## بَابٌ ۲۳۹ فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ.

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ

## زرد رنگنے کا بیان

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی داڑھی مبارک کو صفرہ سے زرد رنگا کرتے یہاں تک کہ صفرہ سے اُن کے کپڑوں کو بھی زردی لگ جاتی ۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ صفرہ سے کیوں رنگتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا اور آپ کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور اس سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِهِمَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُمَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهِمَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ۔

## بَابُ ۲۴۰ فِي الْخُضْرَةِ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ نَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔

## بَابُ ۲۴۱ فِي الْحُمْرَةِ۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةِ۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے کپڑے بھی بھر جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مبارک عمامہ بھی۔

## سبز رنگ کا بیان

احمد بن یونس، عبید اللہ بن ایاد، ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اُوپر دو سبز چادر دیکھیں۔

## سرخ رنگ کا بیان

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُن کے جدِّ امجد نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی میں اترے تو آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور میرے اوپر کسم کی رنگی ہوئی ایک فرد تھی۔ فرمایا یہ تمہارے اوپر کیسی فرد ہے؟ میں کراہت کی وجہ سمجھ گیا۔ جب میں اپنے گھر والوں میں آیا تو انہوں نے تنور گرم کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہ اس (تنور) میں ڈال دی۔ جب اگلے روز میں حاضرِ بارگاہ ہوا تو فرمایا:۔ اے عبد اللہ! تم نے چادر کا کیا بنایا؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تم نے گھر کے کسی فرد کو کیوں نہ پہنا دی؟ کیونکہ عورتوں کے لیے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عمرو بن عثمان حمصی، ولید، ہشام ابن الغاز نے فرمایا کہ المضرجۃ وہ رنگ ہوتا ہے جو نہ بالکل سرخ ہو اور نہ گلابی۔

شفعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا:۔ ابو علی کا قول ہے کہ آپ نے کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا میرے اوپر دیکھا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ پس میں گیا اور اُسے جلا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم نے اس اپنے کپڑے کا کیا بنایا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اُسے جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی کسی گھر والی کو کیوں نہ پہنا دیا۔ امام ابو داؤد نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ۔

نے فرمایا کہ اسے ثور نے خالد سے روایت کرتے ہوئے مورّد کہا ہے اور طاؤس نے معصفر کہا ہے۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَابَةَ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هٰذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا۔

عمرو بن عطاء نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری سواریوں کے پالانوں اور زین پوشوں کو ملاحظہ فرمایا کہ اُن میں اُون کی سُرخ دھاریاں ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب آنے لگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے باعث ہم جلدی سے کھڑے ہوئے کہ ہمارے بعض اونٹ بدکنے لگے تو ہم نے زین پوشوں کو اُن سے اتار دیا۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ ابْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَجِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى

ابن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد ماجد، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، حبیب بن عبید، حریث بن ابج سلیحی سے روایت ہے کہ حضرت بنی اسد کی ایک عورت نے فرمایا:۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب کے پاس تھی اور ہم اُن کے کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھیں۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری جانب تشریف لائے۔ جب آپ نے گیرو ملاحظہ فرمایا تو واپس لوٹ گئے۔ جب یہ بات حضرت زینب نے دیکھی تو سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمُغْرَةِ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ۔

## باب ۲۲۲ فِي الرُّخْصَةِ۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔

## باب ۲۲۳ فِي السَّوَادِ۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَبَغْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ۔

## باب ۲۲۴ فِي الْهُدْبِ۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ۔

ناپسند فرمایا ہے۔ پس انہوں نے کر اپنے کپڑے دھو ڈالے اور سُرخی بالکل دُور کر دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے اور ایسی کوئی چیز نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔

## اس کی اجازت

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اور میں نے ہرگز کسی کو آپ سے خوبصورت نہیں دیکھا۔

ہلال بن عامر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خچر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا اور آپ کے اُوپر سرخ چادر تھی، حضرت علی آپ کے آگے لوگوں تک ارشادات پہنچا رہے تھے۔

## سیاہ رنگ کا بیان

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے چادر سیاہ رنگی، آپ نے اسے اوڑھا۔ جب پسینہ آیا تو اس میں سے صوف کی بُو آنے لگی لہٰذا اُسے اتار دیا۔ راوی کا بیان ہے کیونکہ آپ کو خوشبو پسند تھی۔

## کناری کا بیان

عبیداللہ بن محمد قرشی، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، عبیدہ بن خداش، ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے چادر سے احتباء کر رکھا تھا اور اس کا ایک سرا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بابٌ ۲۴۵ فِي الْعِمَامَةِ

## عمامہ کا بیان

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ جس کا ایک سرا آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا ہوا تھا۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ نَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

ابوجعفر بن محمد بن علی بن رُکانہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رُکانہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کشتی کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رُکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی کے اُوپر عمامہ باندھتے ہیں (جب کہ مشرکین ٹوپی کے بغیر ہی پگڑی باندھتے ہیں)۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ نَا عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي۔

سلیمان بن خربوذ نے مدینہ منورہ کے ایک شیخ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو اس کا شملہ میرے آگے اور پیچھے لٹکایا (شاید پہلے آگے لٹکایا ہو پھر پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہو)۔

ف۔ پگڑیوں کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان پیچھے کی جانب رکھنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر عمامہ باندھتے ہوئے شملہ تو یقیناً پیچھے کی جانب رکھا ہوگا لیکن باندھتے وقت اُن کے سامنے کی جانب لٹکا دیا ہوگا۔ جیسا کہ باندھتے وقت عموماً کیا جاتا ہے اور فارغ ہونے پر پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہوگا۔ حدیث میں مجملاً اسی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۲۴۶ فِي لِبْسِ الصَّمَّاءِ

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ۔

## صماء کے طور پر کپڑا پہننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ آسمان تک کھلی رہے۔ دوسرے یہ کہ کپڑے کو ایک جانب لپیٹ لے اور اس کپڑے کا دوسرا سرا اپنے کندھے پر ڈال دے۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

## بَابٌ ۲۴۷ فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ نَا أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلَقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا۔

## گریبان کھلا رکھنے کا بیان

ابنِ قشیر ابو مہل جعفی نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں مزنیہ کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے کرتہ مبارک کا گریبان کھلا ہوا تھا پس میں نے بھی بیعت کی اور اپنا ہاتھ آپ کی قمیص مبارک میں داخل کر کے مُہرِ نبوت سے مس کیا۔ عروہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو نہیں دیکھا مگر ان کے گریبان کھلے ہی رہتے تھے خواہ سردی کا موسم ہوتا یا گرمی کا۔ دونوں حضرات اپنے گریبانوں میں کبھی گھنڈیاں نہیں لگاتے تھے۔

## بَابٌ ۲۴۸ فِي التَّقَنُّعِ

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

## سر کو چھپانے کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکر سے کہا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ اس وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ.

## بَاب ۲۲۹ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ.

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ نَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

تشریف لے آئے۔ اجازت مانگی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ لہٰذا آپ اندر داخل ہو گئے۔

## چادر کو لٹکانے کا بیان

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اُس کی رائے پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ فرمائے کوئی اس کے بالمقابل چوں نہیں کرتا میں نے کہا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دو مرتبہ کہا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ فرمایا کہ علیک السلام نہ کہا کرو کیونکہ اس طرح تو مردوں کو سلام کیا کرتے ہیں۔ بلکہ السلام علیک کہا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، جس کی یہ شان ہے کہ جب تمہیں تکلیف پہنچے اور اس سے دعا کرو تو تمہاری تکلیف دور کر دے اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس سے دعا کرو تو تمہارے لیے سبزہ اُگا دے اور جب تم بے آب و گیاہ جنگل میں ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جائے۔ پس اُس سے دعا کرو تو تمہارے پاس واپس لے آئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ کسی کو گالی نہ دینا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام اور اونٹ یا بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ فرمایا کہ کسی کے تحفے کو حقیر نہ سمجھنا اور جب اپنے کسی بھائی سے گفتگو کرو تو خندہ پیشانی سے کرنا کیونکہ یہ اچھی باتوں سے ہے اور اپنی ازار کو نصف پنڈلی تک اونچی رکھنا اگر یہ پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کے باعث ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا اور اگر کوئی آدمی تمہیں گالی دے یا تمہارا ایسا عیب بیان کرے جو اُسے تم میں نظر آتا ہو تو تم اُس کا وہ عیب بھی بیان نہ کرو جو تمہیں اس میں نظر آتا ہو۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ازراہِ تکبر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ۔

اپنے کپڑے کو گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ عرض گزار ہوئے کہ مضبوطی سے باندھنے کے باوجود میری ازار کا ایک سرا لٹک جاتا ہے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو ازراہِ تکبر ایسا کرتے ہیں۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلًا إِزَارَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ أَمَرْتَهٗ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی اپنی ازار کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، جاؤ وضو کرو۔ اس نے جاکر وضو کیا، پھر آگیا۔ فرمایا جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے اسے وضو کا حکم فرما رہے ہیں؟ چنانچہ آپ خاموش رہے، پھر فرمایا کہ یہ اپنی ازار کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَأَعَادَهَا ثَلٰثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ ان سے کلام نہیں فرمائے گا، اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ کیونکہ وہ تو خراب ہوئے اور خسارے میں رہے۔ تیسری مرتبہ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں کیونکہ وہ تو خراب ہوئے اور خسارے میں رہے۔ فرمایا کہ ازار لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور اپنے مال کو جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْ شَيْئًا إِلَّا مَنَّهٗ۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ احسان جتانے والا وہ ہے جو احسان رکھے بغیر کچھ نہیں دیتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۰۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَأَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا

قیس بن بشر تغلبی کو ان کے والد ماجد نے بتایا جو حضرت ابو درداء کے مصاحب تھے کہ دمشق میں ایک صاحب رہتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہیں ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند آدمی تھے اور شاذ و نادر ہی لوگوں میں بیٹھتے تھے۔ وہ نماز میں مشغول رہتے اور جب فارغ ہوتے تو گھر جانے تک تسبیح و تکبیر میں مصروف رہتے۔ ایک روز وہ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم حضرت ابو درداء کے پاس تھے۔ حضرت ابو درداء نے اُن سے کہا کہ کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا۔ جب وہ لوٹے تو ان میں سے ایسا آدمی بھی آیا جو اس جگہ آکر بیٹھ گیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے۔

اس نے ایک آدمی سے کہا جو اس کے پہلو میں تھا: کاش! آپ نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی۔ فلاں نے نیزہ تان کر کہا:۔ یہ مجھ سے لو، میں قبیلہ غفار کا فرزند ہوں۔ اس قول کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ ایک نے کہا کہ اس نے اپنا ثواب ضائع کر دیا۔ دوسرے نے کہا: "اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔" دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا:۔ اس میں کیا مضائقہ ہے کہ اُسے اجر ملے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابو درداء کو دیکھا کہ اس بات سے خوش ہوئے اور اپنا سر اٹھا کر کہتے ہیں:۔ کہا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا؟ وہ کہتے ہیں، ہاں۔ یہ بار بار ان سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ یہ ان کے گھٹنوں پر سوار ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے۔ حضرت ابو درداء نے اُن سے کہا کہ کوئی ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:۔ جہاد کے گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے دونوں ہاتھوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أُخْرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَجَعَلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ

صدقہ دینے والا جو کبھی ہاتھوں کو بند نہ کرے۔ پھر ایک روز وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء نے اُن سے کہا۔ ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ خریم اسدی خوب آدمی ہے۔ کاش! اس کے گیسو لمبے نہ ہوتے اور ازار نہ لٹکاتا۔ جب یہ بات حضرت خریم تک پہنچی تو انہوں نے چھری لی اور بالوں کو کاٹ کر اپنے کانوں تک کر لیا اور اپنی ازار کو نصف پنڈلی تک اٹھا لیا۔ پھر ایک روز وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء نے اُن سے کہا۔ ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اپنے بھائیوں سے ملنے والے ہو لہٰذا اپنی سواریاں اور لباس کو درست کر لو۔ یہاں تک کہ تم تل کی مانند لوگوں میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور بدحال رہنے کو پسند نہیں فرماتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو نعیم نے ہشام کے حوالے سے

## بَابُ ۲ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

## تکبر کا بیان

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، عطاء بن سائب، موسیٰ راوی نے کہا کہ سلمان اغر اور ہناد راوی نے کہا اغر ابو مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ہناد راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے، جو ان دونوں میں سے ایک چیز بھی مجھ سے چھینے گا اُسے میں جہنم میں ڈال دوں گا۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا.....

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے قسملی نے اعمش

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

۷۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذٰلِكَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ

## بَاب ۲۵ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ

۷۹۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ.

۷۹۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۷۹۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ.

سے مذکورہ حدیث کی طرح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جو حسین و جمیل تھا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے خوبصورتی بہت پسند ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جو حصّہ مجھے عطا فرمایا وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی ایک مجھ سے بڑھ جائے یہاں تک کہ جوتے کے تسمے میں۔ حضور! کیا یہ تکبّر تو نہیں؟ فرمایا، نہیں کیونکہ تکبّر تو حق کو مٹانے اور لوگوں کو ذلیل کرنے میں ہے۔

## چادر کتنی نیچی رکھے

علاء بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا:- تم نے کیسے خبردار پر ذمّہ داری ڈال دی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ازار نصف پنڈلی تک ہے اور کوئی مضائقہ نہیں یا کوئی گناہ نہیں کہ وہ ٹخنوں تک ہو اور جتنی ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جہنّم میں ہے۔ جو ازراہِ تکبّر اپنی ازار کو لٹکائے تو اس کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ازار، قمیص اور عمامہ کا لٹکانا۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبّر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہِ لطف و کرم نہیں فرمائے گا۔

یزید بن سمیّہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازار کے متعلق جو فرمایا وہی حکم قمیص کا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ازار باندھے ہوئے دیکھا کہ اپنی ازار کے کنارے آگے لٹکائے رکھتے اور پیچھے سے اُٹھائے رکھتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اس طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے دیکھا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ ـــــ ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## بَابٌ ۲۵۱ فِیْ لِبَاسِ النِّسَآءِ۔

## عورتوں کے لباس کا بیان

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّہَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَ الْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنھما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی شابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی شابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ۔

سہیل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ لُوَیْنٌ وَ بَعْضُہٗ قَرَاْتُ عَلَیْہِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قِیْلَ لِعَائِشَۃَ اِنَّ امْرَاَۃً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَۃَ مِنَ النِّسَآءِ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنھا سے اس عورت کے متعلق کہا گیا جو مردوں جیسے جوتے پہنے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد جیسا بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ف :۔ ان تینوں حدیثوں میں مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ایک دوسرے کی وضع کے جوتے یا لباس پہننے کے علاوہ عورتوں کا سر کے بال کٹانا اور مردوں کا داڑھی منڈانا بھی اسی قبیل سے ہے جو مغربی تہذیب کے باعث متعدی مرض کی طرح پوری دنیا میں پھیل چکا ہے شرفاء میں پہلے عورت کے سر کے بال کاٹنا اسے انتہائی ذلیل و رسوا کرنے کے موقع پر ہوتا تھا اور داڑھی منڈانے کو بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں نے جب اسلام کے ساتھ برائے نام تعلق رکھنے ہی کو کافی سمجھ لیا تو شرافت کا معیار بھی بدل لیا کہ پہلے جو معیوب تھا اب محبوب ہو گیا پہلے جس سے نفرت تھی اب محبت ہو گئی۔ افسوس! مسلمانوں نے اپنے شناختی نشانات ہی مٹا ڈالے۔ اسی لئے تو شاعر مشرق یوں گلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وضع میں تم ہو نصاریٰ اور تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

## باب ۲۵۳ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمَدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُنَّ خُمُرًا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ۔

## اس ارشاد خداوندی کا بیان کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں ڈال لیا کریں۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے انصاری عورتوں کا ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور اچھے لفظوں میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سورۃ النور نازل ہوئی تو انہوں نے اپنے پردوں یا تہمدوں کو، اس میں ابوکامل راوی کو شک ہے پھاڑ دیا اور ان سے اپنے دوپٹے بنا لیئے۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (۵۹:۳۳) تو انصار کی عورتیں نکلیں ایسے کپڑے اوڑھ کر گویا ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔

## باب ۲۵۴ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

## ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبان پر ڈال لیا کریں۔

احمد بن صالح اور سلیمان بن داؤد مہری اور ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، قرۃ بن عبدالرحمٰن معافری، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والی مہاجر عورتوں پر اللہ تعالےٰ رحم فرمائے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حکم نازل فرمایا اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں (۲۴: ۳۱) تو انہوں نے پردے پھاڑ دیئے۔ ابن صالح کا بیان ہے کہ اپنے پردوں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیئے۔

ابن سرح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں عقیل سے بواسطہ ابن شہاب ان کی اسناد کے ساتھ معناً یہ حدیث دیکھی ہے۔

## باب ۲۵۵ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا۔

## عورت اپنے جسم سے کیا کھلا رکھ سکتی ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

یعقوب بن کعب انطاکی اور مومل بن فضل حرانی، ولید، سعید بن بشیر، قتادہ، خالد، یعقوب بن دُریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے اوپر باریک کپڑا دوپٹہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب سے رُخ پھیر لیا اور فرمایا! اے اسماء! عورت جب بالغہ ہو جائے تو اسے جسم کا کوئی حصہ دکھانا درست نہیں سوائے اس کے اور اس کے اور اپنے چہرۂ انور اور ہتھیلیوں کی جانب اشارہ فرمایا۔ (امام ابوداود نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا۔"

## بَابٌ ۲۵۶ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ۔

## غلام کا اپنی مولاۃ کے سر دیکھنا۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

ابن زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ انہیں پچھنے لگا دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ابوطیبہ ان کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔"

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غلام لے کر آئے جو آپ نے انہیں ہبہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ کے اوپر ایسا کپڑا تھا کہ جب اس سے سر ڈھکتیں تو پیروں تک نہ پہنچتا اور جب اس سے پیروں کو چھپاتیں تو سر تک نہ پہنچتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ تردد ملاحظہ فرمایا تو ارشاد ہوا کہ تمہارے اس لباس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہاں صرف تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔"

## بَابٌ ۲۵۷ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ۔

## ارشادِ خداوندی کہ خدمت گاروں کے سوا۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً وَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ۔

عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اسے اُن لوگوں میں شمار کرتیں جن کو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ مخنث آپ کی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھا اور اس نے ایک عورت کی تعریف کرتے ہوئے کہا جب وہ آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ تو عورتوں کی باتیں جانتا ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس نہ آیا کرے پس وہ اس سے پردہ کرنے لگیں۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ نَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے معناً روایت کیا۔ دوسری اسناد سے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پس آپ نے اسے نکلوا دیا۔ چنانچہ وہ بیداء میں رہنے لگا اور ہر جمعہ کو کھانا مانگنے مدینہ منورہ میں آیا کرتا۔

۷۰۹- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ إِذًا يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ۔

عمر نے اوزاعی سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! یوں تو وہ بھوک سے مر جائے گا۔ پس آپ نے اسے ہفتے میں دو دفعہ آنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ سوال کر کے واپس لوٹ جایا کرے۔

## بَابٌ ۲۵۸ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ۔

## ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

۷۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں (۲۴: ۳۱) یہ منسوخ ہو گئی اور استثناء اس سے ہوا۔ القواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا۔ (۲۴: ۶۰) والی آیت سے۔

نبہان مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



حدثنا محمد بن العلاء نا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني نبهان مولى ام سلمة عن ام سلمة قالت كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فاقبل ابن ام مكتوم وذلك بعد ان امرنا بالحجاب فقال احتجبا منه فقلنا يا رسول الله اليس اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه۔

تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی اور حضرت میمونہ بھی آپ کے پاس تھیں۔ پس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم دونوں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں، نہ یہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں دیکھتی نہیں ہو؟

ف :- معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں کے لئے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں اسی طرح عورتوں کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو دیکھیں۔ اس اسلامی طرز عمل سے بدکاری کا دروازہ ہی بند رہتا ہے۔ آج جو مسلمان عورتیں بناؤ سنگھار کر کے، بھڑکیلے اور فیشن ایبل لباس پہن کر دعوت نظارہ دے رہی ہیں یہ ہماری اسلام سے برائے نام وابستگی اور ذہنی آوارگی کی دلیل ہے جس کا الزام ساری قوم پر عائد ہوتا ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، حکمران ہوں یا عوام۔ اسلام کے ساتھ ہمارا رشتہ ڈھیلا پڑا تو عقلوں پر پردے پڑ گئے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں ایمانی غیرت اور نور بصیرت عطا فرمائے آمین۔

۱۲ا۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن الميمون نا الوليد نا الاوزاعي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زوج احدكم عبده امته فلا ينظر الى عورتها۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے تو اس کے بعد اپنی لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے۔

۱۳ا۔ حدثنا زهير بن حرب نا وكيع حدثني داؤد بن سوار المزني عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زوج احدكم خادمه عبده او اجيره فلا ينظر الى مادون السرة وفوق الركبة قال ابو داؤد وصوابه سوار بن داؤد وهم فيه وكيع۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا ملازم کا نکاح کر دے تو اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ صحیح نام سوار بن داؤد ہے اور وکیع سے اس کے اندر داؤد بن سوار مزنی لکھ کر غلطی واقع ہوئی ہے۔

## باب ۲۵۹ كيف الاختمار

## دوپٹہ کیسے اوڑھے؟

۱۴ا۔ حدثنا زهير بن حرب نا عبد الرحمن ح ونا مسدد نا يحيى عن سفيان عن حبيب

زہیر بن حرب، عبد الرحمن، مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، وہب مولیٰ ابو احمد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمَّ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرْهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ فرمایا کہ ایک ہی پیچ رکھو، دو پیچ نہ بناؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لیۃ لا لیتین فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد پگڑی لپیٹتے ہیں یعنی لپیٹنے میں مزید تکرار نہ کی جائے۔

## بَابٌ ۲۶۰ فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

## عورتوں کا باریک کپڑے پہننا

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ، موسیٰ بن جبیر، عبید اللہ بن عباس، خالد بن یزید بن معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مصری کپڑے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عطا فرمایا۔ فرمایا کہ اسے پھاڑ کر دو حصے کر لینا۔ ایک حصے سے اپنی قمیص بنوا لینا اور دوسرا حصہ اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس کا دوپٹہ بنا لے گی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے تو فرمایا۔ اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا رکھا کرے تاکہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کرتے ہوئے یحییٰ بن ایوب نے عباس بن عبید اللہ بن عباس کہا ہے۔

## بَابٌ ۲۶۱ فِي الذَّيْلِ

## ازار لٹکانے کا بیان

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

صفیہ بنت ابو عبید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں جبکہ آپ نے ازار کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ فرمایا کہ ایک بالشت لٹکائے۔ حضرت ام سلمہ عرض گزار ہوئیں کہ اس سے تو اس کا ستر کھلا رہے گا۔ فرمایا تو ایک ہاتھ سہی لیکن اس سے زیادہ نہ بڑھائے (یعنی کپڑا اس سے زیادہ نہ لٹکائے)

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ.

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ، نافع نے صفیہ بنت ابوعبید سے۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا.

ابو الصدیق سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین کو ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جب انہوں نے زیادہ کی درخواست کی تو ان کے لیے ایک بالشت کا اور اضافہ فرما دیا گیا۔ وہ ہمارے پاس کپڑا بھیجتیں تو ہم ان کے لیے ہاتھوں سے ناپ دیا کرتے۔

## بَابٌ ۲۶۲ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ

## مردہ جانوروں کی کھالوں کا بیان

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

مسدد، وہب بن بیان اور عثمان بن ابوشیبہ اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ مسدد اور وہب کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہماری ایک مولاۃ کو صدقہ کی بکریوں میں سے ایک بکری ملی جو مر گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہ کی کہ اس سے فائدہ حاصل کرتیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا کھانا ہی تو حرام ہے۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ.

معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن وہ حضرت میمونہ کا ذکر نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ پھر معناً ذکر کیا اور دباغت کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ

معمر کا بیان ہے کہ زہری دباغت کا انکار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ ہر حال میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث زہری میں اوزاعی اور یونس اور عقیل دباغت کا ذکر نہیں کرتے جب کہ زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔

زید بن اسلم نے عبدالرحمن بن وعلہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی والدہ ماجدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھایا جائے جب کہ دباغت کے ذریعے اسے صاف کر لیا جائے۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا۔

جون بن قتادہ نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی پس آپ نے پانی مانگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ مردار کی ہے۔ فرمایا کہ اس کو دباغت کرنا ہی اس کی پاکی ہے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَيَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ

عبداللہ بن مالک بن حذافہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عالیہ بنت سبیع رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ کوہ احد پر میری بکریاں تھیں جو مرنے لگیں۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا ان سے ذکر کیا حضرت میمونہ نے مجھ سے فرمایا تم ان کی کھالیں اتروا لو کہ ان سے نفع حاصل کر سکو۔ عرض کی کہ کیا ایسا کرنا حلال ہے؟ فرمایا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ اپنی بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس کی کھال کیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّوْنَ شَاۃً لَّھُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا قَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُھَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

نہیں اتار لیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ مردار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی اور قرظ اسے پاک کر دیتے ہیں۔

ف:۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک اور قابل استعمال ہو جاتی ہے۔ دباغت یہ ہے کہ اسے کچھ چیزیں لگا کر پانی میں پکایا جاتا ہے جس سے اس کی غلاظت دور ہو جاتی ہے واللہ تعالےٰ اعلم!

## باب ۲۶۳ مَنْ رَوٰی اَنْ لَّا یُسْتَنْفَعَ بِاِھَابِ الْمَیْتَۃِ۔

## جس کے نزدیک مردہ جانور کی کھال سے فائدہ نہ اٹھایا جائے

۲۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَیْنَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُھَیْنَۃَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَّا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جہینہ کی سرزمین میں ہمارے سامنے پڑھا گیا اور ان دنوں میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کرو۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالَ نَا الثَّقَفِیُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُیَیْنَۃَ اَنَّہٗ انْطَلَقَ ھُوَ وَاُنَاسٌ مَعَہٗ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُھَیْنَۃَ قَالَ الْحَکَمُ فَدَخَلُوْا وَقَعَدْتُ عَلَی الْبَابِ فَخَرَجُوْا اِلَیَّ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُکَیْمٍ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی جُھَیْنَۃَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ یُسَمّٰی اِھَابًا مَا لَمْ یُدْبَغْ فَاِذَا دُبِغَ لَا یُقَالُ لَہٗ اِھَابٌ اِنَّمَا یُسَمّٰی شَنًّا وَّقِرْبَۃً۔

خالد نے حکم بن عیینہ سے روایت کی ہے کہ وہ اور ان کے ساتھ کچھ آدمی حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گئے جو جہینہ کے ایک فرد تھے۔ حکم کا بیان ہے کہ لوگ اندر داخل ہو گئے اور میں دروازے پر بیٹھا رہا۔ پس وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عکیم نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے جہینہ کے لئے نامہ مبارک لکھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھایا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اور یہی نضر بن شمیل نے فرمایا ہے اھابؔ اس کھال کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ کی گئی ہو۔ جب اس کی دباغت کر دی جاتی ہے تو اسے اھابؔ نہیں کہتے بلکہ شناؔ اور قربۃؔ کہتے ہیں۔

## باب ۲۶۴ فِیْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ۔

## چیتے کی کھال کا بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com



۷۲۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن سیرین نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ریشمی زین پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو اور حضرت معاویہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں کسی نے متہم نہیں کیا ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ۔

زرارہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان چیتے کی کھال ہو۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً فَقَالَ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ وَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغِيظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود اور قنسرین والوں میں سے بنی اسد کا ایک آدمی بصورت وفد حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ نے حضرت مقدام سے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت حسن بن علی وفات پا گئے۔ حضرت مقدام نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا فلاں نے ان سے کہا۔ کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھا کر فرمایا تھا۔ یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ اسدی نے کہا کہ ایک چنگاری تھی جو بجھ گئی (معاذ اللہ)۔ حضرت مقدام نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ناراض کئے بغیر نہیں رہوں گا اور مجھ سے وہ باتیں سنو گے جو تمہیں ناپسند ہوں پھر فرمایا۔ اے معاویہ اگر میں سچی بات کہوں تو میری تصدیق کر دینا اور غلط کہوں تو میرا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ کہا کہ ایسا ہی کروں گا فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هٰذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَاَمَرَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهٖ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْاَسَدِيُّ اَحَدًا شَيْئًا مِمَّا اَخَذَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيْمٌ بَسَطَ يَدَهٗ وَاَمَّا الْاَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْاِمْسَاكِ لِشَيْئِهٖ۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔

## بَابٌ ۲۶۲ فِي الْاِنْتِعَالِ۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں فرمایا خدا کی قسم اے معاویہ! میں یہ سب کچھ آپ کے گھر میں دیکھتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا:- اے مقدام! میں جانتا ہوں کہ میں آپ سے نجات نہیں پا سکتا۔ پس حضرت معاویہ نے ان کے لیے اتنے مال کا حکم دیا جتنے کا ان کے دونوں ساتھیوں کے لیے حکم نہ دیا اور ان کے صاحبزادے کا دو سو والوں میں حصہ مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیا اور اسدی نے جو لیا تھا اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا جب یہ بات حضرت معاویہ تک پہنچی تو فرمایا۔ مقدام سخی آدمی ہیں جو اپنا ہاتھ کھلا رکھتے ہیں اور اسدی اپنے مال کو خوب روکنے والا ہے۔"

مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم اور یحییٰ بن سعید، سعید بن ابو عروبہ، قتادہ، ابو ملیح بن اسامہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال (کو استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔"

## جوتے پہننے کا بیان

موسیٰ بن عقبہ نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: ـ اکثر جوتے پہنا کرو کیونکہ جب تک آدمی جوتے پہنے رہے تو گویا وہ سوار ہے۔"

مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔"

محمد بن عبدالرحیم ابو یحییٰ، ابو احمد زبیری، ابراہیم بن طہمان ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

پہننے سے منع فرمایا ہے۔"

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔"

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ اپنے تسمے کو درست کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے۔"

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ۔

قتیبہ بن سعید، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن ہارون زیاد بن سعد، ابونہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ یہ سنت ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتے اتار لے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتے پہننے لگے تو ابتدا دائیں سے کرے اور جب اتارے تو بائیں جوتے سے ابتدا کرے یعنی پہنتے وقت دایاں جوتا پہلے رہے اور اتارتے وقت اسے پیچھے رکھا جائے۔"

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت کرنے، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے یعنی اپنے ہر کام میں حتی الامکان دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرنے میں بھی اور وہ ذکر نہیں کرتے کہ ہر حالت میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ نے معاذ سے لیکن یہ مسواک کا ذکر نہیں کرتے ۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جب کپڑے پہنو یا وضو کرو تو اپنے دائیں جانب سے ابتدا کیا کرو۔

## باب ۲۶۵ فِي الْفُرُشِ۔

## بستروں کا بیان

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

یزید بن خالد ہمدانی رملی، ابن وہب، ابوہانی، ابوعبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ایک بستر مرد کے لیے ایک بستر عورت کے لیے ایک بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ۔

احمد بن حنبل وکیع عبداللہ بن جراح، وکیع، اسرائیل سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے کاشانہ اقدس کے اندر داخل ہوا۔ پس میں نے آپ کو سرہانے سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ابن الجراح نے یہ بھی کہا کہ بائیں جانب امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسحاق بن منصور نے اسرائیل سے اور یہ بھی کہ اپنی بائیں کروٹ پر۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ۔

سعید بن عمرو قرشی کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ہم سفر یمن کے باشندوں کے بستر چمڑے کے دیکھے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے بہت ہی مشابہت رکھنے والوں کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ ان حضرات کو دیکھ لے ۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے توشکیں بنا لیں؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا الْاَنْمَاطُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ۔

میں عرض گزار ہوا کہ ہمیں تو شکیں کہاں میسّر۔ فرمایا عنقریب تمہارے پاس تو شکیں ہوں گی۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زینب بنت اُمِّ سلمہ نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

## بَابُ ۲۶۴ فِيْ اتِّخَاذِ السُّتُوْرِ

## پردے لٹکانے کا بیان

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَدْخُلُ اِلَّا بَدَاَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَاٰهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَالَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا اَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالرَّقْمُ فَذَهَبَ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ دیکھا لہٰذا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ آپ اندر داخل ہوئے اور پہلے ان سے نہ ملے ہوں۔ پس حضرت علی آئے تو انہیں مغموم دیکھا فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تھے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! فاطمہ کو اس بات کا بڑا رنج ہوا ہے کہ آپ تشریف لائے اور ان کے پاس اندر داخل نہ ہوئے۔ فرمایا میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ میرا نقش نگار سے کیا تعلق! انہوں نے جا کر حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِیْ بِہٖ قَالَ قُلْ لَّہَا فَلْتُرْسِلْ بِہٖ اِلٰی بَنِیْ فُلَانٍ۔

گرامی بتایا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کیجئے کہ اس کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اسے بنی فلاں کے لیے بھیج دو۔

۴۴۹۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْاَسَدِیُّ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَکَانَ سِتْرًا مُوَشِّیًا۔

واصل بن عبدالاعلی اسدی، ابن فضیل نے اپنے والد ماجد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پردہ نقش ونگار والا تھا۔

ف:۔ نقش ونگار والے پردے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا تھا، منع تو جاندار کی تصویر سے فرمایا تھا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دروازے پر لٹکا ہوا نقش ونگار والا پردہ دیکھا تو رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف نہ لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ نے وجہ بیان فرمائی کہ میرا دنیا اور اس کی زیب وزینت سے کیا واسطہ؟ یہاں دو باتیں قابلِ غور ہیں کہ پردہ حضور کے کاشانۂ اقدس پر نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دروازے پر لٹک رہا تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا دنیا اور اس کی زیب وزینت سے کیا واسطہ؟ معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ کے گھر کو آپ اپنا ہی گھر تصور فرماتے تھے اور یہ منظور نہ ہوا کہ جب میرا دنیا اور اس کے زیب وزینت سے کوئی واسطہ نہیں تو میری بیٹی کا اس سے واسطہ کیوں ہو۔ دوسرے اس میں علماء ومشائخ کے لیے بھی درس ہے کہ جن باتوں سے اجتناب کرنے کی وہ لوگوں کو تلقین کرتے ہیں ان سے خود بھی پرہیز کریں نیز اپنی اولاد اور متعلقین کو دور رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ اگر صورت حال ذرا بھی مختلف ہوئی تو ان کے سارے پند ونصائح کو بیکار کر کے رکھ دے گی اور لوگوں کے دلوں میں ان کی وہ عزت وتکریم نہیں ہوگی جو دین کے علمبرداروں کی ہونی چاہیے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

## بَابٌ ۲۶۵ فِی الصَّلِیْبِ فِی الثَّوْبِ۔ — کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا

۴۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اَبَانُ نَا یَحْیٰی نَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصْلِیْبٌ اِلَّا قَضَبَہٗ۔

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس پر صلیب کا نشان ہو مگر توڑ پھوڑ دیا کرتے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیروی میں مسلمانوں کا صلیب کے ساتھ ہمیشہ یہی سلوک رہنا چاہیے اور جن چیزوں پر صلیب کا نشان ہو اور دوسرے کی ملکیت میں ہونے کے باعث اگر اسے توڑ نہ سکیں تو کم از کم اس سے دور اور نفور رہیں۔ یہ ملی غیرت کا تقاضا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

## بَابٌ ۲۶۶ فِی الصُّوَرِ۔ — تصویروں کا بیان

۴۴۹۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِکٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُجَیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر، عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٧٥٢ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْنَا فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذَلِكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ کہا کہ ہمارے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلیے تاکہ ان سے اس کے متعلق پوچھیں۔ پس ہم جا کر عرض گزار ہوئے کہ اے ام المومنین! حضرت ابو طلحہ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث اس طرح بیان کی ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے حضور کو کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے اور میں واپسی کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازے کی لکڑی سے لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ کو بزرگی دی۔ آپ نے گھر کی طرف نظر کی اور پردہ دیکھا تو مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے چہرۂ انور پر ناراضگی دیکھی اور پردے کے پاس آکر اسے اتار دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں فرمایا کہ اس کی روزی میں سے پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسے کاٹ کر میں نے دو سرہانے بنا لیے اور ان میں کھجور کے ریشے بھر دیئے۔ اس پر آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئے۔

٧٥٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ.

عثمان بن ابو شیبہ، جریر نے سہیل سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں عرض گزار ہوا:- اماں جان! انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی میں کہا کہ سعید بن یسار مولیٰ تھے بنی نجار کے۔

٧٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حضرت زید بن خالد نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عن ابی طلحۃ انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ قال بسر ثم اشتکی زید فعدناہ فاذا علی بابہ ستر فیہ صورۃ فقلت لعبید اللہ الخولانی ربیب میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید اللہ الم تسمعہ حین قال الا رقما فی ثوب۔

فرمایا:- بیشک فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر بن سعید نے کہا کہ پھر حضرت زید بیمار پڑ گئے اور ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے دروازے پر پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے پروردہ تھے کہ کیا حضرت زید نے تصویروں کے متعلق پہلے روز ہمیں حدیث نہیں بتائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کہ جب انہوں نے وہ کہا تو کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ کپڑوں کے نقش و نگار کے سوا۔"

۷۵۵۔ حدثنا الحسن بن الصباح ان اسمعیل بن عبد الکریم حدثھم قال حدثنی ابراھیم یعنی ابن عقیل عن ابیہ عن وھب ابن منبہ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر عمر بن الخطاب زمن الفتح وھو بالبطحاء ان یاتی الکعبۃ فیمحو کل صورۃ فیھا فلم یدخلھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی محیت کل صورۃ منھا۔

وہب بن منبہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنوں میں حضرت عمر ابن خطاب کو حکم فرمایا جب کہ وہ بطحاء کے مقام پر تھے کہ کعبہ میں جا کر تمام تصویروں کو مٹا دیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک اس (بیت اللہ) میں داخل نہیں ہوئے جب تک وہ تمام تصویریں مٹا نہ دی گئیں جو اس کے اندر تھیں (اور جو بت تھے وہ توڑ پھوڑ کر پھینک دے گئے)۔

۷۵۶۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابن السباق عن ابن عباس قال اخبرتنی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرائیل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت بساط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح بہ مکانہ فلما لقیہ جبرئیل علیہ السلام قال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر۔

ابن سباق نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- بیشک جبرئیل علیہ السلام نے اس رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہ کی پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا:- ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرما دیا یہاں تک کہ چھوٹے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کا بھی کہ بڑے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو چھوڑ دیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى نَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

آخِرُ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا۔ میں گزشتہ رات بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میرے اندر داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں نقش و نگار والا نگین کپڑا تھا اور گھر کے اندر کتا تھا۔ لہٰذا حکم فرمایئے کہ گھر کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سر کاٹ دیئے جائیں تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کے متعلق حکم فرمایئے کہ اُسے کاٹ کر دو گدے بنا لیے جائیں تاکہ وہ (تصویریں) پیروں سے روندی جائیں اور کتے کو نکالنے کا حکم فرما دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جب کہ پلا امام حسن یا امام حسین کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے بھی نکال دیا گیا۔ لباس کا بیان ختم ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# اَوَّلُ كِتَابِ التَّرَجُّلِ

## بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ ایک روز کا ناغہ کرکے ہو۔"

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ الْمَازِنِيُّ اَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ اِلٰى فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ اَنَا وَاَنْتَ حَدِيْثًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ مَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَمَا لِيْ اَرَاكَ شَعِثًا وَاَنْتَ اَمِيْرُ الْاَرْضِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ فَمَا لِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب پہنچ گئے تو کہا: میں آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کو میری نسبت بہتر یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا: وہ کون سی ہے؟ انہوں نے وہ بیان کر دی اور کہا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں زیادہ آرائش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ "لیکن کیا بات ہے کہ میں آپ کو ننگے پیر دیکھتا ہوں؟ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔"

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَهُوَ اَبُوْ اُمَامَةَ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں! کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا حصہ ہے سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کا پورا نام حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہے۔"

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

## بَاب ۲۶۹ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ۔

## خوشبو کا استحباب

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

نصر بن علی، ابو احمد، شیبان بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سکر نامی خوشبو ہوتی جس میں سے لگایا کرتے۔"

## بَاب ۲۷۰ فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ۔

## بالوں کو درست رکھنے کا بیان

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بال رکھے ہوئے ہوں تو انہیں باعزت طریقے سے رکھے۔

## بَاب ۲۷۱ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ۔

## عورتوں کے لیے خضاب کا بیان

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ رِيحَهُ۔

علی بن مبارک نے کریمہ بنت ہمام سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے مہندی کے خضاب کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مضائقہ تو کوئی نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔"

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا ابْنَةَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔

ام الحسن کی دادی جان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا نبی اللہ! میری بیعت لے لیجیے۔ فرمایا میں تمہاری بیعت نہیں لوں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ نہ بدلو کیونکہ وہ درندوں جیسی ہیں۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْمَأَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ

مطیع بن میمون نے صفیہ بنت عصمہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پردے کے پیچھے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں خط تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام تھا رسول

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ۔

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: مجھے کیا معلوم کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ عرض گزار ہوئیں کہ عورت کا ہے۔ فرمایا اگر تم عورت ہوتیں تو کم از کم اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگ لیا ہوتا۔"

ف: عورت اپنے ہاتھوں کو یا کم از کم ناخنوں کو مہندی سے رنگین کرے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا، معلوم ہوا کہ عورت غیر محرم مردوں کو اپنا چہرہ نہ دکھائے۔ ہاتھوں کے ذریعے مردوں اور عورتوں کا امتیاز تو اسی صورت میں کرنا پڑتا ہوگا کہ عورت غیر مرد کے سامنے نہ آئے۔ اب جب کہ عورت خود ہی مردوں کی طرح سامنے پھر رہی ہو تو وہ بھلا مردوں سے ممتاز ہونے کی کب ضرورت محسوس کرے گی۔ ایسی عورتیں تو اب مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ جو تھوڑا بہت امتیاز باقی رہ گیا ہو وہ بھی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ دوسری بات یہ مدِنظر رہے کہ بعض عورتیں آجکل ناخن پالش استعمال کرتی ہیں۔ اگر وہ پالش ایسی ہے کہ پانی اس کے اندر سرایت کر کے ناخن تک پہنچ نہیں سکتا تو ایسی عورتوں کا نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل۔ وہ طہارت کرنے کے باوجود بھی شرعاً پلید ہی ہیں اور ان کے لیے قرآنِ مجید اور دیگر کتب دینیہ کو ہاتھ لگانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب ۲۷۲ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ

## بالوں کو جوڑنے کا بیان

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا کہ وہ منبر پر تھے اور اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرماتے ہیں۔ اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسی چیز سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتیں ایسا کام کرنے لگ گئی تھیں۔"

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالاَ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔"

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ تَعَالَى الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ فَقَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَقَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا.

تعالیٰ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ محمد بن عیسیٰ نے اَلْوَاصِلَات کہا ہے اور عثمان نے اَلْمُتَنَمِّصَات۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور خوبصورتی بڑھانے کے لیے بالوں کو اکھاڑ کر اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جسے اُمِّ یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان راوی نے یہ بھی کہا کہ وہ قرآن مجید پڑھتی۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ وہ آپ (حضرت ابن مسعود) کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا:۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ محمد بن عیسیٰ نے اَلْوَاصِلَات کہا ہے کہ خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی پر۔ فرمایا کہ میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور یہی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہو۔ عورت نے کہا کہ میں نے بھی قرآن مجید پڑھا ہے لیکن اس میں یہ بات نہیں ملی۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم توجہ سے پڑھتیں تو ضرور پا لیتیں۔ پھر آپ نے پڑھا۔ اور رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔ (۵۹ : ۷) عورت نے کہا کہ ان میں سے بعض باتیں میں نے آپ کی بیوی میں دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ اندر جا کر دیکھو۔ وہ اندر جا کر باہر آئی۔ فرمایا کیا دیکھا؟ عثمان راوی نے کہا کہ عورت بولی میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ فرمایا کہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

ف:۔ مذکورہ امور کے کرنے والے پر قرآن مجید میں صراحتاً لعنت مذکور نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ چیز قرآن کریم میں موجود ہے اور وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں آیت:۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۵۹ : ۷) تلاوت کرتے ہیں۔ یہاں ان کا طرزِ استدلال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس بات سے منع فرمائیں اس سے باز رہو چونکہ ان کاموں کے کرنے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ لہٰذا حضور نے ضرور ارشادِ ربانی کے تحت ایسا کیا ہوگا خواہ ہمیں قرآن مجید میں ایسا حکم صراحتاً نظر آئے یا نظر نہ آئے۔ معلوم ہوا کہ قرآن عزیز میں کسی بات کا صراحت کے ساتھ نظر آنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ پھر سے وہ حکم ربانی نہیں اس کی تصریح احادیث مطہرہ میں دیکھی جائے گی اور حدیثوں سے مسائل کا استنباط کرنے کیلئے آج ان کی شروح اور کتبِ فقہ کی جانب رجوع کیے بغیر چارہ کار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٧٦٩- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي يُجْعَلُ الْخِيلَانُ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

## بَابُ ٢٧٣ فِي رَدِّ الطِّيبِ.

٧٧٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ.

## بَابُ ٢٧٤ فِي طِيبِ الْمَرْأَةِ لِلْخُرُوجِ.

٧٧١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا.

٧٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ

مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے بالوں کو جوڑنے والی جڑوانے والی پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر جب کہ بغیر کسی مجبوری کے ایسا کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الْوَاصِلَةُ کا مطلب عورت کے بالوں سے بال ملانے والی۔ الْمُسْتَوْصِلَةُ جس کے بالوں سے بال ملائے جائیں۔ النَّامِصَةُ بھواہر دبرابر کرنے کے لیے بھوؤں کے بال اکھاڑے۔ الْمُتَنَمِّصَةُ جس کے بھوؤں کے بال اکھاڑے جائیں۔ وَاشِمَةُ چہرے پر سرمے یا سیاہی سے ٹیکا لگائے اور الْمُسْتَوْشِمَةُ وہ ہے جس کے چہرے پر ٹیکا لگایا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بالوں کے باندھنے میں مضائقہ نہیں ہے۔

## خوشبو کو پھیرنے کا بیان

حسن بن علی اور ہارون بن عبداللہ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابوایوب، عبیداللہ بن ابوجعفر، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ قبول کرنے سے انکار نہ کرے کیونکہ خوشبو کا وزن کم ہوتا ہے۔

## باہر نکلنے کے لیے عورت کا خوشبو لگانا

غنیم بن قیس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت خوشبو لگائے اور لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ سخت لفظ ارشاد فرمایا۔

عبید مولیٰ ابورُہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ایک عورت ملی جس سے خوشبو آرہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے ہل رہے تھے۔ فرمایا اے جبار

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

کی لونڈی! کیا تم مسجد سے آرہی ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خوشبو لگا کر مسجد میں نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ واپس جا کر غسل کرے جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے۔

۷۷۳ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بُخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ الْآخِرَةَ.

نفیلی اور سعید بن منصور، عبد اللہ بن محمد ابو علقمہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت خوشبو دار دھونی لے تو نمازِ عشاء ہمارے ساتھ اگر نہ پڑھے۔ ابنِ نفیل نے الآخرۃ کہا ہے

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کو نمازِ عشاء میں شامل ہونے سے منع فرمادیا جس نے خوشبو دار دھونی لی ہو کیونکہ دعوتِ نظارہ اور وہ بھی رات کو۔ لہٰذا جو عورتیں رات اور دن ہر وقت خوشبو لگا کر غیر مردوں میں پھریں اور رہیں ان کا یہ طرزِ عمل بارگاہِ رسالت میں کس درجہ ناپسندیدہ ہوگا۔ افسوس! چراغ خانہ نے اپنے آپ کو جنسِ ارزاں بناتے ہوئے شمع محفل بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانی غیرت اور نورِ بصیرت عطا فرمائے۔ آمین

## بَابُ ۲۷۵ فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ. مردوں کے لیے خلوق کا استعمال

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ پس انہوں نے زعفران کا خلوق لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھوؤ۔ میں اسے دھو کر حاضرِ خدمت ہوا اور میرے اوپر ایک داغ رہ گیا تھا پس میں نے سلام عرض کیا تو نہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھوؤ۔ پھر میں اسے دھو کر حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے مرحبا کہا اور فرمایا کہ فرشتے کافر کے جنازے پر بھلائی لے کر نہیں آتے اور نہ زعفران کا لیپ کرنے والے کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبَ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

پاس اور نہ جنبی کے پاس اور جنبی کو آپ نے سونے اور کھانے پینے کی اجازت مرحمت فرمائی جب کہ وضو کرے۔"

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ۔

نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء بن ابی الخوار،

یحییٰ بن یعمر نے ایک آدمی سے روایت کی ہے جنہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا۔ عمر بن عطاء کا خیال ہے کہ یحییٰ بن یعمر نے انہیں اس شخص کا نام بتایا تھا لیکن عمران کا نام بھول گئے حضرت عمار نے فرمایا کہ مجھے زعفران کا خلوق لگایا گیا ہے واقعہ لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے اور اس میں دھونے کا بکثرت ذکر ہے۔ میں (ابن جریج) نے عمر سے کہا کہ کیا وہ حالتِ احرام میں تھے؟ فرمایا کہ سب حالتِ اقامت میں تھے۔"

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ۔

ربیع بن انس کے دادا جان اور نانا جان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم میں ذرا بھی خلوق لگا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کے دادا جان اور نانا جان کا نام زید اور زیاد ہے۔"

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان يتزعفر الرجل کہا ہے (عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ کی جگہ)

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان ابن بلال، ثور بن زید، حسن بن ابوالحسن نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے پاس فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، زعفران کا خلوق لگانے والا اور جنبی مگر جب کہ وہ وضو کرے۔"

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ

ثابت بن حجاج نے عبداللہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔

۷۸۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ۔

باب ۲۷۶ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ۔

۷۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدٌ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۲- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَعِيلُ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر دست مبارک پھیرتے۔ حضرت ولید بن عقبہ کا بیان ہے کہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے زعفران کا خلوق لگا ہوا تھا پس خلوق کے باعث آپ نے مجھے مس بھی نہ فرمایا۔

سلم علوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس پر زرد نشان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی کی کوئی بات ناپسند ہوتی تو شاید ہی اس کے سامنے کہتے۔ جب وہ چلا گیا تو فرمایا:۔ کاش! تم اس سے کہہ دیتے کہ اس نشان کو اپنے جسم سے دھو دیتا۔

## بالوں کا بیان

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے گیسوؤں والے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے یہ بھی کہا:۔ ایسے بال جو کندھوں تک ہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے کہ کندھوں تک اور شعبہ نے کہا ہے کہ جو کانوں کی لو تک پہنچتے ہوں

معمر نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک تھے۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ دُونَ الْجُمَّةِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے عنبریں گوش مبارک سے نیچے اور دوش مبارک سے اونچے ہوا کرتے تھے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے معنبر مبارک کانوں کی لو تک ہوا کرتے تھے۔

## بَابُ ۲۷۷ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ۔

## مانگ نکالنے کا بیان

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْنِي يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جب تک اس کے متعلق حکم نہ فرمایا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع میں پیشانی مبارک پر بالوں کو لٹکائے رکھتے پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو پیشانی مبارک کے بالوں کو دونوں جانب لٹکا دیتی یعنی چشمان مبارک کے درمیان کی سیدھ سے آپ کی مبارک پیشانی پر مانگ نکالتی۔

ف:۔ ابتداء میں جب کہ مانگ کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت میں سر کے بالوں کو سامنے لٹکا لیا کرتے اور مشرکین کی مخالفت کیا کرتے جب کہ وہ مانگ نکالا کرتے تھے۔ حکم الٰہی کے تحت بعد میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



آپ بھی مانگ نکالنے لگے کہ سامنے کے بالوں کی تنصیف کر دی جاتی۔ آدھے بال دائیں جانب اور آدھے دوسری طرف یعنی سر کے عین درمیان میں مانگ نکالی جاتی۔ مسلمانوں کے لیے یہی ایک طریقہ مسنون اور باعث ثواب ہے نصاریٰ آج کل سر کے بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں کہ ایک تہائی بال بائیں جانب اور دو تہائی دائیں جانب رہیں۔ نیز وہ ارد گرد کے بالوں کو چھوٹے کرواتے ہوئے ایک خاص وضع کے ساتھ حجامت بنواتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیگر اقوام کی پیروی سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے نبی کی پیروی کرنی چاہیے جو دارین کی کامیابی اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابٌ ٢٧٨ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ.

## سر کے بال بہت بڑھانا

٧٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ السُّوَائِيُّ وَحُمَيْدُ ابْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعِبْكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ۔

محمد بن العلاء، معاویہ بن ہشام اور سفیان بن عقبہ سوائی اور حمید بن خوار، سفیان ثوری۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال لمبے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا:۔ نکمی، نکمی۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ پھر میں اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں برا نہیں کہا لیکن یہ زیادہ خوبصورت ہیں۔

## بَابٌ ٢٧٩ فِي الرَّجُلِ يُضَفِّرُ شَعْرَهُ.

## مرد کا سر کے بالوں کو گوندھنا

٢٨٩۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک کے بالوں کی لٹیں بنا رکھی تھیں۔

## بَابٌ ٢٨٠ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ۔

## سر منڈانے کا بیان

٧٩٠۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّنَا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوسَنَا۔

عقبہ بن مکرم اور ابن المثنیٰ، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، محمد بن ابو یعقوب، حسن بن سعد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کے گھر والوں سے تین دن کے بعد تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے۔ پھر فرمایا کہ میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ ہم چڑیا کے بچوں کی طرح پریشان حال تھے فرمایا کہ میرے پاس حجام کو بلا کر لاؤ۔ نائی آیا، اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۸۵ فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

## بچوں کی زلفیں

۷۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ.

عمر بن نافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ قزع اس کو کہتے ہیں کہ بچے کے سر کے کچھ بال منڈوا دئے جائیں اور کچھ بال باقی رکھ لیے جائیں۔

۷۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بال مونڈ دئے جائیں اور چوٹی چھوڑ دی جائے۔

۷۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے بعض بال مونڈے ہوئے تھے اور بعض چھوڑ رکھے تھے۔ آپ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: سارے مونڈا کرو یا سارے رکھا کرو۔

باب ۲۸۶ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ.

## اس کی اجازت کا بیان

۷۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا.

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے سر پر چوٹی تھی والدۂ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اسے نہیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

۷۹۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ.

حجاج بن حسان کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میری بہن مغیرہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: جن دنوں تم لڑکے تھے تو تمہارے سر پر دو زلفیں یا لٹیں تھیں۔ پس انہوں (حضرت انس) نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ انہیں کاٹ دو کیونکہ یہ یہود کا طریقہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۸۳ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ.

۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ.

۷۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا صَدَقَةُ الدَّقِيْقِيُّ نَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيْمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبِطِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مَرَّةً. قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُقِّتَ لَنَا.

۷۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ الْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ.

باب ۲۸۴ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ

۸۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ

## مونچھیں پست کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ پیدائشی سنتیں پانچ ہیں یا پانچ باتیں پیدائشی سنت ہیں۔ ختنہ کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ابوبکر بن نافع کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کترانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے موئے زیر ناف مونڈنے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کترانے اور بغلوں کے بال اکھاڑنے کی مدت چالیس دن مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے جعفر بن سلیمان، ابوعمران نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔

ابن نفیل، زہیر، عبدالملک بن سلیمان، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم حج اور عمرہ کے سوا داڑھیوں کو لٹکنے دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الاستحداد موئے زیر ناف مونڈنا ہے۔

## سفید بالوں کو اکھاڑنے کا بیان

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید بال کو نہ اکھاڑا کرو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مسلمانی کی حالت میں سفیدی آئی۔ سفیان سے مروی ہے کہ وہ قیامت کے روز اس کیلئے نور ہوگا۔ حدیث یحییٰ میں ہے کہ اس کے بدلے

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ عَنْ سُفْيٰنَ اِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس کے بدلے ایک گناہ معاف فرمائے گا (یعنی بال کے سفید ہو جانے کے باعث)۔

## باب ۲۸۵ فِي الْخِضَابِ۔

## خضاب کا بیان

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ فتح مکہ کے روز حضرت ابوقحافہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز سے ان کا رنگ تبدیل کر لو اور سیاہ رنگ سے بچتے رہنا۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، سعید جریری، عبداللہ بن بریدہ، ابوالاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کو تبدیل کرنے کے لیے مہندی اور کتم کیا ہی اچھی چیزیں ہیں۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

ابن ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے گیسوئے مبارک تا بہ گوش تھے جن پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبْجَرَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ

محمد بن العلاء، ابن ادریس، ابن ابجر، ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، والد محترم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اپنی پشت مبارک دکھائیے کیونکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهُ أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللَّهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا۔

میں طبیب ہوں۔ فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے اور تم رفیق ہو۔ طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنِي قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک شخص یا میرے والد محترم سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ تمہارا بوجھ اس پر نہیں لادا جائے گا اور آپ نے ریش مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔"

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلَكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خضاب نہیں لگاتے تھے لیکن حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خضاب لگایا۔"

## باب ۲۸۶ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ۔

## زرد خضاب کا بیان

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

عبدالرحیم بن مطرف ابوسفیان، عمرو بن محمد، ابن ابورواد، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبتیہ نعلین مبارک پہنا کرتے اور ریش مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔"

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ تو اس سے بھی خوب تر ہے۔ پھر تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ تو سب سے ہی بہتر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۸۷ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ۔

۸۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يُرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

## سیاہ خضاب کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ایک ایسی قوم ہوگی جو آخری زمانے میں سیاہ خضاب لگائے گی کبوتروں کے سینے جیسا، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔"

ف:- مہندی وغیرہ کے ساتھ زرد رنگ کا خضاب کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مہندی وغیرہ کے ساتھ زرد خضاب کیا کرتے تھے۔ سیاہ خضاب کی آپ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۸۸ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِالْعَاجِ۔

۸۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ وَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّمَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ آخِرُ كِتَابِ التَّرَجُّلِ

## ہاتھی دانت سے نفع حاصل کرنا

سلیمان منبہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے جن کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ کسی غزوہ سے واپس لوٹے تو انہوں نے کوئی ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر لٹکایا ہوا تھا۔ امام حسن اور امام حسین دونوں کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے وہ سمجھ گئیں کہ ان چیزوں کو دیکھ کر آپ اندر تشریف لانے سے رُکے ہیں۔ پس انہوں نے پردہ اُتار دیا اور دونوں بچوں کے کنگن بھی اتار لیے اور کاٹ کر ان کے درمیان ڈال دیئے۔ دونوں شہزادے روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے دونوں سے وہ ٹکڑے لے لیے اور فرمایا:- اے ثوبان! جا کر مدینہ منورہ میں یہ فلاں گھر والوں کو دے آؤ۔ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنے حصے کی پاکیزہ روزی کو دنیاوی زندگی میں کھائیں۔ اے ثوبان! فاطمہ کے لیے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔ کتاب الترجل ختم ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# اَوَّلُ کِتَابِ الْخَاتَمِ — انگوٹھی پہننے کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

## باب ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ — انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ نَا عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض عجمی حاکموں کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: وہ خط نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی اور محمد رسول اللہ اس پر نقش کر دیا۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ زَادَ فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معناً حدیث عیسیٰ بن یونس کی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ وہ وصال تک آپ کے دست مبارک میں رہی۔ پھر وفات تک حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پھر وفات تک حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی۔ وہ کسی کنوئیں کے پاس تھے کہ وہ کنوئیں میں گر گئی۔ ان کے حکم سے سارا پانی نکال دیا گیا لیکن ہاتھ نہ آئی۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر مبارک چاندی کی تھی جس کا نگینہ حبشی کا تھا۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ۔

حمید طویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک چاندی کی تھی اور نگینہ بھی اسی کا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٨١٦- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ۔

"نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا تھا۔ پس لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ نے انہیں دیکھ کر اُسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ کے بعد وہ انگشتری حضرت ابوبکر نے پہنی۔ پھر حضرت ابوبکر کے بعد وہ حضرت عمر نے پہنی پھر وہ حضرت عثمان نے پہنی۔ یہاں تک کہ وہ اریس کنوئیں میں گر گئی۔"

٨١٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِي هٰذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

"نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی شخص وہ نقش نہ کروائے جو میری انگشتری پر ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔"

٨١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ۔

"نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: حضرت عثمان نے اسے تلاش کرنے کے لیے فرمایا لیکن نہ ملی حضرت عثمان نے دوسری انگشتری بنوائی اور محمد رسول اللہ اُس پر نقش کروایا۔ پس آپ اسے پہنا کرتے یا اس کے ساتھ مہر لگایا کرتے۔"

## باب نمبر ٢٩ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ

## انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

٨١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى

"ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک ہی روز چاندی کی انگشتری دیکھی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دی تو لوگوں نے بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ علیہ وسلم فطرح الناس رواہ عن الزهري زياد قال ابوداؤد رواہ عن الزهري زياد بن سعد وشعيب بن مسافر كلهم قال من ورق۔

## باب ۲۹۱ ما جاء في خاتم الذهب۔

۸۲۰۔ حدثنا مسدد نا المعتمر قال سمعت الركين بن الربيع يحدث عن القاسم بن حسان عن عبد الرحمن بن حرملة ان ابن مسعود كان يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يكره عشر خلال الصفرة يعني الخلوق وتغيير الشيب وجر الازار والتختم بالذهب والتبرج بالزينة لغير محلها والضرب بالكعاب والرقى الا بالمعوذات وعقد التمائم وعزل الماء لغير او غير محله وفساد الصبي غير محرمه۔

## باب ۲۹۲ ما جاء في خاتم الحديد۔

۸۲۱۔ حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة المعنى ان زيد بن الحباب اخبرهم عن عبد الله بن مسلم السلمي المروزي ابي طيبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من شبه فقال له مالي اجد منك ريح الاصنام فطرحه ثم جاء وعليه خاتم من حديد فقال مالي ارى عليك حلية اهل النار فطرحه فقال يا رسول الله من اي شيء اتخذه قال اتخذه من ورق ولا تتمه مثقالا ولم يقل محمد عبد الله بن مسلم ولم يقل الحسن السلمي المروزي۔

پھینک دیں اسے زہری سے زیاد نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے اسے زہری سے زیاد بن سعد اور شعیب بن مسافر نے اور سب نے من ورق کہا ہے۔

## سونے کی انگوٹھی کا بیان

عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے: خلوق کی زردی، سفید بالوں کو بدلنے، ازار گھسیٹنے، سونے کی انگوٹھی پہننے، غیروں کو دکھانے کے لیے عورتوں کا سنگار کرنا، گوٹوں سے کھیلنا، معوذات کے سوا اور چیزوں سے دم کرنا، گنڈے باندھنا، دوسری جگہ پانی ڈالنا یا غلط جگہ پانی (منی) ڈالنا اور بچے کی صحت بگاڑ دینا لیکن یہ حرام نہیں ہے۔

## لوہے کی انگوٹھی کا بیان

حسن بن علی اور محمد بن عبد العزیز بن ابورزمہ، زید بن حباب، عبداللہ بن مسلم سلمی مروزی ابوطیبہ، عبداللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ مجھے تم میں سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے؟ اس نے وہ پھینک دی اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے وہ پھینک دی اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں کس چیز کی پہنوں؟ فرمایا کہ چاندی کی پہنو اور پورے ایک مثقال کی نہ ہو۔ محمد بن عبد العزیز نے عبداللہ بن مسلم نہیں کہا اور حسن بن علی نے سلمی مروزی نہیں کہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ قَالَ نَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن مثنیٰ اور زیاد بن یحییٰ اور حسن بن علی، سہل بن حماد ابوعتاب ابو مکین نوح بن ربیعہ ایاس بن حارث بن معیقیب سے روایت ہے جو والدہ کی طرف سے ابوذباب کے نانا جان تھے انہوں نے اپنی نانی جان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کبھی میرے پاس اور کبھی معیقب کے پاس رہا کرتی تھی۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ۔

ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں کہنے کے لیے فرمایا:۔ اے اللہ مجھے راہ ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور سیدھا رکھ۔ ہدایت سے سیدھی راہ کا تصور رکھنا اور سداد سے نشانے پر تیر مارنے کا اور مجھے اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ چنانچہ سبابہ یا وسطی کی طرف اشارہ کیا اس میں عاصم راوی کو شک ہے اور مجھے قسیہ اور میثرہ سے منع فرمایا۔ ابوبردہ نے حضرت علی سے کہا کہ قسیہ کیا ہے فرمایا کہ ایک کپڑا ہے جو ہمارے یہاں شام یا مصر سے آتا ہے اس میں دھاریاں اور اترج کی تصویریں ہوتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ میثرہ ایک چیز ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بنایا کرتی ہیں۔

## بَابٌ ۲۹۳ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوِ الْيَسَارِ

## انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننے یا بائیں میں۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي نَمِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک، ابونمر ابراہیم بن عبداللہ بن حنین عبداللہ بن حنین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک کا بیان ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٨٢٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسرے دائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے نافع سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دائیں دست مبارک میں۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٨٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا يُونُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذٰلِكَ.

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے صلت بن عبد اللہ بن عبد المطلب کو داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مگر اسی طرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور صرف حضرت ابن عباس ہی نہیں بلکہ وہ ذکر کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مبارک انگشتری کو اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

## بَابُ ٢٩٤ - مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ

## گھونگروں کا حکم

٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا.

علی بن سہل اور ابراہیم بن حسن، حجاج، ابن جریج، عمر بن حفص، عامر بن عبد اللہ، علی بن سہل بن زبیر کا بیان ہے کہ ان کی ایک مولاۃ حضرت زبیر کی ایک صاحبزادی کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پیروں میں گھنگرو والا کوئی زیور تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد الرحمٰن بن حسان انصاری کی مولاۃ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ حَسَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ۔

موجود تھی تو ان کی خدمت میں ایک لڑکی آئی جس نے بجنے والے گھنگرو پہن رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھنگروؤں کو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لانا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

## باب ۲۹۵ مَا جَاءَ فِي رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ۔

## سونے سے دانت بندھوانے کا بیان

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا جان حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک کلاب کے روز کاٹ دی گئی۔ پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس سے بدبو آنے لگی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوالی۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ قَالَ نَعَمْ۔

عبدالرحمٰن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کیا ہے۔ یزید بن ہارون کا بیان ہے کہ میں نے ابوالاشہب سے پوچھا کہ عبدالرحمٰن بن طرفہ نے اپنے دادا جان حضرت عرفجہ کو پایا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ۔

عبدالرحمٰن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کیا ہے۔

ف:۔ اہل حدیث فرقہ کے لوگ تقلید ائمہ کی مخالفت پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں لیکن محدثین کی ائمہ سے بھی بڑھ کر تقلید کرتے اور بے خبر لوگوں کو بہکانے کی خاطر اپنی نسبت ان بزرگوں کی جانب کرتے ہیں۔ خیر اس کا حال آج نہیں تو میدان حشر میں کھل جائے گا لیکن قیاس پر ان حضرات کا ناک بھوں چڑھانا اور اس کی وجہ سے احناف کو اصحاب الرائے کہنا یہاں کیا سمجھائے گا کہ امام ابوداؤد نے یہ باب سونے سے دانت بندھوانے کے متعلق قائم کیا جب کہ اس باب کی تینوں حدیثوں میں سے کسی ایک کے اندر سونے سے دانت بندھوانے یا نہ بندھوانے کا ذکر تک نہیں بلکہ سونے کی ناک بنوانے کا حکم ہے اور امام ابوداؤد نے ناک بنوانے پر دانت بندھوانے کو قیاس کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۹۶ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ.

## عورتوں کے لیے سونے کا حکم

۸۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بِنْتَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ.

عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی نے کچھ زیورات تحفے کے طور پر بھیجے جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی۔ جس میں حبشی نگینہ تھا۔ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر کر اسے لکڑی یا انگشت مبارک کے ساتھ مس کیا۔ پھر اُمامہ بنت ابوالعاص کو بلایا جو آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی تھی اور فرمایا۔ ننھی منی بیٹی! اسے تم پہن لو۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا.

نافع بن عباس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بیٹے کو آگ کی بالی پہنا دی جائے تو وہ اسے سونے کی بالی پہنا دے اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بیٹے کو آگ کا طوق پہنا یا جائے تو وہ اسے سونے کا طوق (ہنسلی) پہنا دے اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔ لیکن تمہارے لیے چاندی ہے اُس کے ساتھ کھیل لیا کرو۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ.

ربعی بن حراش کی اہلیہ محترمہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عورتوں کے گروہ! تمہیں چاندی کے بارے میں کیا ہو گیا، تم اس کے زیور کیوں نہیں بناتیں؟ تم میں سے کوئی عورت نہیں جو زیب و زینت کے لیے سونے کا زیور بنائے مگر اس کی وجہ سے عذاب دی جائے گی۔"

۸۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ نَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو

محمود بن عمرو انصاری نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

نے فرمایا:۔ جس عورت نے سونے کا ہار اپنی گردن میں لٹکایا تو قیامت کے روز اسی جیسا آگ کا ہار اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا۔ جس عورت نے سونے کی بالیاں اپنے کانوں میں پہنیں تو قیامت کے روز ان جیسی آگ کی بالیاں اس کے کانوں میں ڈالی جائیں گی۔"

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ نَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا۔

آخِرُ كِتَابِ الْخَاتَمِ۔

ابو قلابہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے اور زنا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ وہ تھوڑی سی مقدار میں ہو۔

کتاب الخاتم ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# أَوَّلُ كِتَابِ الْفِتَنِ

# فتنوں کا بیان

## ذِكْرُ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اس جگہ پر کوئی بات آپ نے نہیں چھوڑی جو قیامت تک ہوگی مگر وہ بیان فرما دی۔ یاد رکھا جس نے اسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا میرے یہ ساتھی اس بات کو جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی ہے تو مجھے بھی یاد آجاتی ہے جیسے کوئی ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو موجود نہ ہو پھر جب اسے دیکھے تو جان لے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ فَرُّوخَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرغنہ کو نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک ہوگا اور اس کے ساتھی تین سو تک پہنچیں گے یا اس سے زیادہ مگر وہ ہمیں نام لے کر بتا دیا اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگارِ عالم نے قیامت تک کے سارے واقعات اور ان کی جزئیات تک بتا دی ہیں جن میں سے بعض کی آپ نے اپنے اصحاب کو بھی خبر دی۔ قیامت تک جتنے فتنہ پرور ہوں گے ان کے سرغنوں کے نام جملہ کوائف کے ساتھ آپ کو بتا دئے گئے تھے۔ لہٰذا آج کوئی ان کے سروں پر خواہ کتنے ہی خوشنما رہنمائی و پیشوائی کے تاج رکھے اور ان کے متعلق کتنے ہی خوشنما اور دلکش پروپیگنڈے کرے لیکن میدانِ محشر میں شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان گمراہ گروں اور فتنہ پردازوں کو اپنی امت کے زمرے سے نکال کر یوں جہنم میں جھونکوا دیں گے جیسے دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اہلِ حق کے خلاف جتنے فرقے آج نظر آرہے ہیں ان کے بانیوں سے بڑھ کر فتنہ پرور اور ملتِ اسلامیہ کا بدخواہ کون ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



...... جنھوں نے امّت محمدیہ کی مجموعی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمانی قوت کو ختم کرنے کی خاطر اصلاح کے نام پر مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں اور اپنی تصانیف میں حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں انتہائی گندے اور نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں جو ایک عرصہ سے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر رہے ہیں اور قیامت میں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی بن سلول جیسے بدبخت ان کلمات کو سنیں گے تو وہ بھی حیران رہ جائیں گے کہ امّت محمدیہ کے بیرخیر خواہ پیشوا بننے والے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے تو اپنے نبی کی گستاخی اور ان کی امّت کی بدخواہی میں ہم سے بھی بازی لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروش قسم کے رہنماؤں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے اور ہمیں تازیست صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے، آمین۔

۸۴۰- حدثنا هارون بن عبد الله قال نا ابو داؤد الحفري عن بدر بن عثمان عن عامر عن رجل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تكون في هذه الامة اربع فتن في اخرها الفناء.

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، بدر بن عثمان، عامر، ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس امّت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

۸۴۱- حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد الحمصي انا ابو المغيرة قال حدثني عبد الله بن سالم قال حدثني العلاء بن عتبة عن عمير بن هاني العنسي قال سمعت عبد الله ابن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي يزعم انه مني وليس مني وانما اوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع احدا من هذه الامة الا لطمته لطمة فاذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس الى فسطاطين فسطاط ايمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق

عمیر بن ہانی عنسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا: پس کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ بتایا کہ وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے۔ پھر فتنۂ سراء ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے نکلے گا جو گمان کرے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جس کے سرین پسلی کے اوپر ہوں گے۔ پھر فتنۂ دہیما ہے جو میری امّت میں سے کسی کو کم از کم ایک طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو اور بھڑکے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک کیمپ میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے کیمپ میں ایمان کے بغیر نفاق ہوگا۔ جب یہ ہو جائے تو اُس روز دجال کا انتظار کرنا یا اس سے اگلے روز۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَا إِيمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرِ الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنِ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلِبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللهُ تَعَالَى أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ

سُبیع بن خالد کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں پہنچا جن دنوں تستر فتح ہوا تھا جہاں سے میں نے خچر لیا تھا۔ پس میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں کچھ آدمی درمیانے قد کاٹھ کے موجود تھے اور ان میں ایک ایسا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جو تمہیں دیکھنے میں اہل حجاز کا ایک فرد معلوم ہوتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ وہ مجھے گھورنے لگے اور کہا کہ تم انہیں نہیں جانتے حالانکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا۔ لوگ ان کی طرف غور سے دیکھنے لگے۔ فرمایا کہ مجھے وہ بات معلوم ہے جو تمہیں ناپسند ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو خیر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس کے بعد بھی شر ہوگی جیسے پہلے تھی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ اس سے بچاؤ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ تلوار۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ توڑ دے اور تمہارا مال چھین لے، تب بھی اس کی اطاعت کرنا ورنہ جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتا کر مر جانا۔ میں نے عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی۔ جو اس کی آگ میں ڈالا گیا اس کا اجر لازم آیا اور اس کے گناہ مٹ گئے۔ جو اس کی نہر میں ڈالا گیا اُس کے گناہ مستقل ہو گئے اور اجر ضائع ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا یہی تو قیامت کی آمد ہے۔

نصر بن عاصم نے خالد بن خالد یشکری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں (حضرت حذیفہ) عرض گزار ہوا کہ "تلوار کے بعد کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کی زبانوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ عَلَى قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ۔

پر اصلاح اور دلوں میں فساد ہوگا۔ حمید بن حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قتادہ اسے اس ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے جو حضرت ابو بکر کے زمانہ میں ہوا اور تلوار سے سیدھے کیے گئے۔ قَذًى وَهُدْنَةٌ کہتے: یا ظاہر میں صلح ہو اور دل میں کوڑا بھرا ہوا ہو۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقُلْنَا بَنُو اللَّيْثِ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ نو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اے حذیفہ! اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ

مسدد، عبد الوارث، ابو التیاح، صخر بن بدر العجلی، سُبیع بن خالد نے اس حدیث کو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خلیفہ نہ ملے تو وہاں سے بھاگ جاؤ، یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے چباتے مر جاؤ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

اس کے آخر میں کہا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا کہ اگر کوئی آدمی چاہے کہ اس کی گھوڑی بچہ جنا دے تو جن نہ سکے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی امام سے بیعت کی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کر لیا تو چاہیے کہ بساط بھر اس کی اطاعت کرے اگر کوئی دوسرا آکر اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن اڑا دینی چاہیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سُنی اور دل نے محفوظ رکھی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے چچازاد بھائی حضرت معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ایسا کریں اور ایسا کریں فرمایا کہ جس بات میں اللہ کی اطاعت ہو اسے مانو اور جس میں اللہ

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عرب کی خرابی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آ گیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، جریر بن حازم، عبیداللہ بن عمر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کر لیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ

ابو اسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّيْ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ تَعَالٰى لِأُمَّتِيْ أَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَكُوْنُ بَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيَ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيَ الْأَوْثَانَ وَإِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى ظَاهِرِيْنَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

کہ میرے رب نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا ہے۔ پس اس کی دونوں مشرق اور دونوں مغرب مجھے دکھا دی گئی ہیں اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ و سفید (سونے اور چاندی کے) دونوں خزانے عطا فرما دیے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں ان کے سوا کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔ میرے رب نے مجھ سے فرمایا:۔ اے محمدؐ! جب میں فیصلہ کر لیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا مسلط کروں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے خواہ وہ زمین کے ہر ایک کنارے سے آ کر جمع ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے نام نہاد رہنماؤں کا ڈر ہے جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رکے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں اور یہاں تک ہو گا کہ میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ حق پر رہے گا ابن عیسیٰ نے کہا کہ غلبہ کے ساتھ پھر دونوں متفق ہو گئے ان کے مخالفین انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت لے آئے گا۔

ف :۔ اس حدیث پاک کے اندر سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے وہ فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں جنہیں سن کر اہلِ ایمان باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے بیان سے اس وقت منافقین مدینہ غیظ و غضب کی آگ میں جل بھن جاتے تھے اور آج بھی ان کی معنوی ذریت کے دلوں میں وہ نار نمرود بھڑکتی رہتی ہے کہ جس اللہ کے بندے کی زبان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کی بات آتی ہے تو نجدیت کے نازع و لوم اُسے توحید کا دشمن ٹھہرا کر اپنی خانہ ساز شرک کی توپوں کا رخ فوراً اس کی جانب کر دیتے ہیں اور اس طرح دھواں دھار بمباری کرتے ہیں کہ ہر کوچہ و بازار میں شرک ہی شرک کا دھواں نظر آنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم اس حدیث کے پانچ مختلف جملوں کے بارے میں چند معروضات پیش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق :۔

**اوّلاً** :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّيْ زَوٰى



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



لی الْاَرْضَ فَاُرِیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا اور مجھے اس کے دونوں مشرق اور دونوں مغرب دکھا دیئے ہیں علامہ وحید الزمان خان صاحب نے قوسین میں اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے :۔ " یعنی مجھے سب زمین دکھلا دی یا سب کا علم دے دیا "۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :۔ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ (طبرانی ، بیہقی ، دارمی ، مواہب لدنیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیئے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اُسے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو (سبحان اللہ) سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں (موطا امام مالک مترجم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۸۱ — صحیح بخاری مترجم مطبوعہ لاہور ، جلد دوم ، ص ۴۳۵ ۔ جلد سوم ، ص ۵۰۲) — نیز فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نمازِ کسوف پڑھاتے ، ہوئے دستِ مبارک اُدھر اٹھایا پھر ہٹا لیا ۔ صحابۂ کرام کے استفسار پر فرمایا کہ پھلوں سے لدی ہوئی جنت کے درختوں کی ایک ٹہنی توڑنے لگا تھا جو مجھے پسند آگئی تھی نیز میں نے اسی مقام پر آج جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے (صحیح بخاری مترجم ، جلد اوّل ص ۴۲۴ ۔ جلد سوم ، ص ۱۷ ۔ جلد سوم ، ص ۸۱۲) — غرضیکہ اسی طرح بکثرت آیات واحادیث سے یہ حقیقت واضح ہے کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کی نگاہوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں رکھا ۔ دوری اور نزدیکی کا سوال اٹھا دیا اور انہیں پوری کائنات کا شاہد بنایا کہ فرش سے عرش تک اور مشرق سے مغرب تک سب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا ۔ اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انبٹھوی صاحب (المتوفی ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء) نے اس سلسلے میں اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ یوں بیان کیا ہے :

۱ ۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ۔" (براہین قاطعہ ، مطبوعہ دیوبند ، ص ۵۵) حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے تو یوں فرمایا تھا :۔ ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ (مدارج النبوۃ ، مطبوعہ نولکشور جلد اوّل ، ص ۹) یعنی اس جگہ یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں ، نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پرے کیا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی — اسی شبہ کے متعلق مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء) یوں فرماتے ہیں ۔ حَدِيْثُ مَا اَعْلَمُ مَا خَلْفَ جِدَارِیْ هٰذَا قَالَ الشَّفَلَادِی لَا اَصْلَ لَهٗ ۔ (موضوعات کبیر ، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ، ص ۴۰) —

قارئینِ کرام حیران ہوں گے کہ محبوبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں کا عالم بیان کرنے والی تمام آیتوں اور حدیثوں سے دیوبندی حضرات کے اتنے بڑے مولوی نے آنکھیں بند کرکے ایک بے سند و بے اصل شبہ کو ان کے خلاف اپنی دلیل کیوں بنایا ؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ بغضِ رسول کی آگ جن کے دلوں میں بھڑکتی ہو وہ حضور کے اتنے کمالات کا اقرار بھی نہیں کرنے دیتی جتنے ایک ولی کو حاصل ہوتے ہیں ۔ جنہیں خارجیت کی یہ بیماری لگ جاتی ہے وہ خصائصِ مصطفیٰ سے خار کھاتے ہوئے اس درجہ گستاخی پر اتر آتے ہیں کہ روحِ انسانی کانپ اٹھتی ہے ۔ مولوی خلیل احمد صاحب انبٹھوی نے جس مقصد کی خاطر شانِ مصطفیٰ کے تمام نصوص سے آنکھیں بند کرکے محض ایک بے سند و بے اصل عبارت کا سہارا لیا ان کا وہ دلی آزار مقصد ان کی مندرجہ ذیل

www.sirat-e-mustaqeem.com



عبارتوں سے واضح ہے۔"

۲ :۔ ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعتِ علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳ :۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ، ص ۵۵)

۴ :۔ ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ، ص ۵۶)

۵ :۔ ان اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہوگا۔ اگر اپنے فخرِ عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرما دے ممکن ہے۔ مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نقل سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے (براہین قاطعہ، ص۵۶)

صفحہ ۵۵ پر محیط زمین کا علم حضور کے لیے ثابت کرنا ایسا شرک ٹھہرایا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ اس آخری عبارت میں محیط زمین کا علم اگر اولیاء سے لاکھ گنا حضور کو عطا فرما دیا جائے تو ممکن قرار دے دیا۔ گویا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو اپنا شریک ٹھہرا لے۔ نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھیے کہ محیط زمین کا علم انبیٹھوی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لیے مان لیا اور وہ بھی نصوص سے ثابت۔ حضرات اولیاء اللہ کے لیے از راہ کشف مان لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک ہی قرار دیا۔ گویا ان سب کو اللہ تعالے نے برضا و رغبت اپنا شریک ٹھہرا رکھا ہے، شریک تو صرف حضور کو ٹھہرانا منظور نہیں۔ اب قارئین ذرا بانی مدرسہ دیوبند یعنی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) کی چار عبارتیں ملاحظہ فرما لیں۔ انہوں نے لکھا ہے:"

۶ :۔ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے اموصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا (تحذیر الناس ص ۴)

۷ :۔ سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)

۸ :۔ اس ارشاد سے ہر خاص و عام کو یہ بات واضح ہے کہ علوم اوّلین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور۔ پر بایں ہمہ قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ صلعم اور انبیاء باقی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہو کہ سمع و بصر اگر مدرک عالم ہیں تو بالعرض ہیں ورنہ مدرک حقیقی اور عالم تحقیقی وہ عقل اور نفس ناطقہ ہی ہے۔ اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلعم ہیں۔ اور انبیاء باقی اور اولیاء و علماء

www.sirat-e-mustaqeem.com



گزشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں (تحذیر الناس، ص ۵)

۹:- حضرت جنید کے ایک مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس، ص ۴۴)

موجودہ علمائے دیوبند سے گزارش ہے کہ انبیٹھوی صاحب کے مذکورہ سراسر غیر اسلامی عقیدے کا قرآن و حدیث کے مطابق ثابت ہو جانا تو ناممکن ہے۔ لیکن آپ حضرات سے اگر ممکن ہو تو عقیدے کو ذرا اپنے امام ربانی کے رفیق جانی یعنی نانوتوی صاحب آنجہانی کی مذکورہ چاروں عبارتوں کے مطابق ہی ثابت کر دکھائے۔ ورنہ :-

قریب ہے یار روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر،
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا،

**ثانیا:**- ارشادِ گرامی کا دوسرا جملہ أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ۔ یعنی مجھے سرخ و سفید دونوں خزانے عطا فرما دیے گئے ہیں۔ نیز زبان رسالت ہے " وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ -- یعنی یہ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ (بخاری شریف مترجم جلد سوم، ص ۶۸۴ اور ص ۸۳۵) یعنی حقیقی مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ساری زمین کا اور کوئی مالک نہیں۔ سارے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے آپ مالک بنا دیئے گئے بلکہ فرما دیا اب اس حقیقت کے خلاف یہ دل آزار عبارت دیکھیے "

۱۰ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویتہ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور ص ۸۲) عقیدے کی بات کو تھوڑی دیر کے لیے ایک طرف رکھتے ہوئے ذرا عبارت کے تیور بغور دیکھ کر سوچیے کیا ذرا بھی یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی امتی اپنے نبی کے متعلق اظہارِ خیال کر رہا ہے؟ کیا یہ انداز بیان سو فیصد بغض و عناد پر دلالت نہیں کرتا! ارے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو!

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ آید جنید و بایزید ایں جا ر

**ثالثاً:**- فرمانِ رسالت ہے " إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔ " اور میں اپنی امت کے لیے گمراہ گر علماء سے ڈرتا ہوں۔ واقعی جب گندم نما جو فروشوں کو دیکھا ہو گا تو محسوس ہوا ہو گا کہ امت کو سب سے زیادہ نقصان وہی علماء پہنچائیں گے جو رہنمائی کے لباس میں رہزنی کریں گے۔ یہ ایسے ہی علماء کا تو کرشمہ ہے کہ مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا ڈالے اور مسلمان کہلانے والوں کو آپس میں بھڑا رکھا ہے "

www.sirat-e-mustaqeem.com



**رابعاً:۔** ارشادِ نبوی ہے۔

یعنی عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا جب کہ میں سب نبیوں سے آخری ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ کے آخری نبی ہونے پر بکثرت آیات و احادیث دلالت کر رہی ہیں لیکن ان کے بالمقابل ذرا یہ منطق بھی ملاحظہ ہو۔

**۱۱:۔** سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس، ص ۳)

**۱۲:۔** ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایانِ شانِ محمدی صلعم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی (تحذیر الناس، مطبوعہ لاہور، ص ۹)

**۱۳:۔** غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس، ص ۱۵)

**۱۴:۔** ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس، ص ۳۲)

**۱۵:۔** باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانیے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہِ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی نفسہ۔ اپنا یہ وطیرہ نہیں۔ نقصانِ شان اور چیز ہے اور خطا و نسیان اور چیز اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا۔ (ص ۳۴)

نانوتوی صاحب نے بتایا کہ خاتمیت کے صحیح معنی تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذہن بھی نہیں پہنچا تھا اور ٹھکانے کی بات نانوتوی صاحب نے بتائی ہے۔ یہ دین کو کھلونا بنانے اور شریعت کا اپریشن کرنے کی المناک مثال نہیں تو اور کیا ہے۔

**خامساً:۔** فرمانِ رسالت ہے۔ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى قیامت تک علمائے حق کی ایک جماعت کے غالب رہنے کی یہ بشارت صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۲۸ ۔ جلد دوم، ص ۴۷۲ جلد سوم، ص ۲۲۸ اور ص ۸۸۵ پر بھی موجود ہے۔ الحمد للہ کہ حق کے وہ علمبردار تو بہت ہی عظیم الشان ہوتے ہیں بفضلہ تعالیٰ باطل پرستوں کے بڑے بڑے سرغنے بھی ربانی علماء کے خدام اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



کا منظر سامنے

نعلین بردار دل کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے بلکہ آجاتا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

محمد بن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد یا جدا ابن عوف، ضمضم، شریح، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچالیا ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے بددعا کرے کہ تم سارے ہلاک ہوجاؤ۔ دوسرے یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ تم گمراہی پر متفق نہیں ہوگے۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ بِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، ربعی بن حراش، براء بن ناجیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ سال تک چلتی رہے گی۔ اگر یہ ہلاک ہوتے تو ہلاکت کے راستے سے ہوں گے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہے تو ستر ۷۰ سال تک قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے ہوئے سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے وقت سے۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زمانہ نزدیک ہو جائے گا، علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوجائیں گے، بخل (دلوں میں) ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پارہ — ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

## باب ۲۹۔ النَّهْيُ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ۔ فساد کی کوشش نہ کی جائے

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَعْمَدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ۔

مسلم بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب ایسا فتنہ وفساد ہوگا جس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؛ فرمایا کہ جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اُن کے ساتھ معروف رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اُن میں معروف رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اُس میں مشغول رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ فرمایا تو اپنی تلوار لے کر اُس کی دھار پتھر پر مارے۔ پھر کوشش کر کے اُن (آپس میں لڑنے والے مسلمانوں) سے بچ نکلے۔

ف:۔ جب مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیل جائے اور مسلمان آپس میں دست وگریباں ہو رہے ہوں تو اُس وقت فسادات سے حتی الامکان دُور رہنا چاہیئے۔ فریقین میں سے کسی کی موافقت یا مخالفت نہ کرے بلکہ گوشۂ عافیت تلاش کر کے اپنے گھر میں یوں پڑ رہے جیسے گھر کے اندر دوسری چیزیں پڑی رہتی ہیں۔ اُس وقت مردانگی اور عافیت اسی میں ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

حسین بن عبدالرحمٰن اشجعی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِس حدیث کے راوی (حضرت سعد) نے فرمایا:۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم! اگر ایسا آدمی (مفسد) مجھے قتل کرنے کے لیے میرے گھر میں گھسے تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم حضرت آدم کے بیٹے کی طرح نیکی کرنا۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي الْآيَةَ۔

یزید بن خالد رملی نے یہ آیت پڑھی :- اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو تمہیں قتل کرنے کے لیے میں اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں (۲۸ : ۵)۔

ف :- فتنہ و فساد سے حتی الامکان دور رہنے کے باوجود اگر کسی طرح فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو کوشش یہی ہونی چاہیے کہ مظلوم بننا پسند کرے لیکن ظلم کا دھبہ اپنے اوپر نہ لگنے دے کیونکہ صبر کے ساتھ ظلم و ستم کو سہنا گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا لیکن ظلم جہنم میں لے جائے گا۔ واللہ تعالٰے اعلم

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبِي نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

عمرو بن عثمان، اُن کے والدِ ماجد، شہاب بن حراش، قاسم بن غزوان، اسحاق بن راشد جزری، سالم، عمرو بن وابصہ اسدی، اُن کے والد وابصہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ پس حدیث ابو بکرہ کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے فرمایا :- اُس میں لڑنے والے سب جہنمی ہیں۔ اسی میں کہا۔ میں (وابصہ) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابن مسعود ! ایسا کب ہوگا ؟ فرمایا کہ اُن دنوں میں قتل و قتال ہوگا، اس درجہ کہ آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بے خوف نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں اُس زمانے کو پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے پڑے رہنا جیسے تمہارے گھر میں کمبل پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو میرے دل میں یہی خطرہ واقع ہوا تو میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي

ہزیل نے حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا :- قیامت سے پہلے اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنے ہوں گے۔ اُن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اس کے دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ۔

چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار کر توڑ لینا۔ اگر کوئی مفسد تم میں سے کسی کے گھر میں آ داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هٰذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أَرَى هٰذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبْرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةُ قَالُوا سُمَيْرَةُ هٰذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو ایک سر دیکھا جو لٹکایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس کا قاتل بدبخت ہے۔ جب گزر گئے تو فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس نے بدبختی خریدی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے کسی امتی کو قتل کرنے کے لیے اس کے پاس جائے تو قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری، عون نے عبدالرحمٰن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اسے لیث بن ابو سلیم، عون نے عبدالرحمٰن بن سمیرہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حسن بن علی نے کہا کہ ابو الولید نے اس حدیث کو ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میری کتاب میں وہ ابن سبرہ ہے جبکہ بعض لوگوں نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔ یہ ابو الولید کا کلام ہے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ لوگوں کو موت گھیرے گی اور قبر والا گھر بھی اس وقت ایک غلام کے عوض ملے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانیں یا جو میرے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمَيِّتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَأَضَعُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

اللہ اور اُس کا رسول فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تعمیلِ ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم احجار الزیت نامی مقام کو خون سے بھرا ہوا دیکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول جو میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ اپنے اہل و عیال میں چلے جانا تمہارے لیے مزیدی ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار لے کر اُسے اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں۔ فرمایا کہ پھر تو لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں ٹکے رہنا۔ میں نے عرض کی کہ اگر کوئی مفسد میرے گھر میں مجھ پر آ چڑھے؟ فرمایا کہ اگر تمہیں تلوار کی چمک ڈرائے تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لینا تاکہ وہ تمہارے اور اپنے گناہوں کو سمیٹ لے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن زید کے سوا اس حدیث میں مشعث کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالُوا كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔

ابوکبشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے سامنے اندھیری رات کے حصوں جیسا فتنہ ہے۔ اس میں صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہو جائے گا نیز شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھنے والا اس میں کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اُس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھریلو کمبلوں کی طرح ہو جانا۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ

ابراہیم بن حسن مصیصی، حجاج بن محمد، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، اُن کے والد ماجد، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

ہوئے سنا کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا۔ جس نے ناچار پھنس جانے پر صبر کیا تو وہ قابلِ ستائش ہے۔

## باب ۲۹۹ فِي كَفِّ اللِّسَانِ۔

## زبان کو روکے رکھنے کا بیان

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابو عمران، عبدالرحمٰن بن بیلمانی، عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک جائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وُقُوعِ السَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ۔

زیاد نامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایک فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیر لے گا۔ جو اس میں مارے جائیں گے وہ جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے بڑھ کر فتنہ انگیزی ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری، لیث، طاؤس نے اعجم سے (یعنی مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

ف:۔ جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں ٹکرا رہے ہوں یا ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی تیاری میں مشغول ہوں تو ایسے وقت کسی کی حمایت یا مخالفت میں زبان کھولنا اس کی حمایت یا مخالفت میں تلوار چلانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فساد کے مواقع پر حتی الامکان زبان کو قابو میں رکھنا اور بیان بازی سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے وقت کے چند الفاظ حالات کو خراب سے خراب تر اور سنگین کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيْمِينُ كُوشْ۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع نے عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ زیاد کے کان سفید تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۳: الرُّخْصَةِ فِي التَّبَدِّي فِي الْفِتْنَةِ۔

فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت

۸۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جنھیں چراتا ہوا وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر پھرے گا۔ اپنے دین کو بچانے کی خاطر آبادیوں سے بھاگ گیا ہو گا۔

ف:۔ فتنہ و فساد کے وقت اپنی گزر اوقات کا معمولی سا ذریعہ پیدا کر کے جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہنا گویا گوشۂ عافیت میں پناہ لینا ہے۔ فتنوں کے وقت نہ کسی کا مال و جان محفوظ رہتا ہے اور نہ دین و ایمان۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر کوئی پناہ گاہ تلاش کرے اور کچھ بھی نہ بچا سکے تو کم از کم فتنہ پروروں سے اپنا دین بچا لے۔ افسوس! برٹش گورنمنٹ کے پُرفتن دَور سے آج تک بڑے پُراسرار فتنے اٹھائے گئے، کتنے ہی دین و ایمان کے رہزنوں کے سروں پر تاجِ رہنمائی سجائے گئے، جن کے حقیقی خدوخال کو عوام الناس دیکھ نہ سکے۔ ظاہری تقدس پر فریفتہ ہو کر ہزاروں اور لاکھوں مسلمان اپنے دین و ایمان کا بیڑہ غرق کر بیٹھے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو فتنہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے اور صراطِ مستقیم پر استقامت نصیب فرمائے، آمین

باب ۳۰۱: النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ۔

فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت

۸۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں لڑائی میں شامل ہونے کی غرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اُس نے بھی اپنے ساتھی (قاتل) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ایوب نے حسن سے اپنی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر اسے معناً روایت کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۳۰۲ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ.

۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۸۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ

## مومن کو قتل کرنے کا گناہ

خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ غزوۂ قسطنطنیہ کے وقت ہم ذلقیہ نامی مقام پر تھے کہ فلسطین والوں میں سے ایک شخص آیا جو وہاں کے شرفاء اور معززین سے تھا۔ لوگ اُس کے مقام سے واقف تھے اور اُسے ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی کہا جاتا تھا۔ اُس نے عبداللہ بن ابوزکریا کو سلام کیا اور وہ ان کا مرتبہ شناس تھا۔ خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابوزکریا، ام درداء، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے ماسوائے اُس کے جو شرک کی حالت میں مرا یا جس مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ــــ ہانی بن کلثوم کا بیان ہے کہ محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور اس قتل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا ــــ خالد کا بیان ہے کہ ابن ابوزکریا نے حضرت ابودرداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن ہمیشہ صالح اور سبکدوش رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو بوجھل اور سست ہو جاتا ہے اور حدیث بیان کی ہانی بن کلثوم، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

عبدالرحمٰن بن عمرو، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا کوئی دوسرا، خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے فرمانِ رسالت اِغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ کے متعلق دریافت کیا تو بتایا کہ یہ اُن کے متعلق فرمایا ہے جو فساد کے وقت لڑتے ہیں۔ پس ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے اور سمجھ بیٹھے کہ اس نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَحَدُهُمْ فَيَرٰى اَنَّهٗ عَلٰى هُدًى فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى يَعْنِيْ مِنْ ذٰلِكَ۔

درست کیا ہے لہٰذا اللہ تعالےٰ سے اس کرتوت پر استغفار نہ کرے۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَمَّادٌ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَقُوْلُ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا بَعْدَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ۔

مجاہد بن عوف نے خارجہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس جگہ پر فرماتے ہوئے سنا کہ آیت :۔ اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا (۴: ۹۳) یہ سورہ الفرقان کی آیت :۔ وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) کے چھ ماہ بعد نازل فرمائی گئی تھی۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُوْا اَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهٰذِهٖ لِاُولٰٓئِكَ قَالَ فَاَمَّا الَّتِيْ فِي النِّسَآءِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ الْاٰيَةَ قَالَ الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَّدِمَ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب سورۃ الفرقان کی آیت :۔ وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پوجا نہیں کرتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) تو مکہ مکرمہ کے مشرکوں نے کہا:۔ ہم نے اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی ہے اور بے حیائی کے کام کیے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالےٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے (۲۵: ۷۰) یہ انہیں کے متعلق ہے۔ فرمایا کہ سورۃ النساء کی آیت :۔ اور جو کسی صاحبِ ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (۴: ۹۳) یہ اس مسلمان کے متعلق ہے جو حکمِ اسلام کو جانتے ہوئے کسی صاحبِ ایمان کو دانستہ قتل کرے تو وہ جہنمی ہے اور اس کی توبہ نہیں ہے۔ میں نے مجاہد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا:۔ مگر جو نادم ہوا۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے اَلَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ کے متعلق فرمایا کہ وہ مشرکین ہیں۔ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ اَهْلُ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ۔

مسلمان کے متعلق حکم نازل فرمایا:۔ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے (۵۳:۳۹)۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مغیرہ بن نعمان نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا:۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا والے حکم کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَآؤُهٗ فَاِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ۔

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے ارشادِ ربانی:۔ "اور جو کسی صاحبِ ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کا بدلہ جہنم ہے"۔ کے متعلق روایت کی کہ اگر اللہ تعالٰے چاہے تو اُس کے اس فعل سے درگزر فرمائے گا۔

## باب ۳۰۳۔ مَا يُرْجٰى فِي الْقَتْلِ۔

## قتل ہو جانے کے بعد اُمیدِ مغفرت

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ اَمْرَهَا فَقُلْنَا اَوْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِنْ اَدْرَكَتْنَا هٰذِهٖ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيْدٌ فَرَاَيْتُ اِخْوَانِيْ قُتِلُوْا۔

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا:۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اُس کی شدت بیان فرمائی۔ ہم یا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ ہماری موجودگی میں آیا تو ہمیں ہلاک کر ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا قتل ہو جانا ہی تمہیں کفایت کرے گا۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل کر دیے گئے تھے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَعَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الْفِتَنِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، کثیر بن ہشام مسعودی، سعید بن ابو بردہ، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اُمت ایسی ہے جس پر رحم فرمایا گیا ہے۔ اس کے لیے آخرت کا عذاب نہیں ہے اور دنیا میں اس کے لیے عذاب فتنوں زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔ کتاب الفتن ختم ہو گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# أوّل كتاب المهدي

٨٧٦۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا مروان بن معاوية عن إسمٰعيل يعني ابن أبي خالد عن أبيه عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال هذا الدين قائمًا حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الأمة فسمعت كلامًا من النبي صلى الله عليه وسلم لم أفهمه فقلت لأبي ما يقول قال كلهم من قريش۔

٨٧٧۔ حدثنا موسى بن إسمٰعيل نا وهيب نا داؤد عن عامر عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال هذا الدين عزيزًا إلى اثني عشر خليفة قال فكبّر الناس وضجّوا ثم قال كلمة خفية قلت لأبي يا أبت ما قال قال كلهم من قريش۔

٨٧٨۔ حدثنا ابن نفيل نا زهير نا زياد بن خيثمة نا الأسود بن سعيد الهمداني عن جابر بن سمرة بهذا الحديث زاد فلما رجع إلى منزله أتته قريش فقالوا ثم يكون ماذا قال ثم يكون الهرج۔

٨٧٩۔ حدثنا مسدد أن عمر بن عبيد حدثهم ح وحدثنا محمد بن العلاء نا أبو بكر يعني ابن عياش ح وحدثنا مسدد قال نا يحيى عن سفيان ح وحدثنا أحمد بن إبراهيم قال نا عبيد الله بن موسى أخبرنا زائدة ح وحدثنا أحمد بن إبراهيم قال حدثني عبيد الله بن موسى عن فطر المعنى كلهم عن عاصم

## حضرت امام مہدی کا بیان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر اُمت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کچھ مزید سُنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والدِ محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انھوں نے فرمانِ رسالت بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ یہ دین بارہ خلفا تک برابر غالب رہے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تکبیر کہی اور خوب زور لگایا۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والدِ ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اباجان! حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔ جب آپ کاشانہ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضرِ بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوئے:۔ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر قتل و قتال ہوگا۔

مسدد، عمر بن عبید — محمد بن العلاء، ابوبکر ابن العیاش۔ مسدد، یحیٰی، سفیان — احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن موسیٰ، زائدہ — احمد بن ابراہیم، عُبیداللہ بن موسیٰ، فطر، عاصم زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر دنیا کی زندگی کا ایک روز بھی باقی رہ گیا۔ زائدہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰے اُسے لمبا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہلِ بیت

www.sirat-e-mustaqeem.com



عن زر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوم قال زائدة لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي زاد في حديث فطر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمر وأبي بكر بمعنى سفيان۔

سے ایک آدمی کو اُٹھائے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور اُس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔ فطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ حدیث سفیان میں فرمایا کہ نہیں جائے گی یا دنیا ختم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے اور میرا ہم نام ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر بن عبید اور ابوبکر بن عیاش کے الفاظ بھی معناً سفیان جیسے ہیں۔

۸۸۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملؤها عدلا كما ملئت جورا۔

ابوطفیل نے حضرت علی کرم اللہ تعالٰے وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ اللہ تعالٰے ایک ایسے فرد کو کھڑا کرے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔

۸۸۱۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثني عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المليح الحسن بن عمر عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من عترتي من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا المليح يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا۔

احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جعفر رقی، ابوالملیح حسن ابن عمر، زیاد بن بیان، علی بن نفیل، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابوالملیح کو علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۲۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمران القطان عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:- مہدی مجھ سے ہوں گے جو کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے

أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ.

یوں بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ.

صالح بن خلیل کے ایک دوست سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا:۔ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا تو اہلِ مدینہ سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی طرف بھاگے گا تو اہلِ مکہ سے کچھ لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور اُسے امامت کے لیے نکالیں گے جبکہ وہ ناخوش ہوگا۔ پس حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ شام سے اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے جتھے حاضر ہو کر بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالٰی قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھانجا ہوگا۔ وہ ایک لشکر بھیجے گا جس پر مہدی فتح پائیں گے۔ بنی کلب کی فوج یہی ہوگی۔ اُس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مالِ غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پس مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت رائج کر دی جائے گی۔ اسلام اپنے پنجے زمین میں گاڑ دے گا۔ پس وہ سات سال رہنے کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہشام سے بعض نے نو سال اور بعض نے سات سال روایت کیے ہیں۔

ف:۔ احادیثِ مطہرہ کے مطابق امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ اہلِ سنت وجماعت کے بہت بڑے بزرگ اور خروجِ دجال کے وقت امتِ محمدیہ کی تمناؤں اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔ روافض نے اُن کے متعلق جو مضحکہ خیز پروپگنڈا کیا ہوا ہے کہ وہ فلاں صدی کے فلاں سن میں پیدا ہوئے تھے، فلاں کارنامے انجام دینے کے بعد مسلمانوں سے ناراض ہو کر غار سر من رائے میں چھپے ہوئے ہیں اور قیامت کے نزدیک ظہور فرمائیں گے۔ یہ من گھڑت اور فرضی قصہ ہے۔ اسی طرح سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) کے متعلق امام مہدی ہونے کے دعاوی کیے گئے اور موصوف

www.sirat-e-mustaqeem.com



کے دستِ راست یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے انہیں جو صراطِ مستقیم کتاب میں صاحب وحی و عصمت بتایا اور الہامات کے نام سے جو بے بنیاد اور مضحکہ خیز بیانات سپردِ قلم کیے وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے ساحرینِ فرنگ کی شعبدہ بازی تھی۔ جب یہ برطانوی منصوبہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو گیا تو چند متبعین نے وہاں اپنا کاروباری مرکز قائم کر لیا اور اپنے کاروبار کو چلانے نیز فرضی الہامات کی روشنی میں سید صاحب کو سچا دکھانے کی غرض سے ان کی غیبوبت کا مسئلہ روافض کی طرح گھڑ لیا۔ بلکہ بعض حضرات نے تو سید صاحب سے ملاقات اور کلام کرنے کے فرضی قصے بھی گھڑے اور انہیں کتابی شکل دکھا دی۔ یہ محض شیطانی چکر ہیں جن کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ہاں امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ خروجِ دجال سے کچھ عرصہ پہلے پیدا ہوں گے۔ وقت آنے پر وقت کے ابدال و اقطاب انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ احادیثِ مطہرہ میں ان کے کارناموں کی تفاصیل آئی ہیں اور فضائل و کمالات وارد ہوئے ہیں۔

۸۸۴- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ۔

ہمام نے قتادہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نو سال کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معاذ کے سوا اور حضرات نے بھی ہشام سے نو سال روایت کیے ہیں۔

۸۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا اَبُو الْعَوَّامِ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ اَتَمُّ۔

ابن المثنیٰ، عمرو بن عاصم، ابوالعوام، قتادہ، ابوخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ سابقہ یعنی معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے

۸۸۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَحُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لشکر کے دھنس جانے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو جبراً اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اس کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ ان کے ساتھ ہی دھنس جائے گا لیکن قیامت کے روز اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہارون بن مغیرہ، عمرو بن ابو قیس، شعیب بن خالد، ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا:۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو نامزد فرمایا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ ابْنُ حَرَّاثٍ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ۔

آخِرُ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ

اسم گرامی پر ہوگا۔ وہ تخلیق میں نہیں بلکہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا۔ پھر زمین کو انصاف سے بھر دینے کا ذکر فرمایا۔ ہارون، عمرو بن ابو قیس، مطرف بن طریف، ابحسن، ہلال بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ورا والنہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث بن حراث کہا جائے گا۔ اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا، جو آلِ محمد کو تسلط یا پناہ دے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔ کتاب المہدی ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# أَوَّلُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

# جنگوں کا بیان

## بَابُ ۳۰ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ۔

## سو سالہ عرصے کا بیان

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا ابْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، سراحیل بن یزید معافری، ابو علقمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالٰے اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو درست کر دیا کرے گا۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالرحمٰن نے ابن شریح اسکندرانی سے اور تجاوز نہیں کیا شراحیل سے آگے۔

ف:۔ اللہ تعالٰے نے اپنی حکمتِ کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ نظام قائم فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایک ایسے بندے کو ضرور کھڑا کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خدا داد صلاحیتوں کے لحاظ سے نبی کا نائب اور مظہرِ اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں دین کے چہرے پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاحِ شرع میں مجدد کہتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ میں پیوند کاری اور جمع و تفریق کرنے والے خواہ کتنے ہی افراد ہوں۔ خواہ وہ علم و فضل کے کتنے ہی بلند بانگ دعاوی کر رہے ہوں، خواہ مسلمانوں کے کتنے ہی افراد انہیں آسمانِ علم کے شمس و قمر اور فخرِ غزالی و رازی ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں لیکن مجدد کے سامنے اُن کے تمام مزعومہ دلائل تارِ عنکبوت کی طرح کمزور ثابت ہو کر ٹوٹتے چلے جاتے ہیں۔ وہ چونکہ حق و صداقت کا علمبردار اور دینِ برحق کا بے باک ترجمان ہوتا ہے۔ اس لیے وہ مسلمانوں کی برحق جماعت اور ناجی گروہ میں ہی ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی صحیح ترین تصویر یعنی مذہب اہلسنت و جماعت کا اپنے دور میں محافظ و علمبردار ہوتا ہے اور یہی وہ سرمایۂ ملت ہے جس کی حفاظت کے لیے ہر صدی میں مجدد بھیجے جاتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام جماعتیں اور فرقے گمراہ ہیں جنہوں نے مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں۔ لہٰذا اہلسنت و جماعت کے علاوہ گمراہ گروں میں جس طرح آج تک نہ کوئی ولی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اسی طرح اُن کی کسی جماعت میں نہ آج تک کوئی مجدد ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کے علاوہ مسلمانوں کا ہر فرقہ گمراہ، بدعتی اور اسلام کا بدخواہ ہے کیونکہ ایک جانب، وہ اسلام میں بعض غلط عقائد و نظریات کو شامل کرتا اور بعض اسلامی عقائد و نظریات کو خلافِ اسلام ٹھہراتا ہے تو دوسری جانب مسلمانوں کی اصلی جماعت سے نکل کر اپنا علیحدہ فرقہ اور گروہ بنا کر مسلمانوں کی مجموعی طاقت کو گھٹاتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ جملہ فرقِ باطلہ اپنے علم و فضل اور صداقت و حقانیت کے تمام تر دعاوی کے باوجود وقت آنے پر ہمیشہ ہمیشہ دشمنانِ اسلام کے آلہ کار اور سچے مسلمانوں کے لیے مارِ آستین ہی ثابت ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت سے آج تک کے ہر اہم واقعے کی گہرائی میں جھانک کر دیکھا جائے تو ہر واقعے کی تہہ میں اسلام کے انہیں گندم نما جو فروش شعبدہ بازوں

اور علمبرداروں کے منحوس چہرے نظر آئیں گے۔ دریں حالات مجدد بھلا ان گمراہ گروں میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے جبکہ وہ تو ایسے ہی نام نہاد رہنماؤں کی کارگزاریوں کو زیرِ زمین دفن کرنے کے لیے آتا ہے۔ اب ہم گزشتہ چودہ صدیوں کے مجددین کی اجمالی فہرست پیش کرتے ہیں۔

پہلی صدی:۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ (المتوفی سنہ ۱۰۱ھ / سنہ ۷۱۹ء)

دوسری صدی:۔ (۱) امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ / سنہ ۸۱۹ء)

(۲) امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ / سنہ ۸۱۹ء)

تیسری صدی:۔ (۱) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۳۳۰ھ / سنہ ۹۴۱ء)

(۲) امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۳۳۳ھ / سنہ ۹۴۴ء)

(۳) امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۳۱۰ھ / سنہ ۹۲۳ء)

(۴) امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۳۲۱ھ / سنہ ۹۳۳ء)

چوتھی صدی:۔ امام ابوحامد الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۴۷۱ھ / سنہ ۱۰۸۰ء)

پانچویں صدی:۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۵۰۵ھ / سنہ ۱۱۱۱ء)

چھٹی صدی:۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۶۰۶ھ / سنہ ۱۲۰۸ء)

ساتویں صدی:۔ امام تقی الدین ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۷۰۲ھ / سنہ ۱۳۰۲ء)

آٹھویں صدی:۔ (۱) حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۸۰۶ھ / سنہ ۱۴۰۲ء)

(۲) امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۸۰۵ھ / سنہ ۱۴۰۲ء)

(۳) امام شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۸۳۳ھ / سنہ ۱۴۲۸ء)

نویں صدی:۔ (۱) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۹۱۱ھ / سنہ ۱۵۰۵ء)

(۲) امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۹۰۲ھ / سنہ ۱۴۹۶ء)

دسویں صدی:۔ محدثِ کبیر علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ / سنہ ۱۶۰۶ء)

(۲) علامہ شمس الدین بن شہاب رملی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ھ / سنہ ء)

گیارھویں صدی:۔ (۱) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۰۳۴ھ / سنہ ۱۶۲۴ء)

آپ نہ صرف گیارھویں صدی بلکہ دوسرے ہزار سالہ دور کے بھی مجدد ہیں۔ اس امتیاز کے باعث اگر آپ کو مجدد اعظم کہا جائے تو بجا ہے۔

(۲) خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ / سنہ ۱۶۴۲ء)

بارھویں صدی:۔ (۱) سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۱۱۸ھ / سنہ ۱۷۰۶ء)

(۲) امام محمد عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۱۲۲ھ / سنہ ۱۷۱۰ء)

(۳) امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۱۴۳ھ / سنہ ۱۷۳۱ء)

تیرھویں صدی:۔ (۱) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ / سنہ ۱۸۲۴ء)

www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



(۲) شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء)

(۳) علامہ سید محمد امین بن عمر عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء)

چودھویں صدی کی :- (۱) امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

(۲) محقق دوران، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء)

ہم نے اس فہرست میں صرف اُن حضرات کا نام پیش کیا ہے جن کے مجدد ہونے پر اکثر بزرگوں کا اتفاق ہے۔ یہ مدنظر رہے کہ اسلام کی قوتِ علیہ (علمائے کرام) ہو یا قوتِ دفاعیہ (سلاطین عظام) سب کی سرپرست قوتِ روحانیہ ہوتی ہے یعنی حضرات اولیاء اللہ۔ ملیت اسلامیہ کے اندر اولیاء اللہ کا وجود اُسی طرح ہے جیسے جسم کے اندر روح۔ اسی لیے بڑے سے بڑے ہر عالمِ دین نے آج تک یہی کہا ہے اور قیامت تک باآوازِ بلند یہی کہتے رہیں گے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم ۔۔۔ تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

## باب ۳۰۵ مَا يَكُونُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّوْمِ۔

### رومی معرکوں کا بیان

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَابْنُ أَبِيْ زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِيْ مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتَّى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ۔

نفیلی، عیسیٰ بن یونس اوزاعی حسان بن عطیہ کا بیان ہے کہ مکحول اور ابن ابوزکریا دونوں خالد بن معدان کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی اُن کے ساتھ چل پڑا۔ جُبیر بن نُفیر نے کہا کہ ہمارے ساتھ حضرت ذی مخبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس چلیے جو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی ہیں۔ ہم حاضر ہوگئے تو جُبیر نے صلح کے متعلق دریافت کیا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کروگے امن کے ساتھ نیز تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے لڑوگے۔ پس تم فتح اور مالِ غنیمت پاکر سلامت رہوگے۔ پس لوٹتے وقت ایک ٹیلے والے میدان میں اُتروگے۔ پس نصاریٰ میں سے ایک شخص صلیب اٹھاکر کہے گا کہ صلیب غالب ہوگئی۔ پس مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آجائے گا اور وہ اُسے دھکا دے گا۔ اس پر رومی عہد شکنی کرکے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اپنی فوجوں کو جمع کرلیں گے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ قَالَ نَا أَبُوْ عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ وَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ

ابوعمرو نے حسان بن عطیہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں یہ بھی کہا :- مسلمان جلدی سے اپنے ہتھیاروں کو سنبھالیں گے اور لڑنے لگیں گے۔ پس اللہ تعالےٰ اس جماعت کو شہادت کے باعث فتح سے سرفراز فرمائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى۔

## باب ۳۰۶ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

## باب ۳۰۶ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ولید نے اس حدیث کو یوں بیان کیا ہے کہ جبیرؓ، حضرت ذی مخبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح اور یحییٰ بن حمزہ اور بشر بن بکر نے اوزاعی سے عیسیٰ بن یونس کی طرح۔

## لڑائی جھگڑوں کی نشانیاں

عباس عنبری، ہاشم بن قاسم عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، اُن کے والدِ ماجد، مکحول، جبیر بن نفیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔ پھر اپنا دستِ مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پر مار کر فرمایا:- یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم بیٹھے ہو یعنی حضرت معاذ بن جبل کا وہاں ہونا یا بیٹھنا۔

## لڑائی جھگڑوں کا تواتر

عبداللہ بن محمد نفیلی، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابو مریم، ولید بن سفیان غسانی، یزید بن قطیب سکونی، ابوبحریہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- بڑا فتنہ، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں کام سات مہینوں کے اندر اندر ہو جائیں گے۔

ابن ابو بلال نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- فتنۂ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى۔

ہے اور ساتویں سال میں دجال ملعون نکلے گا ۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث عیسیٰ کی نسبت یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ۔

## بَابٌ۳۰: فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

### مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ نَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

ابو عبد السلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :۔ قریب ہے کہ دیگر اقوام تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ایسا اُن دنوں ہماری قلّت کے باعث ہوگا ؟ فرمایا بلکہ اُن دنوں تم اکثریت میں ہو گے لیکن ایسے بیکار ہوگے جیسے سمندر کی جھاگ ۔ اللہ تعالے تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے رعب کو نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا ۔ سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! بزدلی کیا ہے ؟ فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا ۔

ف :۔ آج ہماری حالت بالکل وہی ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنی قیامت تک کے واقعات کو دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھ کر دی ۔ ہم اس وقت دنیا میں اسّی کروڑ یا ایک ارب ہیں لیکن اپنی بے سمجھی اور بدتمیزی سے کافروں کے شکنجے میں مجبور و معذور ہوئے پڑے ہیں ۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں نے اپنی دنیا سنوارنے اور آرام و راحت سے زندگی گزارنے کی خاطر اپنا سب کچھ غیر مسلموں کے سپرد کیا ہوا ہے جس کے باعث ساری ملّت اسلامیہ بظاہر مجبور محض ہو کر رہ گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سربراہوں کو اسلام کی محبت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کے جذبات عطا فرمائے تاکہ مسلمانوں کو اُن کا کھویا ہوا مقام پھر حاصل ہو جائے ۔

ہاں دکھا دے یا الٰہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

## بَابٌ۳۰: فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ۔

### جھگڑوں کے وقت قیام گاہ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ نَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ

جبیر بن نفیر نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :۔ لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے جو اُس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور شام کے شہروں میں وہ بہترین

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ.

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلاَحِ.

شہر ہے — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب ابن حازم، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :- قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحد سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔

۸۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلاَحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

## بَابُ ۳۰۹ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَلاَحِمِ.

## جنگوں سے فتنے پیدا ہونا

۸۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا.

عبدالوہاب بن نجدہ، اسمٰعیل — ہارون بن عبداللہ، حسن بن سوار، اسمٰعیل، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی، ہارون نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :- اللہ تعالے اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تلوار ان پر اپنوں کی ہو اور ایک ان کے دشمنوں کی۔

## بَابُ ۳۱۱ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ.

## ترکوں اور حبشہ والوں کو چھیڑنے کی ممانعت۔

۸۹۷ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا ضَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ.

عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، شیبانی، محررین فرد ابوسکینہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :- اہل حبشہ اور ترکوں کو چھوڑ دیا کرو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں (یعنی جب تک وہ تم سے جنگ نہ کریں ان سے جنگ نہ کرنا)۔

## بَابُ ۳۱۲ فِي قِتَالِ التُّرْكِ.

## ترکوں سے لڑنا

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمِجَانِ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ۔

قتیبہ، یعقوب اسکندرانی، سہیل بن ابو صالح، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں۔ اُس قوم کے چہرے چوڑی ڈھال جیسے ہیں اور وہ بالوں کا لباس پہنیں گے۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُ الْمُطْرَقَةُ۔

قتیبہ اور ابن سرح وغیرہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی۔ ابن سرح نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اُس قوم سے نہ لڑلو جو چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناکوں والے ہیں، اُن کے چہرے چوڑی ڈھال جیسے ہیں۔

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى نَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حدیث :۔ "تم چھوٹی آنکھوں والی قوم یعنی ترکوں سے لڑوگے" میں فرمایا کہ تم انہیں تین دفعہ دھکیلوگے، یہاں تک کہ انہیں جزیرۂ عرب سے باہر نکال دوگے۔ پہلی دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے۔ دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہوجائیں گے اور تیسری دفعہ اُن کی جڑ ہی کٹ جائے گی یا جو کچھ فرمایا۔

## بَابُ ۱۳ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ۔

## بصرہ کا ذکر

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي نَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي

مسلم بن ابو بکرہ نے اپنے والدِ ماجد کو بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اُمت کے کچھ لوگ ایک نیچی جگہ میں اتریں گے جس کو لوگ بصرہ کہیں گے اور وہ دریائے دجلہ کے پاس ہے۔ اُس پر پُل ہوگا۔ اُس میں باشندوں کی کثرت ہوگی اور وہ مہاجرین

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهَا جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔

کا شہر ہوگا۔ ابن یحییٰ نے ابو معمر سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ آخری زمانے میں بنو قنطورا آئیں گے جن کے چوڑے چہرے اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی۔ وہ دریا کے کنارے خیمہ زن ہو جائیں گے۔ ادھر شہر کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ بیلوں کی دُموں اور زمینوں سے وابستہ ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ دوسرا گروہ اپنی جانیں بچانے کے لیے کافر ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے اہل و عیال کو پیچھے رکھ کر جانوں پر کھیل جائے گا اور وہ شہید ہیں۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ نَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

موسیٰ بن انس بن مالک نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس! لوگ شہر آباد کرتے رہتے ہیں اور ان میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ یا بُصیرہ کہا جاتا ہے۔ اگر تم وہاں سے گزرو اور اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کے سباخ، اس کے کلا، اس کے بازار اور اس کے دارالامراء سے بچتے رہنا۔ تم اس کے جنگل کو اختیار کرنا کیونکہ شہر میں زمین کے اندر دھنسنا، پتھروں کا برسنا ہوگا اور زلزلے آئیں گے۔ ان میں سے کچھ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي

ابراہیم بن صالح بن درہم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم حج کے ارادے سے گئے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا: کیا تمہارے ایک طرف ابلّہ نامی بستی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اس نے کہا: تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مسجدِ عشار میں میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ ان کا ثواب ابوہریرہ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهَرَ.

خلیل ابوالقاسم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے روز مسجد عشار سے ایسے شہیدا کو اٹھائے گا کہ شہدائے بدر کے سوا کوئی اُن کے ساتھ کھڑا نہ ہو گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ مسجد دریا کے کنارے ہے۔

## باب ۳۱۳ ذِكْرِ الْحَبَشَةِ

۹۰۴ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

### حبشیوں کا ذکر

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حبشیوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ خانۂ کعبہ کے خزانے کو نہیں نکالے گا مگر چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔

## باب ۳۱۴ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

### قیامت کی نشانیاں

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس آئے اور انہوں نے سنا کہ قیامت کی نشانیاں میں سے پہلی نشانی دجّال کا نکلنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ایسا تو نہیں فرمایا، ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اوّلین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یا دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں کے پاس آنا ہے اِن میں سے ایک کا ظہور پہلے ہو گا اور دوسری کا اُس کے فوراً بعد۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو کتب سابقہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ میرا خیال ہے اِن دونوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا پہلے واقع ہو گا۔

۹۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ نَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا

ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ دیوار میں بیٹھے قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالِ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَالدُّخَانِ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ۔

فرمایا:۔ قیامت نہیں ہوگی یا قائم نہیں ہوگی جب تک پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں یعنی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا، دجال اور حضرت عیسیٰ بن مریم کا آنا دھواں اور تین جگہ زمین میں دھنسنا ہو گا۔ ایک خسف مغرب میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور اس کے بعد ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو عدن کی گہرائی سے ہانکتی ہوئی جمع ہونے کی جگہ پر پہنچا دے گی۔

ف:۔ اس حدیث میں قیامت کی کئی نشانیاں مذکور ہوئی ہیں جو عذاب کی صورت میں ظاہر ہوں گی آخر میں تین جگہ سے زمین دھنسے گی اور اس کے بعد یمن میں عدن کی گہرائیوں سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو ہانک کر ملک شام کی طرف لے جائے گی۔
علامہ وحید الزمان خان صاحب نے اس عذاب کے بارے میں یہ مضحکہ خیز وضاحت کی ہے۔ شاید مراد یہ ہے کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی۔ شاید موصوف نے بانئ نیچریت یعنی سر سید احمد خاں علی گڑھی کی تقلید میں یہ وضاحت کی ہو کیونکہ ریل کا جاری ہونا عذاب نہیں ہے اور نہ ریل کسی کو زبردستی ہانک کرلے جاتی ہے۔

؎ خار کو گل اور گل کو خار جو چاہے کرے ؛ تو نے جو چاہا، کیا، اے یار جو چاہے کرے

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ۔

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو زمین پر بسنے والے سارے ہی ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کے باعث کوئی نیک کام نہ کیا ہو۔

## بَابُ ۱۳ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ۔

## فرات سے خزانہ نکلنا

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

عبد اللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد سکونی، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ دریائے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.

فرات سونے کا خزانہ اُگل دے گا۔ لہٰذا جو وہاں موجود ہو تو اُس میں سے ذرا بھی نہ لے۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔ وہ (دریائے فرات) سونے کا پہاڑ اُگل دے گا۔

## بَاب ۳۱۶ خُرُوجُ الدَّجَّالِ.

## دجّال کا نکلنا

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا أَعْلَمُ مِنْهُ أَنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے حضور کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد ہے کہ دجّال کے ساتھ پانی کا دریا اور آگ کی نہر ہوگی۔ جس کو تم دیکھو گے کہ آگ ہے اُسے پانی پاؤ گے۔ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرًا.

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی اُمت کو دجّال سے ڈرایا جو کانا اور بہت جھوٹا ہوگا۔ آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب تعالےٰ کانا نہیں ہے اور بیشک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (دستِ قدرت سے) کافر لکھا ہوا ہوگا۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ف ر.

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کی کہ ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا

شعیب بن حبحاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اِس حدیث میں فرمایا کہ ہر مسلمان اُسے پڑھ سکے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْحَدِيثِ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا جَرِيرٌ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ هٰكَذَا قَالَ۔

ابو دہما نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جو دجّال کے متعلق سُنے تو چاہیئے کہ اُس سے دُور بھاگے کیونکہ جو اُس کے پاس جائے گا اور اپنے مومن ہونے کا گمان کرتا ہو وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا کیونکہ وہ ایسے ہی شبہات کو لے کر کھڑا ہوگا یا جن شبہات میں ڈالنے کے لیے وہ کھڑا ہوا ہوگا۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ۔

جنادہ بن ابو امیّہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میں نے تمہیں دجّال کے متعلق اتنی باتیں بتائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا۔ بیشک دجّال پست قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اُس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں اِن باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے (جبکہ وہ کانا ہے)۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمرو بن اسود قاضی رہے تھے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ نَا الْوَلِيدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ

عبدالرحمٰن بن جُبیر بن نُفیر نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نوّاس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا :۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دجّال نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اُس پر حجت قائم کروں گا۔ اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میرے بعد بھی اللہ ہر مسلمان کا وارث ہے جو تم میں سے اُسے پائے تو سورۂ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اُس کے فتنے کا بچاؤ ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ وہ زمین میں کتنی دیر رہے گا؟ فرمایا چالیس روز۔ پہلا دن سال کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِتْنَتِهٖ قُلْنَا وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ۔

طرح، دوسرا مہینے کی طرح اور تیسرا ہفتے کی طرح ہوگا۔ باقی دن تمہارے ہی دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو دن سال کی طرح ہوگا، کیا اُس میں ایک رات دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ اندازے سے ہر نماز کا وقت مقرر کر لینا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید مینارے کے پاس نازل ہوں گے اور باب لُد کے پاس پا کر اُسے قتل کر دیں گے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو دجال کی تمام نشانیاں بتا دی تھیں اور اُس زمانے کے تمام حالات و واقعات کا پورا نقشہ صحابہ کرام کے سامنے کھینچ کر رکھ دیا تھا جیسا کہ کتب احادیث و سیر میں مذکور ہے۔ جس طرح قیامت کی حضور نے اپنے اصحاب کو حتمی تاریخ نہیں بتائی کیونکہ بتانے کی اجازت نہ تھی، اسی طرح خروج دجال کی حتمی تاریخ کا تعین بھی نہیں فرمایا گیا، ہاں قیامت کی اُس سے پہلی اور پچھلی تمام نشانیوں کا ذکر فرما دیا گیا۔ اس کے باوجود ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ ظاہر کرنا عدم علم کی بنا پر نہیں تھا کیونکہ وہ بڑے دجال کی طرح کانا نہیں تھا اور نہ اُس کے پاس فریب دینے کے وہ اسباب و ذرائع تھے جن کے متعلق آپ نے بتا دیا تھا کہ دجال کے پاس یہ کچھ ہوگا بلکہ یہ شبہ اپنی امت کو ہر چھوٹے بڑے دجال سے خبردار رہنے اور اُس کے مکر و فریب سے بچانے کی غرض سے تھا کیونکہ امت محمدیہ کو گمراہ کرنے کے لیے کم و بیش تیس دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہیں تیس دجالوں میں سے ایک دجال و کذاب تھے۔ موصوف نے اتنی بڑی لعنت کا طوق برضا و رغبت برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی اور شرارت کے تحت زیب گلو کیا تھا۔ اللہ تعالٰے سارے دجالوں اور گمراہ گروں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ضَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبداللہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا اور نمازوں کا ذکر بھی معناً اُسی طرح فرمایا۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ نَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ

معدان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیتیں زبانی یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہشام دستوائی نے قتادہ سے اسی طرح روایت کی مگر اس میں کہا ہے کہ جو سورۃ الکہف کی آخری آیتیں زبانی یاد کرے اور شعبہ نے بھی سورۃ الکہف کا آخری

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ يَعْنِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ رَاْسَهٗ يَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔

## باب ۳۱۷ فِيْ خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهٗ حَبَسَنِيْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِي الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا الدَّجَّالُ اَخَرَجَ نَبِيُّ الْاُمِّيِّيْنَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَطَاعُوْهُ اَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ اَطَاعُوْهُ قَالَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ۔

حصّہ کہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے اور اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سُرخی و سفیدی کے درمیان ہے۔ یوں محسوس ہوگا جیسے اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے زمانے میں ملّت اسلامیہ کے سوا تمام ملّتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجّال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے۔

## جاسوسی کا بیان

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا۔ تُو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں۔ اِس محل کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا۔ میں نے کہا:۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجّال ہوں۔ کیا اُمیّوں کے نبی کا ظہور ہوگیا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۲۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ نَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي هٰذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے منادی کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ نماز جمع کرنے والی ہے۔ پس میں نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تبسم ریزی فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ہر شخص اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کس لیے اکٹھے کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یوں جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی تھے۔ وہ آئے بیعت کی، مسلمان ہوئے اور ایک ایسی بات بتائی کہ اُن باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر اُن سے کھیلتی رہیں اور سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دُم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا: تیری خرابی ہو، تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں تم ایک آدمی کے پاس اِس بُت خانے میں جاؤ، کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شائق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اُس نے ہمارے سامنے اُس شخص کا نام لیا تو ہم اُس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ اُس بُت خانے میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسی مخلوق ہم نے کوئی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا رکھا تھا اور اُس کے دونوں ہاتھ اُس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ آگے حدیث بیان کی۔ اُس نے بیسان کی کھجوروں، زُغر کے چشمے اور نبیٔ اُمی کے متعلق اُن سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاَنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْبَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاھُوَ مَاھُوَ مَرَّتَیْنِ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ مَرَّتَیْنِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ

پوچھا۔ اور کہا کہ میں دجّال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دستِ اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے سُن کر یاد رکھا ہے اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ نَا الْمُعْتَمِرُ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ قَیْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَکَانَ لَا یَصْعَدُ عَلَیْہِ اِلَّا یَوْمَ جُمُعَۃٍ قَبْلَ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَکَرَ ھٰذِہِ الْقِصَّۃَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ ابْنُ صَدْرَانَ بَصْرِیٌّ غَرِقَ فِی الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ یَسْلَمْ مِنْھُمْ غَیْرُہٗ۔

عامر کا بیان ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے حالانکہ اُس روز سے پہلے آپ جمعۃ المبارک کے سوا جلوہ افروز نہیں ہوا کرتے تھے۔ پھر وہی مذکورہ واقعہ بیان کیا — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابنِ صدران سمندر میں ابنِ مسوَر کے ساتھ ڈوب گئے تھے اور اُن میں سے ان (ابن صدران) کے سوا کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُمَیْعٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنَّہٗ بَیْنَمَا اُنَاسٌ یَسِیْرُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُھُمْ فَرُفِعَتْ لَھُمْ جَزِیْرَۃٌ فَخَرَجُوْا یُرِیْدُوْنَ الْخُبْزَ فَلَقِیَتْھُمُ الْجَسَّاسَۃُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَمَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَ امْرَاَۃٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِھَا وَرَاْسِھَا قَالَتْ فِیْ ھٰذَا الْقَصْرِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَسَاَلَ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ وَعَنْ عَیْنِ زُغَرَ قَالَ ھُوَ الْمَسِیْحُ فَقَالَ لِیْ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ شَیْئًا مَا حَفِظْتُہٗ قَالَ شَہِدَ جَابِرٌ اَنَّہٗ ھُوَ ابْنُ صَائِدٍ قُلْتُ فَاِنَّہٗ قَدْ مَاتَ قَالَ وَاِنْ مَاتَ قُلْتُ فَاِنَّہٗ قَدْ اَسْلَمَ قَالَ وَاِنْ اَسْلَمَ قُلْتُ فَاِنَّہٗ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ایک روز بر سرِ منبر فرمایا۔ کچھ لوگ سمندری سفر کر رہے تھے کہ اُن کا کھانا ختم ہو گیا۔ یہ تشویش انہیں ایک جزیرے میں لے گئی۔ پس وہ روٹی کی تلاش میں نکلے تو انہیں ایک جسّاسہ ملی۔ میں (ولید) نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ جسّاسہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت ہے جو اپنی کھال اور سر کے بال کھینچتی ہے۔ جسّاسہ نے کہا کہ اس محل میں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ اُس (دجّال) نے بیسان کی کھجوروں اور زُغر کے چشمے کے متعلق پوچھا۔ راوی نے کہا کہ وہی دجّال ہے۔ ابنِ ابو سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں ایک بات اور تھی جو میں بھول گیا۔ فرمایا کہ حضرت جابر نے شہادت دی کہ وہ ابنِ صائد تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مر چکا۔ فرمایا اگرچہ مر گیا ہو۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو مسلمان ہو گیا تھا۔ فرمایا اگرچہ مسلمان ہو گیا ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔ فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَدْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَاِنْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ۔ اگرچہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا ہو۔

ف:- نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ کرنا بایں وجہ نہیں تھا کہ آپ اُسے وہی دجال سمجھ بیٹھے تھے جس کو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے قتل کرنا ہے، بلکہ اس یقین کی بنا پر کہا تھا کہ ابن صیاد بھی تیس دجالوں میں سے ایک تھا اور یہ بھی آپ کو یقین تھا کہ جس بڑے دجال کی آپ نے خبر دی تھی ابن صیاد وہ ہرگز نہیں تھا کیونکہ نہ وہ کانا تھا، نہ اُس کی وہ شکل و شباہت تھی جو حدیثوں میں آپ نے بیان فرمائی اور نہ اُس کے ساتھ مکروفریب کے وہ ذرائع تھے جن سے آپ نے صحابہ کرام کو پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔ بلکہ یہ محض اس غرض سے تھا کہ مسلمان ہر چھوٹے بڑے دجال و کذاب سے خبردار رہیں اور اُس کے مکروفریب سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی لیے تو ابن ابی سلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تین ایسے سوال کیے جو ابن صائد کے بڑے دجال ہونے کی نفی کر رہے تھے لیکن حضرت جابر نے اُس کے تیس دجالوں میں سے ہونے کی نفی نہیں کی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

## باب ۳۱۸ خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ۔

## ابن صیاد کا بیان

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَائِدٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئَةً وَّخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں سمیت جن میں حضرت عمر بھی تھے، ابن صائد کے پاس سے گزرے جو بنی مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں میں کھیل رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھی لڑکا تھا۔ اُسے پتہ نہ لگا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس کی پیٹھ پر اپنا دستِ مبارک مارا۔ پھر فرمایا:- کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صائد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا:- میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا:- کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:- میں تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:- تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:- تمہارا معاملہ بگڑا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:- میں تمہارے بتانے کے لیے ایک بات دل میں سوچتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے سوچا:-

ابن صیاد نے کہا:- رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:- دُور ہو جاؤ، تم اپنے اندازے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَاضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ۔

سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکو گے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ خدا کی قسم، مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ایک دجال ہے

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ تَعَالَى عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قسم کھا کر یہ بات کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد بھی دجال ہے اور فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع نہ فرمایا یا اس بات کا انکار نہ کیا۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ واقعہ حرہ کے وقت ابن صیاد ہم سے گم ہوگیا۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ تَعَالَى۔

عبیداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، علاء اُن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکل آئیں۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کذاب و دجال نکل آئیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلٰثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُوْلِهٖ۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَرٰى هٰذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عَبِيْدَةُ اَمَا اِنَّهٗ مِنَ الرُّءُوْسِ۔

ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول کے متعلق جھوٹ بولے گا۔

عبداللہ بن جراح جریر، مغیرہ، ابراہیم نے عبیدہ سلمانی سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ میں (ابراہیم) عرض گزار ہوا کہ کیا آپ کے خیال میں مختار بھی ان میں سے ہے؟ عبیدہ نے فرمایا:۔ بلکہ وہ تو سرغنوں میں سے ہے۔

## بَابُ ۳۱۹ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ۔

## امر و نہی کا بیان

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهٗ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَقَعِيْدَهٗ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا اَوْ لَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں آیا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی جب دوسرے آدمی سے ملتا تو کہتا:۔ اللہ سے ڈرو اور جو برا کام تم کرتے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ پھر جب اگلے روز ملتا تو اسے منع نہ کرتا کیونکہ کھانے پینے اور بیٹھنے میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اچھے دلوں کو برے دلوں سے ملا دیا۔ پھر فرمایا:۔ لعنت کیے گئے بنی اسرائیل کے کافر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی (۵: ۷۸)۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ تم ضرور اچھی باتوں کا حکم دوگے اور بری باتوں سے ضرور روکو گے۔ اور ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حق کی جانب ایسا جھکاؤ گے جو جھکانے کا حق ہے اور اسے حق پر ٹھہراؤ گے جیسا کہ ٹھہرانے کا حق ہے۔

ف:۔ مسلمانوں کی حالت اسی وقت تک قابل رشک رہتی ہے جب تک وہ ایک دوسرے کو اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے روکتے رہتے ہیں۔ جب اس فریضہ سے سبکدوش ہو بیٹھتے اور برائیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں تو وہی حالت ہوتی ہے جو آج ہماری ہے کہ اقوام عالم کی نگاہوں میں سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام ملکوں میں غیر اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ تمام برائیاں حکومتوں کے زیر سایہ ہو رہی ہیں اور ہر جگہ لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ عدالتوں کے نام سے انصاف بک رہا ہے، انتظام کے پردے میں بدنظمی پھیلائی ہوتی ہے۔ رشوت، سود اور بدکاری گویا ہمارے کاروبار کے ارکان ثلاثہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایمانی غیرت کا ہر جگہ جنازہ نکالا ہوا ہے۔ نہ کوئی آگے بڑھ کر روکنے والا ہے نہ کوئی اس بے راہ روی پر ٹوکنے والا ہے۔ علماء حضرات جنہوں نے فواحش کا فریضہ ادا کرنا تھا وہ حکومتوں کا قرب حاصل کرنے کو شاں رہتے ہیں۔ جو صوفیائے کرام ایسے مواقع پر بے راہ روی کے بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ پھیرا کرتے تھے وہ اپنے مالک کی بارگاہ میں پہنچ چکے اور اُن کی گدیوں پر اکثر و بیشتر ایسے حضرات جلوہ افروز ہیں جن کی ذمہ داری نذرانے وصول کرنے اور دعائے خیر فرما دینے سے آگے اور کچھ نہیں۔ ملک و قوم کس راہ پر جا رہے ہیں؟ اس بات سے نہ اُن کا کوئی تعلق نہ اس پر سوچنے کی ضرورت اور فرصت کیونکہ وہ حضرات تو شب و روز اپنی روحانی ترقی میں معروف اور قصرِ ولایت کی منزلوں کو سر کرنے میں کوشاں ہیں۔ کاش! اللہ تعالیٰ اس ملتِ اسلامیہ کے تینوں خیر خواہوں اور سرپرستوں یعنی علمائے اسلام، سلاطین عظام اور صوفیائے کرام کو چشم بینا اور دردِ ملت عطا فرمائے کہ یہ قومِ مسلم کی دستگیری فرمائیں۔ بھولے ہوئے سبق انہیں یاد کروائیں اور انہیں حرمین طیبین کا راستہ بتائیں۔ ورنہ اس وقت تو ہم نے اپنا مقدر یہ بنایا ہوا ہے:-

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (۴ : ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اُسے اُدھر پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ زَادَ وَلَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ۔

ابو عبیدہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بھی بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دے گا۔ پھر تم پر بھی لعنت کرے گا جیسے اُن (بنی اسرائیل) پر لعنت کی تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محاربی، علاء بن مسیب، عبداللہ بن مرۃ، سالم افطس، ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ سے اور روایت کیا ہے اسے خالد طحان علاء، عمرو بن مرۃ نے ابو عبیدہ سے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا:- اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو اور دوسرے موضوع پر چسپاں کر دیتے ہو:- تمہارے لیے اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے۔ جو گمراہ ہوا تو نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو (۵ : ۱۰۵) خالد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:- لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَمْ يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُو أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ فِيهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ۔

عذاب میں جکڑ لے۔ عمرو نے ہشیم سے روایت کی کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں لیکن روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے لوگ انہیں نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالٰے انہیں عذاب میں گرفتار کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے لیے خالد، ابو اسامہ اور ایک جماعت کے مطابق شعبہ نے اس میں کہا:۔ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور ایسا کرنے والوں کی کثرت ہو۔

ف:۔ اگر ظالم کو ظلم کرنے سے اور بُرے کام کرنے والوں کو بُرے کام کرنے سے روکنے والے نہ رہیں تو ساری قوم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے اور نیک آدمی بھی بُروں کے ساتھ ہی پس جاتے ہیں۔ آج جبکہ مسلمانوں کی حالت سراسر غیر اسلامی ہو چکی اسلامی شعائر اور اصولوں سے کھلے عام بغاوت ہو رہی ہے تو نیکوں کی ذمہ داری بہت بڑھ چکی ہے۔ ملک و ملت کا درد رکھنے والوں کی آزمائش کا وقت ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے وقت میں ہر ایک اپنی صلاحیت کو بروئے کار لاکر اصلاح احوال کی پوری کوشش کرے کیونکہ اسی میں ہم سب کی بھلائی اور دارین کی کامیابی ہے واللہ تعالٰے اعلم۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قوم ایسی نہیں کہ اس میں گناہ کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو مرنے سے پہلے انہیں اللہ کا عذاب پہنچ جاتا ہے۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ وَمَرَّ فِيهِ

محمد بن علاء اور ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء اُن کے والد ماجد، ابو سعید، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو تم میں سے بُرا کام ہوتا ہوا دیکھے اور ہاتھ سے اُسے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے روکے۔ ہناد نے باقی حدیث قطع کردی اور باقی حدیث میں ابن العلاء نے کہا:۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان ہی سے سہی۔ اگر زبان

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنُ الْعَلَاءِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

روکنے کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے ہی بُرا سمجھے اور یہ کمزور ایمان ہے۔

۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ.

ابو امیہ شعبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہوئے کہا :- اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت :- تم پر اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے (۵: ۱۰۵) کے بارے میں بھلا کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے اس کے متعلق خبر رکھنے والے سے دریافت کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا :- بلکہ تم پر اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا بھی ضروری ہے۔ یہاں تک کہ جب تم بخیل کی اطاعت نفسانی خواہش کی پیروی دنیا سے پیار اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پر نازاں دیکھو تو تم پر اپنی ہی فکر لازم ہے اور عوام کا خیال چھوڑ دینا کیونکہ تمہارے پیچھے صبر کے دن ہیں۔ اُن میں صبر کرنا چنگاری پکڑنے کی طرح ہے نیک عمل کرنے والے کو اُن میں اُس جیسے عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن میں کے پچاس کے برابر؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر ثواب۔

۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَقَالُوا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ

عمارہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- اُس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اچھے لوگوں کا اُس میں قحط پڑ جائے گا اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا جو نہ عہد پورے کریں گے اور نہ امانت دار ہوں گے بلکہ اختلاف کریں گے بلکہ ان انگلیوں کی طرح دست و گریباں رہیں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ جنہیں تم اچھے جانتے ہو انہیں اختیار کرنا اور جنہیں ناپسند کرتے ہو انہیں چھوڑ دینا۔ خاص لوگوں کے معاملے کو قبول کرنا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُوْنَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ۔

عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔

ہلال بن حباب ابو العلاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ انہوں نے وعدوں کا پاس چھوڑ دیا اور امانتوں کی پروا نہ رہی اور انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے فرمایا کہ یوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ مجھے آپ پر قربان کرے اس وقت میں کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں ہی رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، اچھی چیز کو اختیار کرنا۔ بُری بات کو چھوڑ دینا، صرف اپنی ہی جان کا فکر رکھنا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيْرٍ جَائِرٍ۔

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسرائیل، محمد بن جحادہ، عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ظالم بادشاہ یا ظالم حاکم کے سامنے انصاف کی بات کہنا افضل جہاد ہے۔

ف:۔ ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات یا کلمۂ حق کہنا ایک عرصہ سے مفقود ہے۔ اب ظلم عام ہو رہا ہے جس میں عام آدمی سے لے کر سربراہ مملکت تک سب ملوث ہو جاتے ہیں۔ ظلم و ستم کی چکی چل رہی ہے جس میں غریب مسلمان لپٹا رہے ہیں۔ جان و مال اور عزت کسی کی محفوظ نہیں۔ انصاف اتنا مہنگا ملتا ہے کہ غریب اسے حاصل کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ قوم کے زبردستوں نے زیردستوں کا ایسا ناطقہ بند کیا ہے کہ جینا حرام کر رکھا ہے۔ حکومتیں یہ سارا تماشا بچشم خود دیکھتی اور طاقتوروں کی حمایت پر کمر بستہ رہتی ہیں کیونکہ امیروں کا طبقہ اور حکومت گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ ان حالات میں ظالم حکام کے سامنے حق و انصاف کی بات کہے تو کون کہے! کاش! جن حضرات کے ہاتھوں میں ملک و قوم کی قسمت ہے وہ دنیاوی آرام و راحت کے خول سے نکل کر کبھی اپنی اور اپنے برادرانِ وطن کی خیر خواہی میں اتنا سوچ لیا کریں کہ دارین میں ہم سب کا بھلا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُوْ بَكْرٍ

عدی بن عدی نے حضرت عرس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت